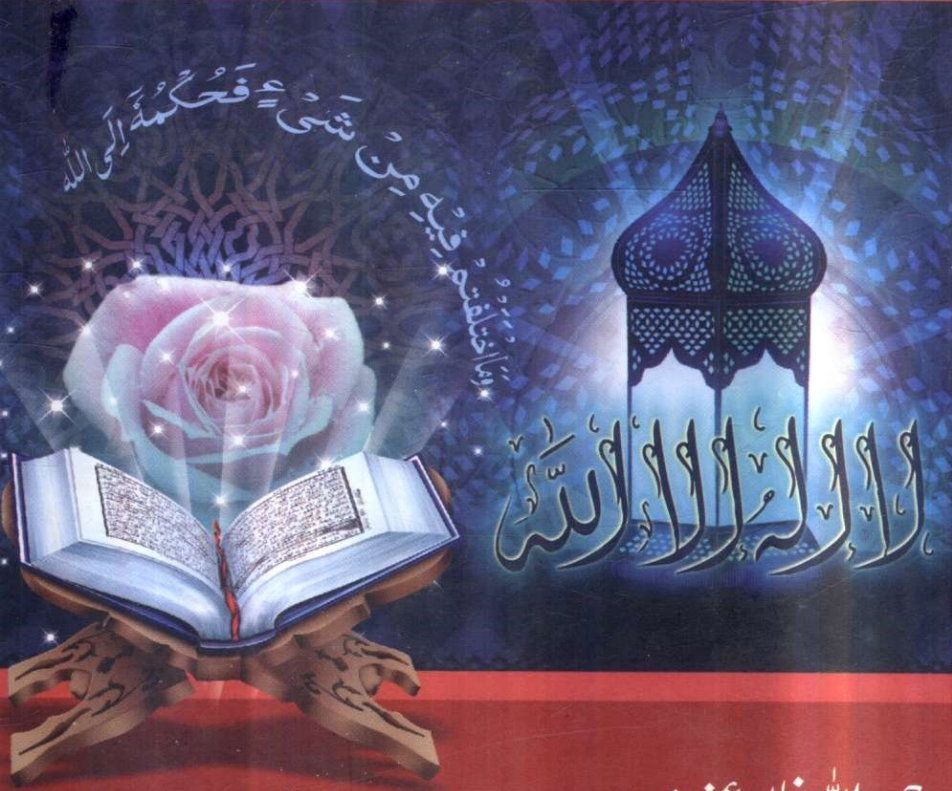


موضوعات القرآن فی توحید الرحمن

www.KitaboSunnat.com



ادارہ تفہیم الاسلام

احمد پور شریف، قلعہ بہاول پور

حمید اللہ خان عزیز
ایڈیٹر ماہنامہ مجلہ تفہیم الاسلام



معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِیْقِ الْإِسْلَامِیِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ (الشورى: ١٠)

موضوعات القرآن فی توحید الرحمن

تالیف

حمید اللہ خان عزیز

ایڈیٹر: ماہنامہ مجلہ تفہیم الاسلام

www.KitaboSunnat.com

ناشر

ادارہ تفہیم الاسلام

احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور

Cell# 0302 2186601, 0333 6357567

Email: tafhimulislam01@gmail.com

کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: موضوعات القرآن فی توحید الرحمن
تالیف: حمید اللہ خان عزیز
مطبع: قدوسیہ اسلامک پریس
تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۱۵ء / ۱۴۳۶ھ

ناشر

ادارہ تفہیم الاسلام

محکمہ رحمان آباد، گلی الفلاح بینک والی، احمد پور شرقیہ، ضلع بہاول پور

Cell# 0302 2186601, 0333 6357567

Email: tafhimulislam01@gmail.com

فہرست

- ♦ انتساب 17
- ♦ آغازِ سخن 21
- ♦ تکمیل دین کی سند قرآن سے 22
- ♦ دعویٰ اسلام کے باوجود احکاماتِ شرعیہ کی پاسداری کیوں نہیں؟ 23
- ♦ امت مسلمہ میں فرقہ بندی احبار و رہبان کا کارنامہ ہے 24
- ♦ حق کو چھپانے اور شرک و بدعات پھیلانے والوں کا برا انجام 25
- ♦ توحید و سنت کے مقابلے میں شرک و بدعات کی ترویج 26
- ♦ قرآن مجید تمام بنیادی مسائل کا احاطہ کرتا ہے 27
- ♦ اللہ اور اس کے رسول محمد ﷺ کی اطاعت اہل ایمان پر فرض ہے 28
- ♦ بعثت رسول اللہ ﷺ سے عملی رہنمائی 30
- ♦ اہل جہنم اور داروغہ جہنم کے مابین مکالمہ 33
- ♦ ”توحید“ تمام انبیائے کرام کی دعوت کا بنیادی نکتہ 34
- ♦ توحید خالص کے بغیر تمام نیک اعمال کی کوئی وقعت نہیں 35
- ♦ مشرک کے لیے دعائے مغفرت کرنا بھی جائز نہیں 35
- ♦ ”موضوعات القرآن فی توحید الرحمن“ کیوں لکھی گئی؟ 37
- ♦ موضوعات القرآن کا مطالعہ توحید کے تمام حقائق آشکار کرے گا 38
- ♦ ”موضوعات القرآن“ احیاء توحید کے لیے مرتب کی گئی ہے 41
- ♦ شرک کے اندھیروں میں روشن قندیل 42
- ♦ کتاب کے ”مقدمہ“ سے دونی کتب توحید کی تالیف 43
- ♦ ادارہ تفہیم الاسلام کا اعزاز 45

- 46 ----- بطور تحدیث نعت چند گز ارشادات
- 49 ----- کتاب کا مقدمہ، دیباچہ، حرفے چند لکھنے والے اہل قلم اور معاونین حضرات
- 49 ----- کے لیے خصوصی دعائیں
- 52 ----- حرف چند
- 60 ----- دیباچہ
- 66 ----- مقدمہ
- 66 ----- توحید فطرت کی آواز
- 69 ----- توحید کا معنی و مفہوم
- 73 ----- توحید کی اقسام
- 73 ----- (۱) توحید ربوبیت
- 73 ----- خلق اور تدبیر کی مثال
- 73 ----- اور ملک کی مثال
- 76 ----- توحید ربوبیت اور کفار کا عقیدہ
- 78 ----- (ب) توحید الوہیت
- 82 ----- توحید الوہیت اور حضرات انبیاء کرام
- 82 ----- حضرت نوح علیہ السلام اور دعوت توحید
- 83 ----- حضرت ہود علیہ السلام اور دعوت توحید
- 84 ----- حضرت صالح علیہ السلام اور دعوت توحید
- 84 ----- حضرت شعیب علیہ السلام اور دعوت توحید
- 84 ----- حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دعوت توحید
- 85 ----- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دعوت توحید
- 87 ----- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دعوت توحید
- 89 ----- خاتم الانبیاء محمد ﷺ اور دعوت توحید

- 99 ----- ♦ (ج) توحید اسماء وصفات
- 103 ----- ♦ توحید کی اہمیت و فضیلت
- 103 ----- ♦ (۱) اسلام کا بنیادی رکن
- 103 ----- ♦ (۲) امن و سلامتی کی ضمانت
- 104 ----- ♦ (۳) جنت میں داخلے اور جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے
- 105 ----- ♦ (۴) توحید مشکلات و مصائب سے نجات کا ذریعہ
- 106 ----- ♦ (۵) توحید معارفِ مصطفیٰ ﷺ کا ذریعہ ہے
- 107 ----- ♦ کتبہ صاحب کتاب
- 110 ----- ♦ دعوتِ اسلام اور فرقہ پرستی
- 110 ----- ♦ فرقہ پرستی نے اسلام کے شیرازے کو بکھیر دیا
- 111 ----- ♦ فرقہ پرستی کا انجام جہنم ہے
- 112 ----- ♦ دین کے نام پر محض دکانداری
- 112 ----- ♦ اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہی ہے
- 113 ----- ♦ کلمہ اسلام کا دم بھرنے والوں کا اصلی نام صرف مسلم ہے
- 114 ----- ♦ اسلام سے بیزاری کی وجہ سے معاشرے میں وزگ فساد ہے
- 114 ----- ♦ پیغامِ توحید کو جھٹلانے والوں کا انجام بد
- 115 ----- ♦ شرک ایک ناقابلِ معافی جرم ہے
- 115 ----- ♦ شرک پر مرنے والے کا ابدی ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے
- 115 ----- ♦ برگزیدہ انبیاء علیہم السلام کو تنبیہ
- 116 ----- ♦ خالص اللہ ہی صرف یکسوئی اختیار کرنے کا حکم
- 116 ----- ♦ اللہ کا وحدانیت ایمان خالص اختیار کرنے والے مومنین سے ہے
- 117 ----- ♦ ایمان لانے پر برکتوں کی بارش کا مژدہ
- 117 ----- ♦ اس اور ہدایت انہی کے لئے مقدر ہے جو ایمان لائیں اور دامنِ ایمان کو

- ♦ شرک کی ملاوٹ سے محفوظ کر لیں ----- 117
- ♦ ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں کیلئے جنت کی بشارت ----- 118
- ♦ اصل مسئلہ بنیادی عقائد یعنی ایمانیات کا ہے ----- 118
- ♦ انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا محور بنیادی عقائد کی اصلاح تھا ----- 118
- ♦ توحید کے مقابلہ میں طاغوت کا انکار ضروری ہے ----- 119
- ♦ قوم کی بربادی کا ایک اور پہلو ----- 119
- ♦ کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟؟ ----- 120
- ♦ غیر اللہ کے نام کی پکاریں اور رسول اللہ ﷺ کا اعلان ----- 120
- ♦ غیر اللہ کو پکارنے والے صریحاً گمراہ ہیں ----- 121
- ♦ فوت شدگان پکارنے والوں کی پکار سے غافل ہیں ----- 121
- ♦ اذان میں اشہدان لا الہ الا اللہ کی گواہی کا مطلب؟ ----- 122
- ♦ اذان میں اشہدان محمد رسول اللہ کی گواہی کا مطلب؟ ----- 123
- ♦ کاش! ہدایت سے محرومی ہمارا مقدر نہ بنتی ----- 124
- ♦ ذاتی اغراض اور باطل مقاصد کی اصل جڑ فرقہ پرستی ہے ----- 125
- ♦ باب اول..... نزول قرآن کے مقاصد ----- 128
- ♦ قرآن پوری انسانیت کی کامل ہدایت اور فوز و فلاح کے لیے نازل فرمایا گیا ----- 128
- ♦ قرآن مجید حق و باطل کو پرکھنے کا میزان ہے ----- 129
- ♦ اللہ تعالیٰ نے سمجھنے اور پڑھنے والوں کے لیے قرآن مجید کو بالکل آسان کر دیا ہے ----- 130
- ♦ اللہ تعالیٰ لوگوں کو قرآن مجید میں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے ----- 130
- ♦ اللہ تعالیٰ کی آیات بینات کو جھٹلانے والوں کا انجام بہت بُرا ہوگا ----- 130
- ♦ باب دوم..... توحید باری تعالیٰ ----- 132
- ♦ ”الہ“ ہونا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو زیب دیتا ہے ----- 132

موضوعات القرآن في توحيد الرحمن

- ♦ اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز کا اکیلا ہی خالق و مالک ہے ----- 132
- ♦ دنیا جہان اور زمین و آسمان کی ہر چھوٹی بڑی شے کا مالک و مختارِ کل صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے ----- 133
- ♦ اللہ تعالیٰ ہی حاکم مطلق ہے۔ ہر چیز پر اسی کا حکم چلتا ہے، اس کی حکومت میں کوئی بھی شریک نہیں ----- 134
- ♦ نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے ----- 136
- ♦ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرماں بردار ہے ----- 136
- ♦ تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کے در کی محتاج ہے، جب کہ وہ سب سے بے پروا ہے ----- 137
- ♦ اللہ تعالیٰ کائناتِ عالم کا اکیلا پرورش کرنے والا (رب) ہے ----- 138
- ♦ اللہ تعالیٰ رازق ہے وہی تمام مخلوق کو رزق دینے والا ہے ----- 138
- ♦ گود کو ہری کرنے یعنی اولاد دینے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے ----- 139
- ♦ داتا، گنج بخش، غریب نواز (دینے والا) (خزانے بخشنے والا) (غریبوں کو عطا کرنے والا) اور ضرورت مندوں کی جھولیاں بھرنے والی ذاتِ بابرکات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے --- 140
- ♦ غوث الاعظم (سب سے بڑا فریادرس، یعنی فریادیں سننے والا) مشکل کشا (مشکلیں دور کرنے والا)، کارساز (بگڑے کام بنانے والا) دنگیر (مصیبت میں سہارا دینے والا) صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے ----- 140
- ♦ بیماری سے شفا دینے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے ----- 142
- ♦ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں ----- 142
- ♦ دلوں کے حالات اور بھید سے واقف صرف اللہ تعالیٰ ہے ----- 143
- ♦ دنیائے کائنات میں ہر کام و معاملہ اللہ کے ”حکم“، ”اذن“ و ”مشیت“ کے مطابق ہوتا ہے۔ اس میں وہ لا شریک ہے ----- 144
- ♦ زندگی اور موت کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ----- 145

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- 158 ----- ہاں ان کا کوئی مل قبول نہ ہوگا
- ♦ دنیا میں عزت اور آخرت میں دائمی سرفرازی کے حصول کے لیے ہمیشہ شرک و بدعات سے پاک ایمان و عقیدہ اور صاف ستھرے اعمال لازمی ہیں
- 158 -----
- ♦ اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرض ہے۔ لیکن اگر والدین شرک کرنے پر مجبور کریں تو ان کی اطاعت بالحق نہ دی جائے
- 159 -----
- ♦ شرک پر جان دینے والوں کے لیے دعائے مغفرت کرنا مومنوں کے لیے جائز نہیں
- 159 -----
- ♦ شرک قیامت کے دن مایوس ہوں گے، ان کی شفاعت نہ ہوگی
- 159 -----
- ♦ روز قیامت مشرکوں کے خود ساختہ شفاعتی اور سفارشی ان سے گم ہو جائیں گے
- 159 -----
- ♦ دنیا میں مشرکین جن ہستیوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے، قیامت کے دن وہی ہستیاں اور شریک یہ لوگ اپنی بندگی کرنے والوں کی بندگی کا یکسر انکار کر کے ان کے خلاف گواہی دیں گے
- 160 -----
- ♦ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے منکرین اور مشرکین روز جزا بدترین انجام سے دوچار ہوں گے، ان کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار
- 160 -----
- ♦ کفار، مشرکین کی پہچان اس طرح کی جاسکتی ہے۔
- 161 -----
- ♦ اللہ تعالیٰ سے ماسوا کسی اور کو مدد کے لیے پکارنا کھلا شرک ہے۔
- 161 -----
- ♦ اللہ تعالیٰ سے ماسوا کسی اور کو مدد کے لیے پکارنا پرلے درجے کی جہات اور بے وقوفی ہے۔
- 162 -----
- ♦ اللہ تعالیٰ سے ماسوا کسی اور کے نام کی نذر و نیاز دینا واضح شرک اور اس کا کھانا حرام ہے۔
- 163 -----
- ♦ اللہ تعالیٰ سے ماسوا کسی اور کو اوداد دینے کی عنایت سمجھنا شرک ہے۔
- 164 -----
- ♦ اللہ تعالیٰ سے ماسوا کسی اور کی قسم کی عبادت و تجر و نیاز کرنا شرک ہے۔
- 164 -----
- ♦ اپنی دعاؤں اور پکاروں میں اللہ کے نیک بندوں انبیاء و صالحین کو وسیلہ بنانا شرک
- 165 -----
- ♦ مشرکین اللہ کے ماسوا جن کی سورو پکار کرتے ہیں۔ اللہ کے لیے بعض مخصوص کام شرکاء کے لیے بھی کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ مجبور و بے بس ہیں، ذرہ برابر اختیار بھی نہیں رکھتے
- 165 -----

- ◆ غیر اللہ کے پاس کسی کو روزی رزق دینے کا کوئی اختیار نہیں ----- 166
- ◆ شریعت کے واضح احکامات کے خلاف علماء و مشائخ کی بات ماننا یا قرآن پر ان کے اقوال کو ترجیح دینا شرک ہے۔ یہ گویا ان کو رب بنانے کے مترادف ہے ----- 166
- ◆ اللہ کے ماسوا جن ہستیوں کی پوجا و بندگی کی جاتی ہے، وہ اپنی ”عبادت“ کیے جانے سے بے خبر ہیں ----- 166
- ◆ تاریخ کے ہر دور میں انبیاء، صلحاء اور اولیاء اللہ وغیرہ کی تصویریں اور مجسمے بنا کر ان کی باقاعدہ پرستش کی گئی، پتھر کے بت اور لکڑی کی مورتیاں محض خیالی نہ تھیں ----- 167
- ◆ پہلی اقوام کا یہی جرم تھا کہ وہ اللہ کے رب ہونے کا اقرار کرتے تھے، اللہ کی عبادت کرتے اور اس کے باوجود اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک ٹھہراتے، یہی چیز ان کے خسارے کا سبب بنی ----- 168
- ◆ مشرکین مکہ شدید آزمائش کی حالات میں خالص اللہ کو پکارتے، لیکن جب شدت کی گھڑی ختم ہو جاتی تو پھر شرک کرنے لگتے ----- 169
- ◆ مشرکانہ عقائد و اعمال کو چھوڑنے کی بجائے اسے اپنے باپ دادا کا عمل بتانا، اس پر دوام پکڑنا ہمیشہ سے گمراہوں کا طریقہ رہا ہے ----- 170
- ◆ مساجد کی تعمیر اور ان کی آباد کاری مشرکین کے لیے قطعاً جائز نہیں۔ یہ حق صرف اہل توحید کا ہے ----- 171
- ◆ کفر و شرک کرنے اور حق کو جھٹلانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور عذاب نازل ہوتا ہے ----- 171
- ◆ مومنین کو چھوڑ کر مشرکین اور مبتدعین سے دوستی محبت اور دلی تعلق رکھنا جائز نہیں -- 172
- ◆ اللہ کی عظمت اور وقار کا تقاضا ہے کہ کفار و مشرکین کی موہومہ باتوں میں نہ آئیں اور نہ خواہشات کے پیچھے چلیں ----- 173
- باب چہارم الانبیاء و رسل علیہم السلام کے متعلق عقائد ----- 174

- محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- 184 ----- موت کا ذائقہ انہیں بھی چکھنا پڑے گا)
- 184 ----- ♦ انسانوں کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہوتے ہیں
- ♦ شرک گناہ عظیم ہے، انبیاء علیہم السلام بھی اپنے مشرک ماں باپ اور رشتہ داروں کو اللہ کے
- 185 ----- غیض و غضب اور عذاب جہنم سے نہ بچا سکے
- ♦ اللہ کا کوئی نبی اور رسول حاضر و ناظر نہیں (نبیوں کے متعلق حاضر و ناظر ہونے کے عقیدہ
- 185 ----- کا رد)
- ♦ ”الم ترکیف“ جیسے قرآنی الفاظ سے رسول اللہ ﷺ کو حاضر و ناظر سمجھنا بالکل غلط
- ہے اور قرآن کے اسلوب کے خلاف ہے، کیونکہ قرآن مجید میں اس قسم کے الفاظ دوسروں
- 186 ----- کے لیے بھی لائے گئے ہیں
- ♦ رسول اللہ ﷺ تمام بنی نوع انسانیت کے لئے رسول بنا کر مبعوث کیے گئے اور وہ اللہ
- 186 ----- کے آخری نبی و رسول ہیں
- ♦ پیغمبر اسلام محمد ﷺ کا مقصد بعثت کھلے عام تبلیغ و اشاعت توحید تھا
- 186 ----- ♦ قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کو بھی تنبیہات کی گئی ہیں۔ نبی علیہ السلام بھی اللہ کے حکم
- 187 ----- کی پیروی کرنے والے تھے
- ♦ نبی ﷺ وجہ کائنات نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور دنیا کی تمام زینت اور انواع و
- 189 ----- اقسام کی نعمتوں کو انسانوں، جنوں اور تمام مخلوقات کے لیے پیدا فرمایا ہے
- ♦ انبیاء کرام علیہم السلام نے دین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے جو محنت کی، اس کا اجر صرف
- 190 ----- اللہ سے طلب فرمایا۔ دنیا سے کسی بھی طرح کی اجرت کے روادار نہ ہوئے
- ♦ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے، اپنی تمام صفات میں اکیلا ہے، اللہ کا کوئی نبی یا رسول ان
- 191 ----- صفات میں شریک یا مالک نہیں
- ♦ باب پنجم..... موت اور برزخ کے حالات و واقعات
- 192 ----- ♦ ہر ذی روح نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے

- ♦ ”الحسنی“ (ہمیشہ زندہ رہنے والی) ذات صرف باری تعالیٰ کی ہے، اللہ کے علاوہ باقی سب کو فنا ہونا ہے۔ 192
- ♦ مرنے والے قیامت تک ”مردہ“ ہی ہیں، زندگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تمام مردہ قیامت کے روز ہی زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ 193
- ♦ مردہ اجسام تدفینی کے بعد گل سر کر مٹی کا حصہ بن جاتے ہیں۔ 194
- ♦ زندہ اور مردہ برابر نہیں، نیز یہ کہ مردے نہ تو کبھی سماعت رکھتے ہیں، نہ بولتے ہیں اور نہ ہی کوئی ادراک و شعور رکھتے ہیں۔ 195
- ♦ زندگی کے بعد موت اور موت کے بعد پھر زندگی کا قرآنی تصور۔ 195
- ♦ اللہ کے راستے میں شہید ہونے والے اللہ کی جنتوں میں زندہ اور خوش و خرم ہیں۔ اس دنیا میں زندہ نہیں ہیں۔ 196
- ♦ مرنے کے بعد قیامت تک عذاب یا سکون و راحت حق ہے۔ 196
- باب ششم..... اسلام اور جمہوریت۔ 198
- ♦ اسلام میں عقائد کی بنیاد پر فرقوں، مسالک اور پارٹیوں کی کوئی گنجائش نہیں!۔ 198
- ♦ اسلام میں حق کا معیار اکثریت نہیں ہے بلکہ ایمانِ خالص ہے چاہے اس کے اختیار کرنے والوں کی تعداد قلت ہی میں کیوں نہ ہو۔ 198
- ♦ قانون سازی کا حق صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ 199
- ♦ علمائے امت و امت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول عظیم ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کرے (نہ کہ خود ساختہ باطل قوانین کی پاسداری.....)۔ 200
- باب ہفتم..... ایمان کی فضیلت اور مومنین کا مقام۔ 202
- ♦ ایمان کی چند بنیادی باتوں کا ذکر۔ 202
- ♦ مومنین کی صفت یہ ہے کہ وہ صرف اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہر مشکل میں اسی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ 202

- وہ ان کے لیے تمام قسم کے آداب بجالاتے ہیں اور بدلے میں وہ ہماری شفاعت اور نجات کا باعث بنیں گے..... لیکن ہوگا کیا؟ وہ تو اس روز انہیں کہیں نظر نہ آئیں گے (بلکہ) ان سے گم ہو جائیں گے ----- 218
- ♦ روزِ قیامت مشرکوں کے شریک اپنی پوجا و بندگی کرنے والوں کی بندگی کا انکار کر کے ان کے خلاف گواہی دیں گے ----- 219
- ♦ روزِ قیامت مشرکین اور اللہ کی آیات کے منکرین بے سہارا ہوں گے، ان کا کوئی دوست ہوگا نہ مددگار ----- 219
- ♦ قیامت کی بعض نشانیوں کا بیان ----- 220
- ♦ قیامت کے چند مناظر اور اس کی سختیاں ----- 220
- ♦ گمراہ لیڈر، جھوٹے رہنماء اور ان کے پیروکار حشر کے میدان اور جہنم کی وادی میں ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے اور نفرت اور بیزاری کا اظہار کریں گے ----- 227
- ♦ جہنم کے عذاب کی سختیاں اور ہولناک منظر ----- 229
- باب دہم..... عقیدہ شفاعت کی وضاحت اور مروج خود ساختہ عقیدہ کی تردید 232
- ♦ شفاعت کا اختیار صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ کے ماسوا کسی بڑے سے بڑے انسان کی زبردستی کی شفاعت کا عقیدہ باطل ہے ----- 232
- ♦ شفاعت اللہ کی اجازت اور مرضی سے ہوگی ----- 233
- ♦ حاملین شرک و کفر کی ہرگز ہرگز شفاعت نہیں ہوگی اور ان کے مزعومہ سفارشی ان سے گم ہو جائیں گے ----- 233
- باب یازدہم..... عقائد کے متعلق متفرق موضوعات ----- 234
- ♦ فرشتے اور جن عالم الغیب نہیں ----- 234
- ♦ اولیاء اللہ بھی غیب کا علم نہیں جانتے ----- 234
- ♦ اللہ تعالیٰ کسی دلیلے اور واسطے کے بغیر دعائیں سنتا ہے اور قبول کرتا ہے ----- 234

- ♦ دعاؤں اور پکاروں میں اللہ تعالیٰ کو اس کی صفات کا واسطہ دینا چاہئے، یہی طریقہ اللہ کے نبیوں اور نیک اولیاء کا ہے۔ ----- 235
- ♦ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دیتے ہیں جو اس کی طرف رجوع کرنے والے اور حتی المقدور نیک اعمال صالح کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ----- 235
- ♦ مسئلہ رفع عیسیٰ علیہ السلام..... عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی اور قرب قیامت نزول! -- 236
- ♦ عیسائیوں اور یہودیوں کا ایک بڑا جرم یہ بھی تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام اور احکامات کو چھپاتے یعنی کتمان حق کرتے اور بدلے میں مالی قلیل اور ذاتی منفعت حاصل کرتے۔ 236
- ♦ دنیاوی مال و متاع اور اسباب کی فراوانی کامیابی کی دلیل نہیں۔ ----- 237
- ♦ شیاطین الجن والانس کی کارستانیاں..... اہل ایمان کو کس طرح گمراہ کرتے ہیں -- 238
- ♦ نذر و نیاز بھی ایک عبادت ہے جو خالص اللہ کے لیے ہونی چاہئے۔ ----- 242
- ♦ مرنے والوں کے لیے خود ساختہ ”ایصال ثواب“ (قل، تیجہ، ساتواں، چالیسواں، برسی وغیرہ) کا عقیدہ بے ثبوت ہے۔ کیوں کہ انسان کو اپنے ہی اعمال کا بدلہ ملے گا (صحیح احادیث میں قرآن و سنت کے پیش کردہ عقیدہ پر مرنے والے کو جن اعمال کا ثواب پہنچتا ہے، اس کی وضاحت کر دی گئی ہے)۔ ----- 243
- ♦ انسان اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں غور و تدبر کرے۔ ----- 245
- ♦ انبیاء کے علوم کے وارث علماء کا تعارف، ان کی امتیازی صفات! ----- 248
- ♦ علماء سوء کی اسلام مخالفانہ سرگرمیاں اور ان کے نمایاں خدوخال ----- 248
- ♦ مرتد کون لوگ ہیں؟ مرتدین کا انجام کار اور آخرت کا سخت عذاب ----- 251



انتساب

ممتاز اسکالر و دانشور، مفسر قرآن، سالارِ قافلہ توحید

محترم میاں محمد جمیل صاحب حفظہ اللہ

(بانی تحریک دعوتِ توحید پاکستان) کے نام!

اللہ تعالیٰ کا صد ہزار شکر ہے کہ اس نے اس گئے گزرے دور میں کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بلند کرنے کے لئے ہمیں ”تحریک دعوتِ توحید پاکستان“ سے نوازا اور اپنے ایک مخلص و موحد بندے محترم میاں محمد جمیل صاحب حفظہ اللہ (پرنسپل ابو ہریرہ الشریعہ کالج لاہور) کو توفیق بخشی کہ اس نے اسلاف کرام کی عظیم محنتوں کا اعتراف کرتے ہوئے دعوتِ اسلام پر صدیوں کی جمی ہوئی گرد کو جھاڑ کر نہ صرف توحیدِ خالص کے رخِ روشن کو واضح کیا بلکہ اس کی روشنی سے ماحول میں پھیلے ہوئے شرک و بدعات کے اندھیروں کو مٹانے کی جدوجہد شروع کی۔ صدیوں پر محیط امت کی بربادی کی اصل وجہ..... شرک اور اس کے سرپرست طاغوت کی نشاندہی کی، پھر شرک اور طاغوت سے برأت اور بیزاری کا اعلان کے ساتھ الہکم اللہ واحد کی دعوت کا آغاز ہوا۔ چراغ سے چراغ جلے، یہاں تک کہ رب کریم کی تائید و نصرت سے ایک قافلہ ترتیب پا گیا اور ملک کے طول و عرض میں ”تحریک دعوتِ توحید پاکستان“ کے متعدد حلقے قائم ہونا شروع ہوئے، جو باقاعدہ ایک نظم کے تحت دعوتِ حق کی عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔

میں اپنی اس کتاب ”موضوعات القرآن فی توحید الرحمن“ جس کا بنیادی موضوع ہی توحید باری تعالیٰ ہے، کا انتساب اپنے ان مربی و مشفق محترم میاں محمد جمیل صاحب حفظہ اللہ کے نام کرتا ہوں کہ اللہ کا یہ کمزور بندہ حالات کی ناسازگار یوں اور گونا گوں دشواریوں کے باوجود اپنی پوری ہمت اور طاقت سے تحریک کے کام کو آگے بڑھانے کے لیے کوشاں ہے۔

ہمارے مدوح محترم ایک جید عالم دین، ممتاز اسکالر و دانشور، عظیم محقق، نڈر مجاہد، کٹر مؤرخ، بے باک، حق گو اور سچے پکے مسلمان ہیں۔ محترم میاں صاحب کی شخصیت صرف ایک ذات تک ہی محدود نہیں، وہ ابو ہریرہ الشریعہ کا لُح لاہور کے ذریعے نوجوان نسل کے جسم و جاں کی تعمیر کر رہے ہیں، تو خیالات و افکار کی تطہیر بھی ساتھ ساتھ ہو رہی ہے۔ وہ ایک شمع کی مانند ہیں کہ ان کی تحریک نے معاشرے میں پھیلے شرک کی تاریکی میں توحید و ایمان کا ایک نور پھیلایا۔ انہوں نے اسلام پر چھائے شرک و بدعات کے دبیز پردوں کو ”پیغام توحید“ سے چاک کیا۔ امت مسلمہ کی رہنمائی کے لئے ”فہم القرآن“ کے نام سے شاہکار تفسیر لکھی ان کی کتب اور تحریریں بھٹکی ہوئی انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں، ان کی تحریک دعوت کی تحریک ہے۔ جو کبھی ختم ہو ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ اللہ کی وحدانیت کا پرچار اور اس کے وقار کی جنگ لڑنا تمام انبیائے کرام علیہم السلام کا وہ عظیم مشن ہے، جس کی سر بلندی کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے خون سے آبیاری کی تھی اور تابعین، تبع تابعین، محدثین، آئمہ دین اور اولیائے اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کو پھلتے پھولتے دیکھا تھا اور آج بھی کروڑوں افراد اس جدوجہد میں مصروف ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَهَذَا ذِكْرٌ مُّبَرِّكٌ أَنْزَلْنَاهُ﴾ (الانبیاء: ۵۰)

”اور یہ مبارک ذکر ہے کہ جس کو ہم نے نازل کیا ہے۔“

اس عظیم راہ کے مسافروں کی نگاہیں اپنے رب کی رضا و خوشنودی اور اس کی لازوال جنتوں کے حصول پر ہیں نہ کہ نام و نمود، نفس کی معمولی خواہشات اور انا کے تقاضوں کو پورا کرنے۔ محترم میاں محمد جمیل صاحب حفظہ اللہ پورے پاکستان کی طرح ضلع بہاول پور میں بھی توحید کا پیغام سناتے آتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں خصوصی اجر سے نوازے۔ شریر لوگوں کے شر اور نظر بد سے بچائے۔ آمین۔

ادارہ تفہیم الاسلام احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور تحریک دعوت توحید پاکستان کا زبردست مداح اور خیر خواہ ہے۔ اراکین ادارہ تحریک کو ہر فورم پر حسب استطاعت حمایت کا یقین دلاتے

ہیں۔ ہم اس انتسابی تحریر کا اختتام محترم میاں محمد جمیل صاحب کی ہی ایک پرائر گفنگلو کے ایک اقتباس سے کرتے ہیں۔ وہ 23 اگست 2010ء کو میرے شہر احمد پور شرقیہ تشریف لائے اور اس کی تاریخی جامع مسجد اقصیٰ محبت پور بازار میں درس قرآن کے دوران ارشاد فرمایا:

”اے علمائے کرام اور نوجوان ساتھیو! آج ہر طرف شرک و بدعت گا گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے اور ہر قسم کا ظلم ہے جو ہمارا منہ چڑا رہا ہے، لیکن ہم اپنی اپنی مسند اور مسجد میں مطمئن دکھائی دیتے ہیں، جب کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔“ دعوت توحید ایک تحریک ہے، معروف معنوں میں جماعت نہیں۔ لہذا آپ اپنی اپنی تنظیم اور منصب پر رہتے ہوئے اپنے اپنے علاقہ میں تحریک کی ذمہ داری قبول فرمائیں۔ اگر آپ کو یہ بات پسند ہے کہ مساجد سے باہر بھی توحید و سنت کا پرچار اور شرک و بدعت کے خلاف آواز اٹھائی جائے تو آئیں تحریک دعوت توحید کی رکنیت اختیار کریں۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَصْوَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِّلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَصْوَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْخَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَصْوَارُ اللَّهِ فَأَمْنَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بِئْسَ إِسْرَآئِيلَ وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ﴾ (الصف: ۱۷)

”اے ایمان والو! اللہ کے (دین کے) مددگار بن جاؤ، جس طرح عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں کو کہا تھا، کون ہے اللہ کے لیے میری مدد کرنے والا، حواریوں نے کہا: کہ ہم ہیں اللہ کے مددگار۔ اس وقت بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے انکار کر دیا۔ ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد فرمائی اور وہی غالب ہوئے۔“

اس عظیم مقصد اور مقدس امانت کے تقاضے کے طور پر ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیں اپنے حالات اور ماحول میں سرگرم شیطانی قوتوں، نفس کی وارداتوں اور اپنی صفوں کا مسلسل جائزہ لیتے رہنا چاہیے اور اس بات کی فکر کرنی چاہیے کہ ہماری کسی غفلت اور تساہل سے اس مشن کو نقصان نہ پہنچنے پائے۔ ہمیں قافلہ انسانیت کے اس ازلی دشمن (شیطان) سے ہر وقت چوکنا اور ہوشیار رہنا

چاہیے، جو ہر جگہ ہماری گھات لگائے بیٹھا ہے اور کوشش اس بات کی ہوتی چاہیے، ہمارا جو بھی قدم اٹھے، پائنداری سے اٹھے اور جو سعی بھی ہو، مخلصانہ ہو، اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لیے دعوت کے میدان میں اترنے اور راستے کی مزاحمتوں سے نبرد آزما ہونے کے لیے جس طرح کے سیرت و کردار اور خلوص و بے نفسی کی ضرورت ہے، اللہ سے توفیق مانگتے ہوئے، وہ اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں اور یہ ضرورت قرآن مجید سے تعلق جوڑنے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہونے کی سہولت ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو دین کے راستے میں پیش آنے والے حالات و مشکلات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ضروری ہدایات فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (آل عمران: ۲۰۰)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور مقابلے میں جمے رہو اور مورچوں میں ڈٹے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾ (محمد: ۷)

”اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے (دین کی) مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط کر دے گا۔“

میاں صاحب کی تقریر کے یہ دو اقتباس پیش کرنے کے بعد اجازت چاہوں گا اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ توحید کی عظمت کا یہ قافلہ برق رفتاری سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے، اور اللہ تعالیٰ سالار قافلہ کو ایمان کامل کے ساتھ صحت و شفاء والی عمر نصیب فرمائے اور ہمیں بھی ان کے مشن کا مخلص ساتھی بنا دے۔ آمین۔

خاکسار

حمید اللہ خان عزیز

(خادم تحریک دعوت توحید پاکستان) 14 اپریل 2014ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آغازِ سخن

((ان الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله اما بعد:

فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد ﷺ وشر الامور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار.))
 ”بلاشبہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ ہم اسی کی تعریف کرتے، اسی سے مدد مانگتے اور اس سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے برے اعمال سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ دھتکار دے اسے کوئی راہ راست پر نہیں لا سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

”حم و صلوة کے بعد! یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ کی کتاب اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام امور میں سے برے کام (دین میں) خود ساختہ (بدعت والے) کام ہیں، ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے۔“

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (آل عمران: ۱۰۲)

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں اس

حال میں موت آئے کہ تم مسلمان ہو۔“

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رَجُلًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ (النساء: ۱)

”لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، (پھر) اس سے اس کی بیوی کو بنایا اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں (زمین پر) پھیلا دیا۔ اللہ سے ڈرتے رہو، جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قطع رحمی سے (بچو) یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔“

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ (الاحزاب: ۷۰-۷۱)

”اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو اور سیدھی (سچی اور کھری) بات کہو۔ اللہ تمہارے اعمال سنوار دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، یقیناً اس نے عظیم کامیابی حاصل کر لی۔“

تکمیل دین کی سند قرآن سے:

دین اسلام اللہ کا آخری دین ہے اور انسان کو قیامت تک جس چیز کی احتیاج ہو سکتی ہے۔ اسلام نے اسے بیان کر دیا ہے اور یہ ایسا دین ہے، جو ہر زمانے میں قابل اجراء ہے۔ دین اسلام صرف دو چیزوں کا نام ہے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے تمام اصول و احکام، عقائد و قوانین اور ادا امر و نواہی کا اوّل و آخر ماخذ قرآن و حدیث ہی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ اسلام کو کامل و اکمل صورت میں چھوڑ کر گئے۔ اس کی سند اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن مقدس میں یوں بیان فرمائی:

﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (المائدة: ۳)

”آج میں نے تمہارے لیے دین کو مکمل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے میں نے دین اسلام کو پسند کر لیا۔“

یہ فانی دنیا بنی نوع انسانیت کے لیے ایک آزمائش گاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عقل و فکر جیسی نعمت اور قوت عطا فرمائی ہے کہ انسان اس کی روشنی میں اچھے اور برے کی تمیز کرے۔ اس لیے ہر انسان کو اس کے ارادے اور اختیار میں آزادی حاصل ہے۔ اسلام نے انسان کو اس معاملے میں آزادی دی کہ چاہے تو حق اور نیک راستہ اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرب بن جائے یا خواہشات نفسانی کی پیروی کرتے ہوئے احکام قرآن و سنت کو روند کر گمراہ ہو جائے۔

دعویٰ اسلام کے باوجود احکامات شرعیہ کی پاسداری کیوں نہیں؟

آج کا انسان خواہشات نفس کا غلام بن چکا ہے۔ اسے اپنے دین (اسلام) کے ضائع ہونے کا احساس تک نہیں۔ ”مسلمان“ دعویٰ اسلام کے باوجود اسلامی تعلیمات اور شرعی احکامات کا پاس نہیں رکھتے۔ وہ ہر چیز کو اپنی مرضی کے مطابق اور اپنے فائدے کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ وہ چیز ان کے لیے حلال ہے یا حرام؟..... انہیں اس سے کوئی غرض نہیں..... چونکہ اسلام کی نظر میں سیاہ و سفید، چھوٹے، بڑے، شاہ و گدا، امیر و غریب اور عربی و عجمی..... سب کے لیے مساوی قوانین ہیں۔ اس لیے مالی منفعت کے طلب گاروں اور دنیا پرست لوگوں نے دیکھا کہ انہیں اسلام میں اپنی ذات کی نابودیت صاف نظر آرہی ہے اور مصلحتیں بھی دم توڑ رہی ہیں اور ان کی خود ساختہ روایات بھی خطرے میں پڑ رہی ہیں۔ تو انہوں نے آہستہ آہستہ حقیقی اسلام (توحید و سنت) سے کنارہ کشی اختیار کرنا شروع کر دیا، اور دوسری طرف دین دشمن لوگوں نے ایسی تدابیر نکالیں کہ مسلمانوں میں ان کا ناجائز اثر و رسوخ نفوذ کر گیا۔ ان کا مقصد یہی تھا کہ ملت اسلامیہ میں تفرقہ ڈالو اور ان پر حکومت کرو۔ اس کے

لیے انہوں نے مسلم ممالک میں نام نہاد دینی تنظیمیں اور گروہ تشکیل دیئے اور کچھ ایسے فتنہ انگیز نئے نئے عقائد و نظریات پیدا کر دیئے کہ جنہوں نے اسلام میں تخریب کاری کا کام کیا۔ دین کے پردے میں دشمن اپنا کام کرتے رہے اور ”ملت اسلام“ سوئی رہی۔ پھر ہوا یہ کہ ”انقلاب روزگار اور گردش ادوار“ نے اسلام میں اس قدر تغیر عظیم پیدا کر دیا کہ اصل دین جو زمانہ خیر القرون میں تھا، آج عنقا ہے، گویا کہ توحید کو شرک سے بدل دیا گیا اور شرک کو توحید سے۔

اسی طرح سنت کو بدعت سے اور بدعت کو سنت سے بدل دیا گیا۔ یعنی جو کام اسلام میں باعث ضلالت و گمراہی تھے۔ انہیں راہ ہدایت بتایا گیا۔ یہ کام کرنے والے کون تھے؟ اس کا جواب سورہ توبہ میں یوں دیا گیا۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَا كْفُونَ
أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ﴾ (التوبة: ۳۴)

”اے ایمان والو! اکثر علماء اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں۔“

امت مسلمہ میں فرقہ بندی..... احبار و رہبان کا کارنامہ ہے:

دین اسلام کی کاملیت و جامعیت کی بناء پر اب اس میں کسی نئے کام کا اضافہ کیا جاسکتا ہے نہ ہی کسی قسم کی کوئی کمی۔ مگر سابقہ ام یہود و نصاریٰ کی طرح اس دین کے ”پیشواؤں“ نے لوگوں کو کمال مہارت کے ساتھ کتاب و سنت کی تعلیمات کے برعکس اپنے اکابر اور بزرگان دین کے قصے کہانیاں سنا کر اس دین کی بنیادی اور حقیقی تعلیمات، پیغامات اور احکامات وغیرہ سے کوسوں دور کر کے اس پر اپنی اجارہ داری قائم کرنے کی لا حاصل کوشش کی۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ عامۃ الناس دینی معاملات اور احکامات کو سمجھنے میں ہمیشہ ان کے زیر سایہ رہیں اور یوں دین کے نام پر ان کی دوکان داری کا سلسلہ یوں ہی چلتا رہے۔

یہ ان احبار و رہبان کا ہی کارنامہ ہے کہ امت مسلمہ فرقہ بندی میں تقسیم ہے انہوں نے آخرت میں جواب دہی کے تصور سے بالا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی کے خوف سے بالکل

نڈر ہو کر لوگوں کے من پسند عقائد و افکار کی تیاری میں بنیادی کردار ادا کیا۔ اُمت مرحومہ یعنی امت مسلمہ کے بنیادی عقائد میں اس قدر فساد اور بگاڑ پیدا ہو گیا کہ توحید کی جگہ شرک نے لے لی اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع کے مقابلے میں تقلید کے فتنے نے ایسا سر اٹھایا کہ آئے روز علاقوں اور شخصیات کے نام سے نئے نئے مذاہب جنم لینے لگے۔ لوگ قرآن و حدیث کی کھری اور بے لاگ دعوت کے مقابلہ میں نوزائیدہ فرقوں ہی کو اسلام سمجھنے لگے۔

حق کو چھپانے اور شرک و بدعات پھیلانے والوں کا برا انجام:

آج ہم متعدد جماعتوں، تنظیموں، گروہوں اور پارٹیوں کی دعوت و منشور کا مطالعہ کرتے ہیں یا ان کا لٹریچر پڑھتے ہیں تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے بنیادی عقائد و افکار قرآن و حدیث کی تعلیمات سے یکسر مختلف ہیں۔ شرک و بدعات اور فحش رسوم و رواج کی بیماری ان کے رگ و پے میں سرایت کر چکی ہے۔

یہود و نصاریٰ کے علماء و مشائخ کی دینی خیانت اور کتمان حق کا ذکر کر کے امت رسول ﷺ کے علماء، پیران عظام، صوفیوں، اماموں، واعظوں، مفتیوں، مذہبی پیشواؤں، سجادہ نشینوں، ملنگوں اور آستانوں اور خانقاہوں کے مجاوروں اور تمام مذہبی پیشواؤں کو کتاب اللہ نے یوں خبردار کیا:

﴿فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ﴾ (البقرة: ۷۹)

”پھر خرابی اور بیماری ہے (ان احبار و رہبان) کے لیے، جو لکھتے ہیں کتاب (تورات) اپنے ہاتھ سے، پھر کہتے ہیں (جاہلوں کو) یہ اللہ کی طرف سے ہے (یعنی اپنے پاس سے مسئلہ یا فتویٰ لکھ کر سادہ لوح لوگوں کو کہتے ہیں کہ دین کا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے) تاکہ (اس کتمان حق کے ذریعے) تھوڑے سے مول (دنیاوی منفعت) حاصل کریں، پھر افسوس ہے، ان پر جنہوں نے اپنے

ہاتھ سے (جھوٹ) لکھا اور عذاب ہے ان پر کہ وہ ایسی کمائی کرتے ہیں۔“
جب انسان اپنی اصل یعنی قرآن و سنت سے ہٹ کر اپنے اکابر، بزرگوں، مشائخ عظام اور پیروں فقیروں کے اقوال، ان کی کتب اور ملفوظات ہی کو دین اسلام کا درجہ دے دے، تو وہ ہدایت کے راستے پر نہیں رہے گا، بلکہ گمراہ ہو جائے گا۔ کتاب و سنت سے دوری کی وجہ سے ان کا ذاتی سکھ اور چین بھی باقی نہیں رہے گا۔

آج کلمہ گو مسلمانوں کے حالات ہمارے سامنے ہیں۔ اُمت کا معتد بہ حصہ شرک کی غلاظت میں لت پت ہو کر اللہ کے غنیض و غضب کا شکار بن رہا ہے۔ دنیا کا کوئی ایسا ملک ہے، جہاں اسلام کے نام لیوا رسوا نہ ہو رہے ہوں؟؟

یہ وہی مسلم قوم ہے، جو کل تک کفار سے جزیہ وصول کرتی تھی اور آج ان کا سانس لینا بھی گردن جرم بن چکا ہے۔ مسلمانوں کے وسائل، ان کی معیشت، سیاست اور اقتصادی نظام پر یہود و نصاریٰ قابض ہو کر ان کا قتل عام کر رہے ہیں۔ ان کی عزتیں سرعام پامال کی جا رہی ہیں۔ اُن کے گھروں، بستیوں اور علاقوں پر قبضہ کر کے انہیں بے گھر کیا جا رہا ہے۔ یہ رو رہے ہیں، چیخ رہے ہیں۔ چلا رہے ہیں..... مگر کہیں بھی ان کی شنوائی نہیں ہو رہی.....!!

کیونکہ یہ کلمہ گو قوم خود ہی بڑی ظالم ہو چکی ہے۔ انہوں نے قرآن و سنت کی تعلیمات اور احکامات کے مقابلے میں اپنے اہبار و رہبان (مولویوں اور پیروں، فقیروں) کی ماننے کو ترجیح دی ہے۔ اپنے محبوب نبی آخر الزماں محمد ﷺ کے پیغام توحید کو ٹھکرا کر منکرین کی صف میں شامل ہو گئے.....!

توحید و سنت کے مقابلے میں شرک و بدعات کی ترویج:

آج جگہ جگہ شرک کی نحوست پھیلی ہوئی ہے۔ مسلمانوں میں عقیدہ توحید کلی طور پر رائج نہیں ہے۔ اسلام کے نام پر وثنیت اور سرعام بت پرستی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج و زیارت، قربانی اور نذر و نیاز، دعا و پکار، نداء و فریاد اور استغاثہ یہ سب امور خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہونے چاہئیں..... مگر لوگوں نے رب کی بندگی و عبادت سے بے اعتنائی

کرتے ہوئے غیر اللہ (زندہ و مردہ مخلوق) کو اپنی بندگی و عقیدت کا مرجع و مرکز ٹھہرا لیا ہے۔ گویا کہ توحید خالص سے بھرپور منزل من اللہ دین کی بجائے ایک نئے ”شرکیہ اسلام“ کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔

اب صورت حال یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ مسلمانوں کے ”احبار و رہبان“ زمانہ قدیم کی جاہلانہ شرکیہ و کفریہ رسومات و بدعات کو اسلام کے نام پر فروغ دے رہے ہیں۔ قبر پرستی، شیخ پرستی، بزرگوں کی عبادت، ان کے نام کے وظیفے اور چلہ کشی، شرکیہ پکاریں اور غیر اللہ کے نام کی نذر نیازیں دینا، آستانوں کی حاضریاں، پیروں کی قبروں اور خانقاہوں کی حاضریوں کو اللہ کے گھر کعبۃ اللہ کی حاضری کے برابر سمجھنا، خانقاہی رسومات کی ادائیگی کو متبرک جاننا، غیر اللہ کے نام کی منیتیں، مرادیں مانگنا، بزرگوں اور پیروں کی قبروں کے دھوون کو بابرکت جان کر پینا، بیماریوں کے لیے انہیں استعمال کرنا، اولیاء اللہ کو حاضر و ناظر سمجھنا وغیرہ جیسے عقائد من گھڑت ہیں، جسے امت مسلمہ کی ایک کثیر تعداد بطور دین کے اپنا کر اپنا عقیدہ و ایمان بنا چکی ہے۔ اللہ کی ذات کے ساتھ اس حد تک نا انصافی کہ کھلے بندوں اس کے ساتھ شرک کیا جا رہا ہے۔ جب کسی قوم کی حالت اس قدر بگڑ جائے تو اللہ کے عذاب کا کوڑا اس پر برس پڑتا ہے اور آج نام نہاد مسلمان قوم کی جو حالت ہو رہی ہے، اس کا تماشا دنیا دیکھ رہی ہے۔

سرکشی نے کر دیے دھندلے نقوشِ بندگی

آؤ سجدے میں گریں لوحِ جبیں تازہ کریں

قرآن مجید تمام بنیادی مسائل کا احاطہ کرتا ہے:

دنیا کی رسوائی اور ذلت سے بچنے اور آخرت کی نعمتوں سے سرفراز ہونے کے لیے قرآن مجید سے ہر مسلمان اپنا تعلق مضبوط کر لے۔ اس میں تمام اعتقادی مسائل، زندگی گزارنے کے جملہ قوانین، توحید و سنت کی حقانیت و حجیت کے تمام حوالے موجود ہیں۔ جن کا دل جمعی سے مطالعہ کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے سے انسان شرک و بدعات سے مکمل محفوظ اور پاکیزہ زندگی بسر کر سکتا ہے۔ نیز قرآن میں ان تمام بنیادی مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے، جو

نسل انسانیت کی رہبری و رہنمائی کے لیے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(۱) ﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبْيَانًا لِّلْكُلِّ شَيْءٍ﴾ (النحل: ۸۹)

”اور ہم نے آپ (ﷺ) پر ایسی کتاب نازل کی، جس میں ہر شے کی وضاحت ہے۔“

(۲) ﴿وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا﴾ (الانعام: ۱۱۴)

”حالانکہ اس نے تمہاری طرف واضح المطلب کتاب بھیجی۔“

(۳) ﴿كِتَابٌ أَحْكَمْتُ آيَتُهُ ثُمَّ فَصَّلْتُ مِنْ لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ﴾

(ہود: ۱)

”یہ کتاب وہ ہے، جس کی آیتیں محکم ہیں اور اللہ حکیم و خبیر کی طرف سے یہ بالتفصیل بیان کر دی گئی ہیں۔“

اللہ اور اس کے رسول محمد ﷺ کی اطاعت اہل ایمان پر فرض ہے:

ان آیات سے یہ بات بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہو رہی ہے کہ قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و اتباع فرض ہے اور ان کے بیان کردہ احکام کے مطابق زندگی گزاری جائے۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور قرآن مجید کے پیغام کو حرزِ جاں نہیں بنایا جائے گا تو ایمان و عمل کے تقاضے پورے نہیں ہو سکتے۔ چند آیات دیکھیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

(۱) ﴿قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ

الْكُفْرَيْنَ﴾ (آل عمران: ۳۲)

”کہہ دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا حکم مانو، اگر نہ مانیں تو اللہ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔“

(۲) ﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

(آل عمران: ۱۳۲)

”اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، تاکہ تم پر رحمت کی جا سکے۔“

(۳) ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝﴾

اور اولی الامر (النساء: ۵۹)

”مومنو! اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرو اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف پیدا ہو تو اگر اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اسمیں اللہ اور رسول (ﷺ) کے حکم کی طرف رجوع کرو، یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مال بھی اچھا ہے۔“

(۴) ﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَّغُ الْمُبِينُ ۝﴾ (المائدة: ۹۲)

”اور اللہ کی فرمانبرداری، رسول (ﷺ) کی اطاعت کرتے رہو اور ڈرتے رہو۔ اگر منہ پھیرو گے تو جان رکھو کہ ہمارے رسول (ﷺ) کے ذمہ تو صرف پیغام کو کھول کر پہنچا دینا ہے۔“

(۵) ﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (الانفال: ۱)

”اگر ایمان رکھتے ہو تو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے حکم پر چلو۔“

(۶) ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ ۝﴾ (الانفال: ۲۰)

”مومنو! اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، اور اس سے روگردانی نہ کرو اور تم سن رہے ہو۔“

بعثت رسول اللہ ﷺ سے عملی رہنمائی:

رسول اللہ ﷺ کی تابعداری کے لیے لازمی ہے کہ آپ ﷺ کے مقاصد بعثت پر بھی غور و فکر کیا جائے، جنہیں قرآن میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اس کی مزید وضاحت آپ ﷺ نے کئی ایک مقامات پر خود بھی فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱) ﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾ (النساء: ۱۶۵)

”یہ سارے رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے تھے، تاکہ اُن کو مبعوث کر دینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت نہ رہے اور اللہ بہر حال غالب رہنے والا اور حکیم و دانا ہے۔“

(۲) ﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾ (الحديد: ۲۵)

”ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا، اور اُن کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی، تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں اور لوہا اُتار، جس میں بڑا زور ہے اور لوگوں کے لیے منافع ہے، یہ اس لیے کیا گیا ہے کہ اللہ کو معلوم ہو جائے کہ کون اُس کو دیکھے بغیر اس کی اور اُس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ (یعنی کون اللہ اور اس کے پیغمبر ﷺ کے حکم پر عمل کرتا ہے اور دعوت حق کو قبول کرتا ہے) یقیناً اللہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے۔“

(۳) ﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾ (المائدة: ۶۷)

”اے رسول (ﷺ) جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو، اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو اس کی رسالت کا حق ادا نہ کیا۔ اللہ آپ کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے۔ یقین رکھو کہ وہ کافروں کو (آپ کے مقابلے میں) کامیابی کی راہ ہرگز نہ دکھائے گا۔“

(۴) ﴿وَأَوْحَىٰ إِلَيْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ لِأُنذِرْكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ﴾ (الانعام: ۱۹)
 ”اور یہ قرآن میری طرف بذریعہ وحی بھیجا گیا ہے، تاکہ تمہیں اور جس جس کو یہ پہنچے، سب کو متنبہ کر دوں۔“

(۵) ﴿شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ﴾ (الشوری: ۱۳)

”اس نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے، جس کا حکم اُس نے نوح (ﷺ) کو دیا تھا اور جسے (اے محمد مصطفیٰ ﷺ!) اب آپ کی طرف ہم نے وحی کے ذریعہ سے بھیجا ہے اور جس کی ہدایت ہم ابراہیم (ﷺ) اور موسیٰ (ﷺ) اور عیسیٰ (ﷺ) کو دے چکے ہیں۔ اس تاکید کے ساتھ کہ قائم کرو، اس دین کو اور اُس میں متفرق نہ ہو جاؤ۔“

(۶) نبی ﷺ کا ایک ارشاد گرامی ہے:

((انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق)) •

”مجھے مکارم اخلاق (اعلیٰ اخلاق) کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا۔“

(۷) بخاری رحمہ اللہ کی روایت ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

”میں تو قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں، جو تم میں دین (توحید و سنت کی باتیں) تقسیم کرتا ہوں۔“ •

(۸)..... ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے مجھے سارے جہان والوں کے لیے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا، تاکہ میں بانسریاں، باجے اور تمام آلات موسیقی اور جاہلیت کی باتوں کو اور بتوں کو مٹا ڈالوں۔“

(۹)..... ﴿الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾

(الملک: ۲)

”جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے عمل کون کرتا ہے۔“

اچھے اور برے اعمال کون سے ہیں؟ اس بابت قرآن مجید اور سنت رسول اللہ ﷺ میں نہایت احسن انداز میں بتا دیا گیا۔ تمام نیک اعمال اور برے اعمال کی وضاحت کر دی گئی اور کوئی ابہام باقی نہیں رکھا گیا۔ اس کا ایک طریقہ تو براہ راست اختیار کیا گیا۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا﴾ (الشمس: ۸)

”نفس انسانی پر بدی اور پرہیزگاری ابہام کر دی۔“

جبکہ دوسرا طریقہ رسول کا اختیار کیا گیا۔ انہوں نے لوگوں کو حق کی دعوت دی۔ بہت ہی گھٹیا اور دھتکارے ہوئے کاموں (شرک و کفر و دیگر رسومات باطلہ اور اللہ و رسول ﷺ کی سرکشی و نافرمانی) کے قبیح نتائج سے لوگوں کو آگاہ فرمایا۔ دعوت و تبلیغ کے اس کام کو دین میں کلیدی مقام حاصل ہے۔ بلکہ پہلی احکامی وحی میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے پہلے اس بنیادی فریضہ کی انجام دہی کی تلقین ان الفاظ میں کی گئی:

(۱)..... ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۖ قُمْ فَأَنذِرْ﴾ (المدثر: ۱-۲)

”اے اوڑھنی لپیٹ کر لیٹنے والے، اٹھو! اور خبردار کرو۔“

اس لیے آپ ﷺ نے بذریعہ قرآن فرمایا:

(۲)..... ﴿وَأَوْحَىٰ إِلَيْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ لِأَنذِرْكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ﴾ (الانعام: ۱۹)

”اور یہ قرآن میری طرف بذریعہ وحی بھیجا گیا ہے، تاکہ تمہیں اور جس جس کو یہ پہنچے، سب کو متنبہ کر دوں۔“

اصل میں یہی وہ بنیادی دعوت ہے، جس کے ذریعے انسانوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتمام حجت ہوتی ہے۔

اہل جہنم اور داروغہ جہنم کے مابین مکالمہ:

سورہ الملک میں اہل جہنم اور داروغہ جہنم کے مابین جو مکالمہ بیان کیا گیا ہے، اس میں اہل جہنم خود اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ان کے سامنے کتاب ہدایت لائی گئی اور اللہ کے پیغمبر بھی تشریف لائے۔ انہوں نے شرک و کفر کی تباہ کاریوں سے ڈرایا..... مگر ہم نے پیغمبر ﷺ کی تدریہ کی اور اس جرم میں ہم جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کے مستحق ٹھہرے۔ اہل جہنم کے اس بیان سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی گئی اتمام حجت کا ثبوت مل گیا۔ پورا مکالمہ پڑھیں اور عبرت پکڑیں۔

﴿إِذَا الْقُؤُوتُ فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ۖ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۚ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۚ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۚ﴾ (الملک: ۷ تا ۱۰)

”جب وہ اُس میں پھینکے جائیں گے تو اس کے دھاڑنے کی ہولناک آوازیں گے اور وہ جوش کھا رہی ہوگی، شدت غضب سے پھٹی جاتی ہوگی، ہر بار جب کوئی بندہ اس میں ڈالا جائے گا، اُس کے کارندے اُن لوگوں سے پوچھیں گے: ”کیا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا۔“

وہ جواب دیں گے: ”ہاں! خبردار کرنے والا ہمارے پاس آیا تھا، مگر ہم نے اسے جھٹلا دیا اور کہا: اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا ہے، تم بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔“ اور وہ کہیں

گے: ”کاش ہم سنتے یا سمجھتے تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں شامل نہ ہوتے۔“ اس طرح وہ اپنے قصور کا خود اعتراف کر لیں گے، لعنت پڑ رہی ہوگی ان دوزخیوں پر۔

”توحید“..... تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت کا بنیادی نکتہ:

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر اُمت میں نبی اور رسول بھیجے، جنہوں نے لوگوں کو راہِ حق کی نشاندہی فرمائی: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا:

(۱) ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ﴾ (فاطر: ۲۴)

”(اے رسول ﷺ!) ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی اُمت ایسی نہیں گزری، جس میں کوئی متنبہ کرنے والا نہ آیا ہو۔“

رسول اللہ ﷺ کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ تمام مشکل حالات کے باوجود اللہ کی توحید کا پیغام بنی نوع انسانیت تک پہنچائیں۔ اس فرض منصبی کی ہدایت سورہ المائدہ کی آیت ۶۷ میں یوں کی جا رہی ہے:

(۲) ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾ (المائدة: ۶۷)

”(اے پیغمبر ﷺ!) جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل فرمایا گیا ہے، وہ لوگوں تک پہنچا دیجئے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو (پھر) آپ نے اس کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا۔ اللہ آپ کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے، یقین رکھو کہ وہ کافروں کو (آپ کے مقابلہ میں) کامیابی کی راہ ہرگز نہ دکھائے گا۔“

(۳) رسول اللہ ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ تاکیدی انداز اصل میں دعوتِ توحید کے کام کی اہمیت کو اجاگر کر رہا ہے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بلغوا عني ولو آية)) (صحيح بخاری: ۳۴۶۱)

”پہنچاؤ میری طرف سے خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔“

قرآن مجید کے مطابق ”توحید“..... تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت کا بنیادی نکتہ رہا۔ ہر نبی اور رسول نے اپنی اپنی قوم کے سامنے سب سے پہلے اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت، پوجا و پرستش کرنے کی تلقین کی اور انہیں کفر و شرک کے انجام سے خوف دلایا۔ کیونکہ توحید کے بغیر دیگر اعمال حسنہ سب ضائع ہو جائیں گے۔

توحید خالص کے بغیر تمام نیک اعمال کی کوئی وقعت نہیں:

ایمانیات کے باب میں توحید بنیادی عقیدہ ہے۔ تمام نیک اعمال اور کہاتِ حسنہ کی قبولیت کا انحصار عقیدہ توحید پر ہے۔ جس شخص کا ایمان و ایقان اللہ تعالیٰ کی توحید پر جس قدر پختہ ہوگا، وہ شخص خاورستانِ شرک سے اتنا دور اور پاک و مبرا ہوگا۔ جس کی توحید درست نہ ہوئی تو اس کی تمام عبادتیں، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد فی سبیل اللہ، صدقات و انفاق فی سبیل اللہ، صلہ رحمی و دیگر تمام صالح اعمال رائیگاں دضائع جائیں گے اور وہ جہنم کا ایندھن بن جائے گا۔ جیسا کہ سورۃ المائدہ میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا فِيْهِ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ (المائدہ: ۷۲)

”یہ بات یقینی ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے گا، اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا مستقل ٹھکانہ دوزخ ہے اور ان ظالموں کا کوئی

حیاتی اور مددگار نہیں (جو ان کو عذاب سے چھڑا سکے)۔“

مشرک کے لیے دعائے مغفرت کرنا بھی جائز نہیں:

اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، حقوق و اختیارات اور اس کی مالی، بدنی وغیرہ عبادات میں کسی نبی، ولی، پیر، فقیر یا کسی زندہ یا مردہ، ہستی کو شریک ٹھہرانا کھلا شرک ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ شرکیہ عقیدے پر مرنے والے کی قطعاً کوئی بخشش نہیں ہے۔ ملاحظہ فرمائیں چند آیات:

(۱) ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا﴾ (النساء: ۴۸)
 ”یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے، اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔“

(۲) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے میرے پیارے محبوب محمد ﷺ نے یہ وصیت کی ہے:

((ان لا تشرك بالله شيئا وان قطعت او حرقت .))
 ”کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانا، اگرچہ تم ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جاؤ یا قتل کر دیے جاؤ۔“

(۳) سورۃ التوبہ کی آیت ۱۱۳ میں اللہ تعالیٰ نے خود اپنے رسول ﷺ اور تمام ایمان والوں کو یہ حکم سنایا کہ خبردار! کسی مشرک کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائے مغفرت یا بخشش کی اپیل نہ کی جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان ناپاک ظالموں کے حق میں مغفرت کی دعا سننا ہی نہیں چاہتے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ﴾ (التوبة: ۱۱۳)

”پیغمبر (ﷺ) کو اور ایمان والوں کو نہیں چاہیے کہ وہ مشرکوں کے حق میں مغفرت اور بخشش کی دعا کریں، اگرچہ وہ ان کے قریب ترین عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔“
 سورہ توبہ ہی کے ایک مقام پر فرمایا:

﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ﴾ (التوبة: ۲۸)

”اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے ناپاک اور پلید ہیں۔“

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے، خوشخبری سنائی:

((من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئاً دخل الجنة.)) •

”میری امت سے جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

کسی چیز کو شریک قرار نہیں دیتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ معراج کے لیے

تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تین چیزیں آپ ﷺ کو عنایت ہوئیں:

(۱) پانچ نمازیں (۲) سورہ بقرہ کی آخری آیات اور تیسری یہ کہ:

((و غفر لمن لم یشرک باللہ من امتہ شیئاً.)) •

”جو شخص آپ ﷺ کی امت میں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک

نہ ٹھہرائے گا، اس کی مغفرت ہوگی۔“

معزز قارئین کرام! اس تمام تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن مجید کے بیان کردہ پیغام

توحید کو تمام انسانوں تک پہنچانا امت مسلمہ کی پہلی اور بنیادی ذمہ داری ہے۔ سابقہ اوراق

میں قرآن مجید کی آیات سے یہ پتا چلتا ہے کہ قرآن مجید سے غفلت برتنے سے دین و دنیا کی

بربادی یقیناً ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و پیروی کو چھوڑ کر مولویوں، پیروں، فقیروں،

ملنگوں اور دنیاوی سرداروں اور وڈیروں کی پیروی کرنا یا خواہشات نفس کی اطاعت کرنا

نہایت ہی خسارے کا باعث ہے۔ افسوس ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت توحید چھوڑ کر

شرک کی طرف راغب ہے۔ الامان والحفیظ۔

”موضوعات القرآن فی توحید الرحمان“ کیوں لکھی گئی؟

لوگوں کو کفر و شرک اور بدعات کی نحوستوں اور خرابیوں سے آگاہ کرنے کے لیے تمام

① ابو عوانہ، ص: ۴۔ ادب المفرد، ص: ۱۱۹۔

② مسلم، ج: ۱، ص: ۹۷۔ مشکوٰۃ، ص: ۵۲۹۔

انبیاء و رسل، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام، تبع تابعین کرام، فقہاء اور محدثین، اولیاء اللہ اور امت کے متقی اور صالحین نے دن رات محنت کی۔ توحید کی دعوت دینا اور شرک کی تردید میں تحریری اور تقریری امور انجام دینا، کتاب و سنت کا فہم رکھنے والے علمائے امت پر فرض ہے۔ اسی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لیے نہایت اخلاص سے اور اصلاح کی غرض سے اس عاجز نے ”موضوعات القرآن فی توحید الرحمن“ لکھی ہے۔

((ان ارید الا اصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔))

”میرا ارادہ تو محض اپنی مقدور بھر اصلاح کرنے کا ہی ہے، میری توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے، اس پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔“

یہ کتاب قرآن مجید میں مذکورہ ”مقامات توحید“ کا اشاریہ (انڈیکس Index) ہے۔ توحید کے مختلف عنوانات کی درجہ بندی کر دی گئی ہے۔ آپ خود قرآن مجید کھولیں، مطلوبہ مقام کا حوالہ آیت نمبر دیکھیں، خود مطالعہ کریں۔ جس طرح غواص سمندر کی گہرائیوں سے موتی حاصل کرتا ہے، بالکل ایسے ہی آپ قرآن مجید کے فکری بحر بیکراں سے صرف اور صرف توحید و سنت کے موتی چن سکیں گے۔ ان شاء اللہ۔

قرآن برہان اور نور مبین ہے۔ اس کی تعلیم و تربیت سے باطل عقائد جیسے تثلیث و مسئلہ حلول، اولیاء اللہ کی قبروں پر سجدے، ان کے نام کی نذر و نیاز، تعویذ گنڈے کا گھناؤنا کاروبار و دیگر شرکیہ و کفریہ دعاوی مشرکین کے خرمن ضلالت پر رعد و برق ہے۔

موضوعات القرآن کا مطالعہ توحید کے تمام حقائق آشکار کرے گا:

”موضوعات القرآن فی توحید الرحمن“..... کے مطالعہ سے آپ پر یہ حقیقت آشکار ہو جائے گی کہ اللہ تعالیٰ ہی داتا، دھگیر، سنج بخش، غریب نواز، غوث الاعظم، حاجت روا، مشکل کشا، نافع و ضار، فیض و ضرر رساں، خالی جھولیاں بھرنے والا، دلی مرادیں اور حاجتیں پوری کرنے والا، بیماری میں شفاء، کاروبار میں برکت، رزق میں کسادگی، روزی میں فراوانی بخشنے والا، کھوٹی

قسمتیں کھری کرنے والا، بیڑے پار لگانے والا اور حسب خواہش بیٹیا یا بیٹی دینے والا ہے۔ نیز یہ کہ آج اللہ کے ماسوا جن شخصیات اور ہستیوں کو عائبانہ مدد کے لیے پکارا جا رہا ہے، استعانت و استمداد کے لیے جن کے نام کی دہائیاں دی جا رہی ہیں، جن کے نام کے نعرے بلند کیے جا رہے ہیں۔ دعاؤں اور پکاروں میں جن کے نام کا توسل اختیار کیا جا رہا ہے اور یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اگر یہ ہماری درخواست اللہ تک پہنچائیں تو اللہ تعالیٰ ہرگز رد نہ کرے گا۔ ان سے وابستہ اشیاء و مقامات حتیٰ کہ ان کی قبر تک کی شعائر اللہ جیسی تعظیم و تکریم کو عین تقاضائے ایمان جانا جاتا ہے..... یہ سب انداز و اطوار اور عقائد شرکیہ ہیں۔ قرآن مجید اور صحیح احادیث کے خلاف ہیں۔

اسی طرح شریعت اسلامی کی پیروی کو نجات کے لیے کافی نہ سمجھنا بلکہ طریقت کی بھی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے اور فوز و فلاح کے حصول اور دین میں ترقی کے لیے آپ ﷺ کے فرمان کے بموجب آپ ﷺ کی سنت سے تمسک کے بجائے پیری مریدی کے ذریعے تصوف کے کسی سلسلے سے وابستہ ہونا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ موضوعات القرآن کا مطالعہ آپ کو بتائے گا کہ قرآن و سنت کے راستے کے علاوہ باقی سب شرکیہ راہیں ہیں۔ نبی ﷺ کے اسوہ حسنہ کی پیروی کے بجائے بدعات کثیرہ پر بصد شوق اور عقیدت و احترام کے ساتھ عمل کیا جانا قرآن مجید کے خلاف ہے۔

اسی طرح مرنے والے کے لیے تیجہ، ساتواں، چالیسواں، برسی اور عرس وغیرہ کرنا، تمام انبیاء اولیاء اور عام مسلمانوں کی روح کو ”ایصال ثواب“ کرنے کے لیے قرآن خوانی کرنا، میلاد کرنا، مہینے، دن و اوقات مقرر کر کے نذر و نیاز کرنا وغیرہ غیر اسلامی رسومات اور بے ثبوت اعمال ہیں۔ قرآن مجید کے نزدیک غیر اللہ کی نذر و نیاز کرنا حرام ہے۔ قرآن مجید کے نزدیک اللہ کے نبیوں، رسولوں، ولیوں اور صوفیوں کو عالم الغیب گردانا شرک ہے۔ نیز اعمال کا ایصال کرنا، شرکیہ جھاڑ پھونک، ٹونوں، ٹوکوں، تعویذ، گنڈوں، کڑوں، چھلوں، نقشوں اور ٹکینوں کو موثر جاننا سب شرک ہے۔

بالکل اسی طرح قرآن کی آیات کو حروفِ ابجد میں تقسیم کر کے بناوٹی اور خود ساختہ علم الاعداد، علم جفر اور علم نجوم بنانا کہ جن کے ذریعے گزشتہ اور آئندہ کے ماہ و سال یا قسمت کے متعلق خبریں اور پیش گوئیاں دینا کھلا شرک ہے۔

قرآن میں معنوی تحریف کرنا اور اس کے فرمودات و احکامات کا کتمان کرنا کفر ہے اور یہ کہ کائنات کی تخلیق کا سبب بفرمان الہی بندگی رب کی بجائے رسول اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس کو قرار دینا۔ نیز اللہ کے برگزیدہ انبیاء علیہم السلام پر وسیلے کے شرک کی تہمت لگانا صریحاً شرک ہے۔ خالق کائنات کو خود نور اور نبی ﷺ کو اس نور کا کھلا یا حصہ سمجھنا قرآن مجید کے فرمودات کے مطابق شرک ہے۔

قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مقابلے میں موضوع اور من گھڑت روایات پر ایمان رکھنا بلکہ ان باطل روایات کو دین کی اساس قرار دینا واضح گمراہی ہے۔

اسی طرح یہ عقیدہ رکھنا کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کے بعد بھی کسی دوسرے معنی و مفہوم میں نبوت کا اجراء ہو سکتا ہے، یقیناً کفر ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص ارتداد کے دائرے میں داخل ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید کے مطابق آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں آ سکتا۔

یہ اور ان جیسے دیگر متعدد موضوعات قرآن آپ کو اس مختصر سی کتاب میں ملیں گے۔ ”موضوعات القرآن فی توحید الرحمن“..... کا مطالعہ شرک و بدعات کے گھناؤپ اندھیروں میں بھٹکنے والے راہیوں کے لیے ایک مینارہ نور ثابت ہوگا اور اس کو حرز جان بنانے سے شرک و کفر، الحاد و بے دینی و بے حیائی اور تشکیک و تھلیل کے باطل افکار چھٹ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی کامل توحید اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کا مطلع واضح ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

عظمت قرآن کے متعلق ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

وَوَظَبْ عَلٰی دَرَسِ الْقُرْآنِ فَاِنَّهُ
يُلِيْنُ قَلْبًا قَاسِيًا مِّثْلَ جَلْمَدٍ

”قرآن پڑھنے پڑھانے میں بیچگی کرو، کیونکہ وہ پتھر جیسے سخت دل والے کو بھی نرم کر دیتا ہے۔“

اور دوسرے شاعر نے کہا:

فَتَدْبِرِ الْقُرْآنِ إِنْ رُمْتَ الْهُدَى
فَالْعِلْمُ تَحْتَ تَدْبِرِ الْقُرْآنِ

”اگر تو ہدایت چاہتا ہے تو قرآن میں غور و فکر کر، کیونکہ علم، قرآن میں غور و فکر کرنے ہی سے حاصل ہوگا۔“

”موضوعات القرآن“ احیاء توحید کے لیے مرتب کی گئی ہے:

یہ کتاب دعوت و تبلیغ کے لیے مرتب کی گئی ہے۔ اس کا خاص مقصد یہ ہے کہ تمام مسلمان قرآن کی دعوت توحید کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کریں۔ اس لیے قرآن میں مذکور تمام مقامات توحید کا انڈیکس تیار کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر توحید ہی کا مطالعہ کر لیا جائے تو قرآن مجید کی دعوت و تعلیم کے سارے گوشوں کی وضاحت باسانی ہو ہی جاتی ہے۔

”موضوعات القرآن فی توحید الرحمان“..... کو کوئی خاص فرقہ، تنظیم یا گروہ اپنی مخالفت میں ہرگز ہرگز نہ سمجھے۔ یہ توحید خالص کی دعوت پر مشتمل قرآنی پیغام ہے۔ توحید کی دعوت دینا صرف اس عاجز کا نہیں بلکہ تمام اہل اسلام کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اسی طرح قرآن جس عمل کو شرک یا کفر کہہ رہا ہے۔ اس کا برملا انکار کرنا بھی علماء کرام اور عام مسلمانوں کی اولین ذمہ داری ہے۔ تحریر میں اگر کہیں مواد صحابان کے لیے بے لچک گفتگو یا سخت ترش جملے نظر آئیں تو وہ صرف ان حضرات کے لیے ہیں۔ جو قرآن و حدیث کے منہج کو چھوڑ کر خود ساختہ فرقوں کے داعی ہیں۔ مسلمانوں کو گروہوں میں تقسیم کر کے انہیں اندھی تقلید پر ابھارتے ہیں۔ جس سے ناسمجھ مسلمان غیر محسوس طریقے سے شرک و بدعات جیسی ممنوع راہ پر چل پڑتے ہیں۔ اس لیے تو قرآن نے فرمایا:

(۱)..... ﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ﴾

(الانفال: ۲۱)

”اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم نے سن لیا۔ حالانکہ وہ سنتے (سناتے کچھ) نہیں۔“

(۲) ﴿أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ﴾ (الحج: ۴۶)

”سو کیا یہ (منکر) لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں، جس سے ان کے دل ایسے ہو جائیں کہ ان سے سمجھنے لگیں یا ان کے کان ایسے ہو جائیں، جس سے سننے لگیں۔ بات یہ ہے کہ (نہ سمجھنے والوں کی کچھ) آنکھیں اندھی نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں۔“

حدیث میں آتا ہے:

((شر العمی عمی القلب))

”دل کا اندھا ہونا سب سے بڑا اندھا پن ہے۔“

لیکن جس نے قرآن کی دعوت اور اسلوب بیان کو سمجھ لیا اور اس پر ایمان لایا تو قرآن نے اس کی تعریف کی۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿الَّذِينَ يَسْتَبْعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ (الزمر: ۱۸)

”جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں، پھر بہترین بات کی اتباع کرتے ہیں، یہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور یہی عقل مند بھی ہیں۔“

شُرک کے اندھیروں میں روشن قندیل:

یہ پر فتن دور ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عقیدہ توحید پر کامل ایمان اور پختہ یقین رکھا جائے۔ کیونکہ پیٹ کے دھندے نے اس عقیدے پر براہ راست وار کیا ہے۔

اپنے خط جنوبی پنجاب اور علاقے احمد پور شرقیہ (بشمول اونچ) کی مذہبی پسماندگی، علمی

درماندگی کو سامنے رکھتے ہوئے اور وقت کے تقاضوں اور حالات کی کروٹ دیکھ کر یہ بات شدت سے محسوس ہوئی کہ جس قدر ممکن ہو، عقیدہ توحید پر ایسی کتاب لکھی جائے، جس میں دعوت توحید..... واضح اور واشگاف انداز میں ہو۔ اس کی زبان شستہ، سلیس اور معیاری ہو، لیکن دلائل و براہین ایسے ہوں جو منکرین توحید کے قلوب و اذہان پر براہ راست دستک دیں۔ کتاب میں جگہ جگہ قرآن و حدیث کے حوالے ہوں۔ جو شرک کے اندھیروں میں گمراہ لوگوں کے لیے قدیلوں کا کام کریں۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ توحید کے حوالے سے قرآنی دعوت و اسلوب تعلیم کا اشاریہ (Index) مختلف عنوانات اور موضوعات کے اعتبار سے مرتب کروں، تاکہ تمام مکاتب فکر کے سلیم القلب لوگ آسانی سے سمجھ سکیں اور اس میں اپنی طرف سے مزید کسی دلیل، حوالے اور بحث سے گریز کرتے ہوئے صرف قرآن ہی کی بات کی جائے۔ اس لیے میں نے کئی ماہ کی ریاضت کے بعد ”موضوعات القرآن فی توحید الرحمن“..... مرتب کی۔

کتاب کے ”مقدمہ“ سے دونی کتب توحید کی تالیف:

اس کتاب کی ترتیب و تدوین کے دوران عجیب کیفیت پیدا ہو گئی، جس کا ذکر آپ حضرات کے لیے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ واقعہ کچھ یوں ہے:

”موضوعات القرآن فی توحید الرحمن“..... کا مقدمہ میں نے خود لکھا اور لکھ کر اپنے دوست جناب ڈاکٹر محمد ارشد کمبوہ کو کمپوزنگ کے لیے دیا۔ انہوں نے دن رات ایک کر کے اسے ٹائپ کر دیا۔ کمپوزنگ کے بعد پتا چلا کہ ”مقدمہ“ کے کتابی سائز میں ۲۰۰ صفحات بنتے ہیں۔ یعنی یہ خود ایک الگ کتاب بن چکی ہے۔ اگر اس ”مقدمہ“ کو کتاب مذکورہ کا حصہ بناتے تو کتاب کافی پھیل جاتی۔ کتاب کے ضخیم ہونے پر عام لوگوں کی دلچسپی نہیں رہتی۔ جبکہ یہ کتاب صرف عوام الناس کے لیے عوامی ذہن کو مد نظر رکھ کر اصلاحی نقطہ نظر سے لکھی گئی ہے۔ لوگوں میں عمومی رجحان یہ دیکھا گیا ہے کہ اول تو ان میں کتب بینی کا ذوق نہیں ہے۔ اگر کچھ لوگ کتب پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں تو وہ بھاری بھر کم کتب سے دور بھاگتے ہیں۔ چنانچہ اب

فیصلہ کیا گیا کہ ”مقدمہ“ کو بعد میں الگ کتابی صورت میں شائع کیا جائے گا اور اس کا نام ”منہاج التوحید“ رکھ دیا گیا۔

چنانچہ اب میں نے دوبارہ کتاب کا ”مقدمہ“ لکھنے کی کوشش تیز کر دی۔ ہفتہ بھر کی محنت کے بعد لکھا گیا مضمون کمپوزنگ کے لیے دیا تو ٹائپنگ کے بعد معلوم ہوا کہ اس کے بھی کتابی سائز میں ڈیڑھ صد صفحات بن چکے ہیں۔ گویا کہ یہ بھی ایک الگ کتاب کے قائم مقام ہو گئی۔ بقول شخصے:

یا رب کبھی یہ مرحلہ شوق طے نہ ہو
ہے زندگی کا لطف اسی اضطراب میں

اللہ تعالیٰ کا اس عاجز پر خصوصی فضل ہے..... میرے لیے اس ذات حق جل جلالہ کی شاید تقسیم ہی یہی ہے کہ کوئی مختصر سا مضمون لکھنا کافی محال ہے۔ ہر چیز تفصیلی لکھتا ہوں، بہت زیادہ حوالے جمع کر کے لکھتا ہوں تو پھر صفحات کا پھیل جانا لازمی امر ہے۔

بہر حال اب دوسری دفعہ لکھے جانے والے اس طویل مقدمہ کو بھی الگ کتابی صورت میں پیش کرنے کا فیصلہ ہوا اور اس کا نام ”فیضان توحید“ رکھ دیا گیا ہے۔

ایک کتاب کا مقدمہ لکھتے لکھتے دو مزید کتابیں دریافت ہو گئیں تو میں نے یہ طے کیا کہ اب کی بار مقدمہ کتاب خود لکھنے کی ”زحمت“ نہیں کرنی، کسی دوسرے اہل علم و فکر کو اس موضوع پر لکھنے کے لیے درخواست کروں گا۔ میرے حلقہ احباب میں ایک معروف نام شیخ الحدیث مولانا حافظ ریاض احمد عاقب اثری حفظہ اللہ (مدرس مرکز ابن القاسم الاسلامی ملتان) کا شامل ہے۔ چنانچہ ان کی وقیع علمی شخصیت ہونے کے ناطے ان سے ”مقدمہ“ لکھنے کے لیے درخواست کی تو انہوں نے قبول فرمائی، چنانچہ انہیں کتاب کا مسودہ بھجوا دیا گیا۔ انہوں نے ازراہ شفقت نہایت جامع، فصاحت و بلاغت سے پُر، معانی و بدیع سے لبریز ”توحید فطرت کی آواز“..... کے اچھوتے عنوان سے مقدمہ تحریر کیا۔ جو کتاب کے موضوع کے بالکل عین مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کو یہ خدمت انجام دینے پر بے پایاں انعام و اکرام سے

نوازے۔ آمین۔ یہ ہے اس کتاب کی ابتدائی کہانی۔ تاہم توحید کے حوالے سے اس عاجز کی ایک اور کتاب ”جواہر التوحید“ بھی الحمد للہ مکمل ہو گئی ہے۔

”موضوعات القرآن فی توحید الرحمن“..... کی اشاعت کے بعد توحید کے موضوع باقی تین کتب ”منہاج التوحید“..... ”فیضان توحید“..... اور ”جواہر التوحید“ بھی منظر عام پر لائی جائیں گی۔ ان شاء اللہ! فسیبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

بہر حال اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے تمام مراحل سے گزر کر اب یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس میں اگر کوئی کمی یا کوتاہی محسوس ہو تو اس کی نسبت اس بندہ عاجز ناچیز کی طرف ہوگی اور اس میں جو خیر و خوبی، جامعیت اور نافعیت ہے تو وہ صرف اور صرف اکیلے پروردگار عالم مالک الملک، ذات حق باری تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے ہے۔ فَلَهُ الْحَمْدُ وَلَهُ الشُّكْرُ۔

خودی کا سر نہاں لا الہ الا اللہ

خودی کا تیغ فساں لا الہ الا اللہ

یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند

بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

ادارہ تفہیم الاسلام کا اعتراف:

ادارہ تفہیم الاسلام احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور توحید کے اس وقیع عنوان پر کتاب کو چھاپ کر بجا طور پر فخر محسوس کرتا ہے۔ ادارہ نے اس کتاب کی کمپیوٹر کتابت، طباعت اور جلد سازی پر خصوصی توجہ کی ہے۔ امید ہے ہماری یہ کادش علمی اور اسلامی دنیا میں قدر و عزت اور اعتراف و قبول کی نظر سے دیکھی جائے گی۔

الحمد للہ! اس کتاب کی تصحیح کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے۔ اس کے باوجود اگر کہیں کوئی کتابت کی غلطی نظر آئے یا کوئی مفید تجویز ہو تو براہ کرم تحریری صورت میں ہمیں ارسال فرمائیں۔ تاکہ آئندہ اشاعت مزید بہتر ہو سکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔

ادارہ تفہیم الاسلام..... توحید و سنت کی اشاعت کا ادارہ ہے۔ مجلہ ”تفہیم الاسلام“.....

اس کی عملی کاوشوں کا مظہر ہے۔ جو اپریل ۲۰۱۵ء میں اپنی اشاعت کے ۱۰۰ شمارے پورے کر رہا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین!

اس کے اجراء کا مقصد شرک و بدعات اور خرافات کا علمی محاسبہ اور تحقیقی مناقشہ کرنا ہے۔ بنا بریں روزمرہ زندگی میں پیش آمدہ مسائل کا قرآن و سنت کے مطابق حل دینا، نیز شرکیہ اور زرد صحافت کے مقابلے میں صحت مندانہ اسلامی و ادبی صحافت کو فروغ دینا وغیرہ شامل ہے۔

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے

نور توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

”موضوعات القرآن فی توحید الرحمن“..... کو عنقریب ”تفہیم الاسلام“ میں قسط وار شائع کیا جائے گا، تاکہ دعوت توحید ہر عام و خاص کو جہاں تک ممکن ہو سکے، پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ میری اور میرے تمام معاونین کی اس خدمت کو قبول کر کے ہمارے لیے توشہ آخرت بنا دے۔ آمین ثم آمین! وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ۔
بطور تحدیث نعمت چند گز ارشادات:

بطور تحدیث نعمت چند گز ارشادات پیش کرنے کو جی چاہتا ہے کہ اس خاک نشین کے دادا جی مولانا فیض اللہ خان مرحوم و مغفور اپنے خاندان کی روایتی مذہبی گلدی کے سجادہ نشین تھے۔ یہ ۱۹۲۷ء یا ۱۹۳۰ء کی بات ہے۔ جو فیض ربانی محض ۲۷ یا ۳۰ برس کی عمر میں انھوں نے پیری مریدی کے غیر مستند سلسلے کو ترک کر کے، اپنے پردادا پیر حضرت شفاء اللہ خان المعروف پیر مانجھے خان کے آستانہ (بمقام نور شاہ تلالی دائرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ) کو چھوڑ کر، شرک و بدعات کی تمام تاریکیوں اور گمراہیوں سے نکل کر توحید و سنت کی شاہراہ کے راہی بن گئے اور تاحیات سلف صالحین کے منہج قرآن و سنت کا فہم عام کرنے میں لگے رہے۔

۵۔ ایں سعادت بزور بازو نیست

اسی توحید کی عظمت کو قائم کرنے کے لیے احمد پور شرقیہ کے چوکوں، چوراہوں میں کھڑے ہو کر اہل شہر کو دعوت توحید دی اور اس کٹر مذہبی شہر میں احیاء توحید و سنت کے لیے

سالانہ جلسوں اور کانفرنسوں کے انعقاد میں پیش پیش رہے۔ ۱۹۷۰ء کے عشرے میں لاہور کی سب سے بڑی درگاہ علی ججویری پر گئے اور کسی لگی لپٹی کے بغیر علم توحید بلند کیا اور بیاں گاہ دہلی اعلان کیا: ”لوگو! داتا عرش والا ہے، فرش والا نہیں.....“

اللهم اغفر له وارحمه وادخله جنت الفردوس . آمین

حضرت والد محترم حکیم عبدالحق خان عزیز مرحوم و مغفور (وفات: ۱۰ جنوری ۲۰۰۱ء) نے بھی اپنی حیات فانی، منج سلف یعنی اسلوب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطابق عقیدہ توحید اور اتباع سنت کی تعمیل و تبلیغ اور احیاء کے لیے خود کو وقف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت نصیب کرے۔ آمین۔

خاندان کی علمی وراثت کے امین، برادر اکبر مولانا ابو طلحہ ضیاء حفیظ اللہ خان عزیز حفظہ اللہ (خطیب جامع مسجد العزیز، حمزہ ٹاؤن، احمد پور شرقیہ) نے بھی اپنی زندگی کتاب و سنت کی خدمت کے لیے وقف کر رکھی ہے۔ ان کے خطبات قرآن و سنت پر اتحاد امت کے لیے جہد مسلسل اور سعی پیہم کی تحریک اور ان کی تحریر فقہی تعصبات اور آراء الرجال کی بجائے دین اسلام کی خالص ترجمانی کرتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے ان کے لیے ذخیرہ آخرت بنادے۔ آمین!

میری والدہ صاحبہ (بنت حضرت مولانا عبدالکریم خان بلوچ رحمہ اللہ آف بصیرہ مظفر گڑھ) کی صالح تربیت نے ہمارے گھر کے ماحول کو ہمیشہ تلاوت قرآن سے منور کیے رکھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و شفا سے لبریز زندگی نصیب کرے۔ اور ان کی نیک دعائیں ہمیشہ میرے تعاقب میں رہیں۔ آمین۔

خود میری اپنی تقریر اور تحریر کا پسندیدہ موضوع توحید ہی ہے۔ کیونکہ یہ وہ موضوع ہے، جس کے دلائل کا احاطہ صرف قرآن و سنت ہی سے کیا جاتا ہے۔ اس کی عملی تربیت الحمد للہ گھر میں ہوئی اور بعد ازاں مدارس کے پائیزہ ماحول سے علم و عمل کے موتی چنے۔ یہ سطور ۱۴ نومبر ۲۰۱۳ء کو لکھی جا رہی ہیں۔ اس وقت میرا قافلہ حیات ۳۲ (تیس) برس سے گزر رہا ہے۔ میں نے مختلف اخبارات اور رسائل و جرائد میں توحید، سیرت النبی ﷺ، شخصیات بالخصوص رجال

حدیث، حالاتِ حاضرہ، تبصرہ کتب کے عنوان سے جو مضامین و مقالات لکھے ہیں ان کی تعداد ۵۰۰ سے اوپر ہے۔ ان میں کچھ مطبوعہ ہیں اور بعض غیر مطبوعہ۔ مجموعی طور پر کم و بیش پانچ ہزار سے زائد صفحات چھپ چکے ہیں۔ اگر ان تمام صفحات کو مدون و مرتب کیا جائے تو تین درجن سے زائد کتب منظر عام پر آجائیں گی۔ مجلہ تفہیم الاسلام..... اللہ کی خصوصی کرم نوازی سے مسلسل پرنٹ ہو رہا ہے۔ جو پنجاب بالخصوص جنوبی پنجاب کے پسماندہ علاقوں، لوئر سندھ، بلوچستان اور خیبر پختون خوا کے در ماندہ علاقوں میں دعوتی بروشر کے طور پر تقسیم ہوتا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اس گوشہ گیر عاجز کا کام صرف پڑھنا لکھنا اور ریسرچ کرنا ہے۔ ہر اچھے موضوع پر کتب و رسائل پڑھتا ہوں۔ دینی، علمی اور تاریخی مسائل کی تحقیق میں لگا رہتا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہے کہ لوگ اس عاجز سے دینی مسائل کی تفہیم کے لیے کامل اعتبار کے ساتھ رابطہ کرتے ہیں اور قرآن و سنت سے ماخوذ معلومات اور پختہ تحقیق سے ان کی بھرپور رہنمائی کی جاتی ہے۔ بقول شاعر:

جہاں سنگ ریزوں پہ گرتے ہیں گاہک
وہاں جنس لعل و گہر پچتا ہوں

پچھلے ۲ سالوں سے کچھ عوارضات میں مبتلا ہوں۔ اس دوران چند صالح خواب دیکھے، مجھے ان کی تعبیریوں سمجھ آئی کہ میرا قافلہ حیات رُکنے والا ہے۔ کیونکہ مرنا تو آخر سبھی کو ہے۔ باقی اور ہمیشہ رہنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

(۱) ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ (القصاص: ۸۸)

”ہر چیز ہلاک (فنا) ہونے والی ہے سوائے اللہ کی ذات کے۔“

(۲) ﴿هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾ (التَّحْنُوتُ)

لِّلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵﴾ (المومن: ۶۵)

”وہی (ازلی ابدی) زندہ رہنے والا ہے۔ وہی اللہ ہے اور کوئی نہیں خالص اسی کو

پکارو (اس کے سوا کسی کو بھی اپنی غائبانہ حاجات میں متصرف الامور سمجھ کر نہ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یکارو) تمام تعریفیں رب العالمین کے لیے ہیں۔“

میری شمع سے یہ خواہش رہی کہ میں کچھ ایسا لکھوں جو میرے مرنے کے بعد باقیات صالحات اور صدقہ جاریہ بن جائے۔ توحید پر لکھنا، اس کو حرزِ جان بنانا، اس کے لیے تمام رُخ و اسباب، امن، وطن اور چین سب کو قربان کر دینا سب سے بڑی نیکی ہے آپ اسلام کی تاریخ کو اٹھا کر پڑھ لیں۔ اللہ کے تمام برگزیدہ انبیاء و رسل و دیگر تمام نیک ہستیوں نے اس کی عظمت کے لیے کتنی قربانیاں دیں۔۔۔۔۔

توحید تو یہ ہے کہ رب حشر میں کہہ دے

یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

چنانچہ اسی لیے میں نے بھی ”توحید“ کو موضوعِ سخن بنایا، تاکہ روزِ قیامت اس موضوع پر لکھنا میرے لیے سعادت اور مغفرت و بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

کتاب کا مقدمہ، دیباچہ، حرفے چند لکھنے والے اہل قلم اور معاونین حضرات کے لیے خصوصی دعا میں:

کتاب کا مقدمہ، دانشور شخصیت، مایہ ناز قلم کار شیخ الحدیث مولانا حافظ ریاض احمد ماقب اثری حفظہ اللہ (مدرس: مرکز ابن القاسم الاسلامی ملتان) نے لکھا ہے۔ مقدمہ کا عنوان ہے: ”توحید فطرت کی آواز۔“ حافظ صاحب کے تحریر کردہ گرانمایہ مضمون نے کتاب کے موضوع کو زیادہ حسین اور دلنشین بنا دیا ہے۔

اس کا دیباچہ جنوبی پنجاب کے مشہور ضلع ڈیرہ غازی خان کے معروف اہل قلم، ادیب، دل پذیر، مؤرخ مولانا میاں عبدالرحیم اظہر الکرمی الدیروی (خلف الرشید حضرت شیخ الحدیث مولانا ابوالنعمین عبدالکرم الدیروی رحمہ اللہ) نے نہایت ہی حسین پیرائے اور دلکش اسلوب میں لکھ کر موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔

کتاب کا حرفے چند اس عاجز کے برادرِ اکبر، مربی و مشفق صاحب طرز ادیب، فاضل اجل محقق شخصیت کرم مولانا ابو طلحہ ضیاء حفیظ اللہ خان عزیز حفظہ اللہ (مدیر مسئول: ماہنامہ مجلہ

”تفہیم الاسلام“ وخطیب جامع مسجد العزیز حمزہ ٹاؤن احمد پور شرقیہ) نے نہایت خلوص کے ساتھ قرآن کریم کی سادہ اور بلیغ دعوت ہی کے الفاظ میں مختصر تشریحات کے ساتھ تحریر کیا ہے، موضوعات القرآن کے حوالے سے ان کی تحریر تمثیلات و تشبیہات کی آئینہ دار ہے۔

کتاب کی کمپوزنگ میرے دوست جناب ڈاکٹر محمد ارشد کمبوہ اور جناب محمد اشفاق سندا نے نہایت مستعدی سے کی ہے۔ کتاب کی تزئین و حسن طباعت کے لیے جناب مولانا ابوبکر قدوسی حفظہ اللہ (مکتبہ قدوسیہ لاہور) اور ان کے تمام معاونین کی محنت قابل تحسین ہے۔ کتاب کی ترتیب کے دوران متعدد اہل قلم حضرات نے مفید مشورے دیئے۔ ادارہ تفہیم الاسلام کے چند محسنین کرام کا ذکر کیسے بھول سکتا ہوں، جنہوں نے کتاب کی اشاعت میں مالی معاونت کر کے ہمیشہ کے لیے صدقہ جاریہ کے حق دار جا بھڑے۔ میں ان تمام حضرات کا سپاس گزار ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھولی پھیلا کر دعا کرتا ہوں کہ باری تعالیٰ: دین کے ان خدام کو اپنی بارگاہ سے اجر عظیم سے محروم نہ کرنا..... یا اللہ! ان کے ایمان میں، علم میں، عمل میں، کاروبار میں ترقی نصیب فرما..... دنیاوی آزمائش سے بچا کر آخرت کی لازوال نعمتیں عطا فرما اور اس کتاب کو ان کے لیے آخرت کا خزانہ بنا دے۔ آمین یا اللہ العلمین۔

ناپاسی ہوگی اگر میں اپنی واقف ام ثمامہ خان کا ذکر نہ کروں، جس نے کتاب کی ترتیب کے دوران میرے لیے کافی سہولتیں پیدا کیں اور اس محنت طلب علمی کام میں قدم قدم پر اپنا پر خلوص تعاون پیش کر کے حقیقی رفیقہ حیات ہونے کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ سے خصوصی اجر سے نوازے اور میری تمام اولاد مریم حمید، فاطمہ حمید، ثمامہ خان، عادل خان اور سالک خان کو اس نیک راستے کا راہی بنائے جس کا ذکر سورت فاتحہ میں یوں آیا ہے:

﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝﴾ (الفاتحہ: ۵-۷)

”(اے اللہ) ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے

انعام کیا، جن پر نہ غصہ کیا گیا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔“ (آمین)

اس کتاب میں راقم عاجز کا ایک مضمون ”دعوتِ اسلام اور فرقہ پرستی“ شامل ہے، جو میرے لکھنے پڑھنے کے بالکل ابتدائی زمانہ اکتوبر ۱۹۹۸ء کی تحریر ہے۔ جسے ۲۰۰۰ء میں ایک دعوتی ادارے نے پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا۔ بعد ازاں میں نے اسے مجلہ تفہیم الاسلام کے شمارہ نمبر ۶۳ (جولائی، اگست ۲۰۱۱ء) میں ادارہ کے طور پر پرنٹ کیا۔ اب سوچا کہ اسے زیر نظر کتاب کا افتتاحی مضمون بنا کر مستقل محفوظ کر دیا جائے اور الحمد للہ اب اسے کتاب کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عاجز کی مساعی کو اپنی بارگاہِ صمدانی میں قبول و منظور فرمائے اور ”موضوعات القرآن فی توحید الرحمن“ کو تمام اہل اسلام کے لیے موجب ہدایت اور ذریعہ نجات بنائے۔ آمین!

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم وتب علينا انک انت التواب
الرحيم وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله واصحابه اجمعين .

مخلص: حمید اللہ خان عزیز

ایڈیٹر: مجلہ تفہیم الاسلام

احمد پور شرقیہ

۱۴ نومبر ۲۰۱۳ء

بمقام: توحید منزل، ڈیرہ نواب صاحب احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور

Cell: 0302-2186601

0333-6357567



حرفے چند

ان الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

زیر نظر کتاب ”موضوعات القرآن فی توحید الرحمن“ فاضل مؤلف کی ایک فکر انگیز اور دل پذیر تالیف ہے۔ مؤلف موصوف کی دیگر کتابوں کی طرح اس کتاب میں بھی موضوع کی مناسبت کا کما حقہ خیال رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کتاب ہذا جناب حمید اللہ خان عزیز کے قلم کو مزید شگفتگی اور شائستگی سے نوازا۔ میں نے اس کتاب کو بنظر غائر دیکھا ہے۔ یہ کتاب ”موضوعات القرآن“ کے حوالے سے ایک مختصر مگر جامع انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس سے مطالعہ سے مدارس، سکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ بھرپور انداز میں پیغام الہی کے موثر اپنی جھولیوں میں بھر کر صحیح معنوں میں کتاب اللہ کی خالص تعلیم سے مستفید ہو سکیں گے۔

ان شاء اللہ، یہ کتاب جس طرح اردو خواندہ طبقہ خصوصاً اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے مفید ہے بالکل اسی طرح خطباء اور مقررین کے لئے بھی اسی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ علوم شرعیہ کے شائقین، تحقیق کے میدان کے راہی، حقائق کے مخلص متلاشی حضرات خصوصاً اس کے مطالعہ سے مستفید ہوں گے۔

هٰذِي وَ بُشْرٰی لِّلْمُسْلِمِيْنَ (النحل ۱۰۲)

”یعنی اہل اسلام کے لئے ہدایت اور بشارت ہے۔“

نُشْرِى لِلْمُحْسِنِينَ (احقاف: ۱۲)

”نیکو کاروں کے لئے خوشخبری ہے۔“

مصرف ترین زندگی گزارنے والے کچھ نہ کچھ وقت نکال کر اس کتاب کی مدد سے اپنے گھر میں رکھے ہوئے مترجم قرآن کریم سے مطلوبہ آیت نکال کر اسکو مع ترجمہ پڑھیں اور اپنے مالک اور خالق کا پیغام سمجھیں۔

قارئین! یہ مضامین اس کتاب مقدس کے ہیں جو لوح محفوظ میں اللہ کی حفاظت میں تھی:

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۝ فِى لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ (البروج: ۲۱، ۲۲)

”بلکہ وہ ایک بڑی شان والا قرآن ہے۔ اس تختی میں (لکھا) ہے۔ جس کی حفاظت کی گئی ہے۔“

پھر اسے دنیا اور کائنات کی عظیم ہستی، محمود الکائنات احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ، سید الاولین والآخرین، حبیب کبریا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے قلب اطہر پر نازل فرمایا گیا۔

نَزَلَ بِهٖ الرُّوحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ (الشعراء: ۱۹۳، ۱۹۴)

”جسے امانت دار فرشتہ لے کر اترا ہے۔ تیرے دل پر، تاکہ آپ ڈرانے والوں

سے ہو جائیں۔“

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ (محمد: ۲)

”اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے اور اس پر ایمان لائے جو محمد (ﷺ) پر نازل کیا گیا، اور وہی ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔“

اس طرح علم و عرفان کا یہ خزانہ امام الطاہرین، خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین کی لسانِ حق پر پیغام رب العالمین اور ہدیٰ للمتقین کی صورت میں جاری و ساری رہا۔ آپ ﷺ اس کی تعلیمات کو بڑی وسعت و محنت کے ساتھ پھیلاتے رہے۔ یوں یہ خزانہ ہدایت لوگوں تک شرح و بسط کے ساتھ پہنچا۔

اس حقیقت کا اظہار سورۃ النحل کی آیت ۴۴ میں اس انداز میں کیا گیا۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (النحل: ۴۴)

”اور ہم نے آپ پر یہ شریعت نازل کی تاکہ آپ اس چیز کی، جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے تشریح کر دیں اور شاید وہ بھی غور کریں۔“

دوسرے مقام پر اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا گیا:

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ (القيامة: ۱۹)

”پھر اس کی تشریح و توضیح ہمارے ذمہ ہے۔“

حقیقت حال یہ ہے کہ قرآن مقدس لا ریب کتاب ہے۔ اس میں کسی قسم کے شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس کے احکامات کو بغیر کسی قدغن یا کسی مسلکی پابندی کے تسلیم کرنا عین ایمان ہے تو یقیناً اس کتاب مقدس قرآن کریم کے مضامین عین سچ اور فطرت ہیں۔ قرآن کے مطالعہ کے دوران ہمیں خالی ذہن ہونا ضروری ہے۔ مختلف فرقوں اور مسلکوں میں تقسیم ہو کر اپنی وحدت پارہ پارہ کر دینا اس امت کی بد قسمتی ہے، لیکن دعوت قرآن ہمیں زندگی کے ہر موڑ پر جھنجھوڑ رہی ہے۔ لوگو! رک جاؤ، رک جاؤ! قرآن کی دعوت پہلے سے تابندہ ہے تمہارے مسلک اور جماعتیں بعد کی ہیں۔ تم تو اس پیغمبر ذیشان کی امت ہو، جسکی نبوت کو ماننے کا وعدہ تمام انبیاء علیہم السلام سے لیا گیا ہے۔ اگر ان مقدس ہستیوں سے بھی کوئی آجاتا تو صرف محمد مصطفیٰ ﷺ کا امتی بن کر اس کتاب ہدایت قرآن کا پیروکار ہوتا۔

ان حقائق کا تذکرہ درج ذیل آیات میں تفصیلاً کیا گیا۔

تَنْزِيلٌ "مَنْ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ كِتَابٌ" فَصَلَّتْ اٰيَتُهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ (حم السجده: ۲، ۳)

”اس بے حد رحم والے، نہایت مہربان کی طرف سے اتاری ہوئی ہے۔ ایسی کتاب جس کی آیات کھول کر بیان کی گئی ہیں، عربی قرآن ہے، ان لوگوں کے لئے جو جانتے ہیں۔“

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (سجده: ۲)

”اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کتاب کا نزول رب العالمین کی طرف سے ہے۔“
 وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَى مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ (یونس: ۳۷)
 ”یہ قرآن کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور اسکو بنا سکے، بلکہ یہ تو اپنے سے پہلے آنے والی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اور الگ الگ کر کے (مسائل شریعت کو) بیان کرتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے (نازل ہوا) ہے۔“

یہ قرآن مقدس لوگوں کے لئے بیان ہے یعنی ہدایت کے راستہ کو واضح کرتا ہے اور اس سے نصیحت اور ہدایت اللہ سے ڈرنے والے حاصل کرتے ہیں۔ ارشاد ہوا:
 هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ (ال عمران: ۱۳۸)
 ”یہ لوگوں کے لئے ایک وضاحت ہے، اور بچنے والوں کے لئے سراسر ہدایت اور نصیحت ہے۔“

وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ (الحاقة: ۴۸)

”اور بے شک یہ (قرآن) ڈرنے والوں کے لیے یقیناً ایک نصیحت ہے۔“
 الغرض اگر کوئی تقویٰ چاہتا ہے اور راہ ہدایت پر گامزن ہونا چاہتا ہے تو فی الفور اسکو رب کی نازل کردہ کتاب کے لئے وقت نکالنا ہوگا ورنہ ایسا نہ ہو کہ ساری زندگی سنی سنائی، کبھی کہلوائی باتوں میں گزر گئی اور اصل متاع عزیز قرآن اور صاحب قرآن،

ساتی کوثر، شافع محشر محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے دوری ہوتی گئی تو محشر کے میدان میں مقام محمود پر متمکن ہونے والے سرتاج الانبیاء کہیں گے:

يَرْبِ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان: ۳۰)

”اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔“

جب ہم اس قرآن کا مطالعہ کریں گے تو پتہ چلے گا حلال و حرام کون متعین کرتا ہے؟

منصب رسالت کی اہمیت کیا ہے؟ صراط مستقیم صرف اتباع پیغمبر کا نام ہے۔ نماز، قربانی، زندگی، موت صرف اللہ کے لیے ہونی چاہیے۔ عبادت، دعا، پکار، صدقہ، خیرات صرف اللہ کے لیے خاص ہے۔ ایمان کی سلامتی کے لیے نبی ﷺ کے فیصلوں کو ماننا لازم ہے۔ اپنے آپ کو بخل اور ہلاکت سے بچانے کے لئے نبی رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا لازم ہے۔

ارشاد ہوتا ہے:-

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الاحزاب: ۵۶)

”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اس پر صلوٰۃ بھیجو اور سلام بھیجو، خوب سلام بھیجنا۔“

یہ قرآن ہی تو ہے جو ایک مومن کو عقیدہ دیتا ہے کہ اولیاء اللہ کو کوئی خوف یا غم نہ

ہوگا اور اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور متقی یعنی اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔

آلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ (یونس: ۶۲، ۶۳)

”سن لو! بے شک اللہ کے دوست، ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور بچا کرتے تھے۔“

قرآن ایک مسلمان کے عقیدے کی بنیاد وہم، خیال، آراء و اقوال اور گپ شپ کو قرار نہیں دیتا بلکہ مستحکم اور اٹل دلائل کے ساتھ اللہ کے سلطانی احکامات کے ذریعے صحیح عقیدے اور غلط نظریات کی وضاحت کر کے درست عقیدے کو روز روشن کی طرح واضح کر دیتا ہے۔ ارشاد ہوا:

هَذَا بَلَّغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذْكُرَ
أُولَئِكَ الْأَلْبَابَ (ابراہیم: ۵۲)

”یہ (قرآن مجید) لوگوں کے لئے ایک پیغام ہے تاکہ لوگوں کو اس کے ذریعے ڈرایا جائے اور وہ جان لیں کہ اللہ ہی ایک الہ ہے اور چاہیے کہ اہل عقل نصیحت حاصل کریں۔“

قرآن ایک ایسا پیغام اور واضح بیان ہے جس کے مطالعہ سے اللہ کے محبوب اور مغبوض بندوں کا علم ہوتا ہے۔ عزیز اور ذلیل گروہوں کا علم ہوتا ہے۔ قرآنی

تعلیمات کے مطالعہ سے اہل ایمان کا رویہ کیسا ہوتا ہے۔ جبکہ اہل شرک و نفاق کی کیفیت کیا ہوتی ہے۔ یہ سب محسوسات مطالعہ مضامین قرآن سے علم میں آتے ہیں۔

یقیناً مطالعہ قرآن سے ہمیں اپنے ایمان، عمل اور دینی کوتاہیوں کا احساس ہوگا۔ حق و باطل کا فرق معلوم ہوگا۔ توحید اور شرک کی حقیقت معلوم ہوگی۔ یہ سب چیزیں قبر و آخرت کی کامیابی کے لئے لازم ہیں اور اگر قارئین کی توجہ اس طرف مبذول ہوگی تو میں سمجھتا ہوں اس کتاب ”موضوعات القرآن فی توحید الرحمن“ کا مقصد پورا ہو گیا۔ ان شاء اللہ۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

ابوظلمہ ضیاء حفیظ اللہ خان

مدیر مسئول: ماہنامہ مجلہ تفہیم الاسلام

احمد پور شرقیہ، ضلع بہاول پور

2 مارچ 2014ء

زیادہ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على حاتم الانبياء
والمرسلين وازواجه واصحابه وعلى سائر المسلمين۔

سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر امام الانبیاء والاطقیاء والاصفیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ
تک جتنے بھی رسول و نبی مبعوث ہوئے، جمیع توحید کے داعی و مبلغ تھے، اور سب کا مشن توحید
یکساں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی توحید کو مستحکم اور تاقیامت محفوظ رکھنے کیلئے جناب محمد مصطفیٰ ﷺ
کو خاتم النبیین بنا کر ایک مفصل و اکمل اور جامع کتاب قرآن مجید عطا فرمائی۔ جو لاریب اور
بے عیب کتاب ہے، تمام انسانیت کیلئے کامل رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ دیگر کتب ناقص
اور غیر محفوظ ہو چکی ہیں، اور یہی قرآن ہی دیگر آسمانی کتب کی صداقت کو پرکھنے کیلئے ایک
بہترین اور مثالی معیار ہے۔

توحید و دین اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ جو اپنے ماننے والے کو عمل صالح کی طرف مائل
اور رغبت دلاتی ہے، اور اسی سے انسانیت کا نظام برقرار رہ سکتا ہے اور امت کے درمیان
اتحاد و اتفاق قائم رہتا ہے، کیونکہ صرف اللہ رب العالمین پر یقین سے دوسروں کا خوف
وہراس مؤمن کے دل سے نکل جاتا ہے، اور جن سے امیدیں وابستہ ہوتی ہیں وہ ختم ہو کر رہ
جاتی ہیں اور استقامت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن مشرکین کیلئے بڑی دشواری ہوگی۔ ارشاد
باری تعالیٰ ہے:

﴿ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ
وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا
تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي

إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ﴿١٣﴾ (الشورى: ١٣)

یعنی اللہ اعلم الحاکمین، احسن الخالقین، خیر الرازقین نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر فرمایا ہے۔ جس کا حکم نوح (علیہ السلام) نے دیا تھا اور جو ہم نے بذریعہ وحی آپ کی طرف بھیجا ہے اور جس کا ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو حکم دیا تھا۔ کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ اے محبوب رسول! ان مشرکین کو جس بات (توحید) کی دعوت دیتے ہو، وہ ان پر گراں گزرتی ہے اللہ رب العزت جسے چاہتا ہے اسے چن لیتا ہے، اور اسی کو ہدایت دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔“

آیت مذکورہ میں غور و فکر کرنے سے معلوم ہوگا کہ توحید بنی کی بدولت باہمی اتفاق و اتحاد ممکن ہے اور قلوب بغض و حسد اور کینہ سے صاف ہو سکتے ہیں۔ اور یہ بھی واضح ہو کہ توحید بشرکین کیلئے اہل بھاری اور انوکھی چیز ہے۔ یہ کہ حقیقت یہ ہے کہ جس نے یہ مصروف اپنے خالق حقیقی سے یہ خصوصیات کو بہت کا شہ ہے۔ یہ جانا تو وہ۔ اور وہ اس سے کہ اس کے لئے اور شراؤ مارن تعالیٰ۔

وَأَنبَأْتُ لَكُمْ أَنبَاءَ حَسَنَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءُكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَقَوْمِ بَكْمَ وَبَدَأَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَاقِبَةُ وَالْأُولَىٰ ثُمَّ حَتَّىٰ تَأْمَنُوا بِاللَّهِ وَخَلَدَ ۖ (الممتحنة : ٤)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے مائے والوں کو بشارت دیتے ہیں کہ جناب ابراہیم (علیہ السلام) اور اس کے ساتھی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ جب انہوں نے (واضح طور پر) اپنی قوم سے کہہ دیا تھا کہ ہم تم سے بیزار ہیں اور ان معبودوں سے (بھی) جن کی تم عبادت اور بندگی کرتے ہو، ہم تمہارے (دین کے) منکر ہیں اور تمہارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے عداوت اور بغض پیدا ہو گیا ہے، یہاں تک کہ تم کہو (اللہ واحد، اللہ ایک پر ایمان لاؤ۔ یعنی اسی کو ہی مشکل کشا، حاجت روا، دکھ سکھ اور امیر و غنی بنا لیں۔)۔ اسی کے آگے

سر جھکاؤ، وہی حاکم مطلق ہے، اسی کا ہی ہر چیز پر حکم چلتا ہے۔

یہ بات نہایت قابل غور ہوگی کہ اپنے قریبی رشتہ دار، خاندان اور بیوی بچوں سے قطع تعلقی کوئی آسان کام نہیں ہوتا، لیکن ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ اور رسول پر ایمان و یقین کے بعد ایک صاحب ایمان، قرآن و سنت کے خلاف زندگی گزارنے کو بالکل ناپسند کرے گا۔ وہ قرآن و حدیث کی روشنی میں دامن توحید کو اپنے ہاتھ سے کبھی بھی نہیں چھوڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو سمجھانے کیلئے اولوالعزم رسول جناب ابراہیم (علیہ السلام) اور اس کے ساتھیوں کی بہترین مثال بیان فرمائی کہ انہوں نے اپنے مالکِ کل، رازقِ کل اور خالقِ کل کو راضی کرنے کیلئے برادر یوں اور قوموں کے تعلقات کو پس پشت ڈال دیا، اور کس جذبہ و جوش سے برملا اعلان کیا کہ نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، داتا، گنج بخش، غریب نواز، ضرورت مندوں کی جھولیاں بھرنے والی ذات بابرکات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی غیب کی خبریں جاننے والا نہیں، نبی، ولی، وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اور یہ کسی قسم کے نفع و نقصان کے جھی مالک نہیں۔ حقانیت توحید جب قلوب الناس میں مستحکم اور پختہ ہوگی تو ہر آنے والے مصائب و آلام اور مشکلات کا مقابلہ کرنا سہل و آسان ہوگا۔ اس حوالے سے جلیل القدر صحابی رسول جناب بلال حبشی مؤذن رسول ﷺ کی استقامت و جرأت اور صبر و استقلال پر توجہ اور غور کی ضرورت ہے کہ جناب بلال رضی اللہ عنہ کا کرمِ ریت و پتھروں اور کولوں پر احد احد پکارنا، خُصیب جُحَی رضی اللہ عنہ کا شہادت سے قبل دو رکعت پڑھنے کی اجازت طلب کرنا، اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا بوقت وفات، شہادت کی حسرت میں رونا، حالانکہ ان کے جسم کا ہر حصہ دفاع توحید میں دشمن کے زار کا نشانہ بن چکا تھا، اسی طرح غزوہ تبوک میں مالی و معاشی مشکلات پر صبر و استقامت سے رہنا، علاوہ ازیں صحابیات رضی اللہ عنہن کا اپنے بیٹوں کی شہادت پر صبر کرنا بلکہ خوش ہونا اور اس قسم کے کافی واقعات ہیں جو تاریخ اسلام کے شاہکار ہیں، اور ایسے واقعات سے یہ درس ملتا ہے کہ عقیدہ توحید ہی عظیم الشان فکری و عملی نظام میں حرکت اور منبع قوت کا کام دیتا ہے۔

جب صحیح عقیدہ کسی انسان کے دل میں راسخ ہو جاتا ہے تو اس سے وہ فوائد کثیرہ حاصل ہوتے ہیں۔ جو کسی دوسرے عقیدہ سے حاصل نہیں کیے جاسکتے۔ اور یہ واحد اور مثالی عقیدہ ہے جو دین اسلام میں نہایت اہم بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ دین اسلام بیک وقت عقائد و اعمال (Beliefs and Practices) کا مجموعہ ہے، عقیدہ توحید ہی دیگر جمیع عقائد سے ممتاز اور مثالی ہے جس سے حقیقی مقاصد کا شعور، رجوع الی اللہ، اخلاقی صالحہ، جذبہ ایثار و وفاداری، حق شناسی اور عدل و انصاف کا جذبہ متحرک ہوتا ہے اور اسی عقیدہ توحید کو اجاگر کرنے اور غافل انسانوں کے قلوب کو بیدار و متحرک کرنے کیلئے ممتاز القلم جناب حمید اللہ خان عزیز مورخ جنوبی پنجاب و مؤلف کتب کثیرہ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنے مطالعہ و مشاہدہ کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک بہترین کتاب تالیف فرمائی ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ ”موضوعات القرآن فی توحید الرحمن“۔ جو قرآن مجید میں مذکور مقامات توحید کا ایک مکمل اور لاثانی اشاریہ (Index) ہے۔ یہ کتاب گیارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ جن کی ترتیب اسی طرح ہے:

باب اول: نزول قرآن کے مقاصد

باب دوم: توحید باری تعالیٰ

باب سوم: شرک کی تباہ کاریاں، شرک کا انجام

باب چہارم: الانبیاء و الرسل علیہم السلام کے متعلق قرآنی عقائد

باب پنجم: موت اور برزخ کے حالات و واقعات

باب ششم: اسلام اور جمہوریت

باب ہفتم: ایمان کی فضیلت اور مؤمنین کا مقام

باب ہشتم: حجیت حدیث رسول ﷺ

باب نہم: قیامت کا منظر، پس منظر

باب دہم: عقیدہ شفاعت کی وضاحت اور مروج خود ساختہ عقیدہ کی تردید

باب یا ذہبم:..... عقائد کے متعلق متفرق موضوعات۔

ان ابواب کے تحت متعدد ذیلی عنوانات قائم کیے گئے ہیں۔ ان ابواب سے پہلے مصنف کتاب حمید اللہ خان عزیز نے ”دعوتِ اسلام اور فرقہ پرستی“ کے عنوان سے ایک جامع، مفید، چشم کشا، آگہی بخش اور خرد افروز مقالہ لکھا ہے، جس کے مطالعہ سے مصنف محترم کے مطالعہ قرآن و حدیث کی وسعت نمایاں طور پر جھلکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ان کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین۔

محترم حمید اللہ خان عزیز ایڈیٹر ماہنامہ تفہیم الاسلام احمد پور شرقیہ کی دیگر چند تالیفات میں:

۱۔ پیام مصطفیٰ ﷺ کی کرنیں

یہ کتاب 300 سے زائد احادیث مبارکہ کا بہترین مجموعہ ہے اسمیں نبی ﷺ کی نصیحت آموز باتیں ہیں۔ یہ کتاب ستمبر 2012ء میں شائع ہوئی۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ کے متعلق مستشرقین کے اعترافات

اس کتاب میں ان مستشرقین کے اقوال و بیان ہیں، جنکو نعمت اسلام تو نصیب نہیں ہوئی مگر نبی رحمت ﷺ کی رسالت و نبوت کی حقیقت کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ یہ کتاب بڑی اہمیت کی حامل ہے اور یہ کتاب نومبر 2013ء کو شائع ہوئی۔

مزید یہ کہ موصوف محترم کی ایک درجن سے زائد اہم کتب زیرِ تسوید ہیں، جن میں سے چند ایک مکمل ہو کر عنقریب زیورِ طباعت سے آراستہ ہوں گی۔ ان شاء اللہ۔ ان میں ماہنامہ مجلہ تفہیم الاسلام میں شائع ہونے والے بین الاقوامی حالات و واقعات سے متعلق چھپنے والے اداروں کے پانچ مجموعے: (۱) فکر و منہج۔ (۲) فکر و نظر (۳) فکر و آگہی (۴) زاویہ نگاہ (۵) زاویہ نظر (۶) پیغام قرآن کی کرنیں (۷) اختلافی مسائل کے قرآنی فیصلے (۸) تجلیات قرآن (۹) اسلام اور عجمی مذاہب (۱۰) مقالات عزیز یہ (۱۱) جائزہ و تبصرہ (مختلف دینی، علمی، ادبی کتب و رسائل پر تبصرہ) (۱۲) منہاج التوحید (۱۳) فیضانِ توحید وغیرہ نہایت پر مغز علمی اور ادبی استدلال سے مزین زیرِ طبع کتب ہیں۔ محترم حمید اللہ خان عزیز صاحب ضلع بہاول محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پور نہیں بلکہ ڈویژن بہاول پور کی جماعت کے واحد فرد معلوم ہوتے ہیں جو متحرک اور سنجیدہ فکر و عمل کے حامل ہیں۔ ان کے والد محترم مولانا حکیم عبدالحق خان عزیز بلوچ مرحوم بھی ایک صاحب فکر اور صاحب ذوق عظیم آدمی تھے، انہوں نے بھی دینی، تبلیغی اور اشاعت کے حوالے سے قابل قدر خدمات انجام دیں، ”دعوت محمدی“ کے موضوع پر ایک مختصر مگر جامع کتاب انکی بہترین تالیف ہے مرحوم ادارہ تفہیم الاسلام احمد پور شرقیہ کے مؤسس ہیں۔ اس وقت ماہنامہ ”تفہیم الاسلام“ کے یکصد (۱۰۰) شمارے مکمل ہونے والے ہیں، جسمیں علمی، ادبی تاریخی، تحقیقی، اسلامی، سیاسی اور ثقافتی مضامین چھپتے ہیں۔ جنوری تا مئی 2014ء میں اشاعت خاص بنیاد: بطل حریت، مرد آہن، جبل استقامت علامہ قاری عبدالوکیل صدیقی رحمہ اللہ (صفحات: 176) شائع ہوا۔ جو ادارہ تفہیم الاسلام کا ایک مثالی اعزاز اور عظیم کارنامہ ہے۔

اسی طرح کتاب ”موضوعات القرآن فی توحید الرحمن“ جس میں مسئلہ عقیدہ توحید کو قرآن و سنت کی روشنی میں واضح اور مدلل بیان کیا گیا ہے۔ جو ایک غافل انسان کیلئے فوز و فلاح کا زینہ ثابت ہوگی۔ اور اس کے مطالعہ سے انسان شرک و بدعات سے بیزار ہو سکتا ہے۔ شرک ایک نہایت ہی خطرناک بیماری ہے جس کو قرآن کریم میں ظلم کہا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ (لقمن: ۱۳)

”بے شک شرک عظیم ترین ظلم و گمراہی ہے۔“

اللہ تعالیٰ صاحب ذوق احباب کو اس کتاب کو پڑھنے اور اس میں غور و فکر اور تدبر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور عمل کی توفیق بخشے، ہم سب کو عقیدہ توحید پر قائم و دائم رکھے اور اس کے تقاضے پورے کرنے کی ہمت عنایت فرمائے۔ آمین۔

میاں عبدالرحیم اظہر الکریمی الدیروی

ناظم و بانی: المکتبۃ الکریمیۃ الاسلامیہ ڈیرہ غازی خان

14 مئی 2014ء

مقدمہ

توحید فطرت کی آواز:

رب کی وحدانیت و توحید الہی انسانی فطرت میں شامل ہے۔ فطرت سلیم اللہ کے تصور سے خالی نہیں ہے۔ آثار قدیمہ کی تحقیقات اور تاریخ انسانیت کے عمیق مطالعہ سے سینکڑوں گمنام قوموں کی تاریخ کا سراغ ملا ہے، جن میں تصور اللہ کا اعتراف پایا جاتا تھا۔ دنیا کے قدیم و جدید مذاہب میں اللہ کا اعتراف موجود ہے۔ مکہ کے مشرکین بھی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے قائل تھے۔

اطرافِ عالم کے مختلف بلدان اور اقالم میں بسنے والے وحشی اور غیر تہذیب یافتہ لوگ بھی خالق ارض و سماء کے تخیل سے بہرہ ور تھے۔ آج بھی اس کرہ ارضی میں غیر مسلم اقوام کے ہاں خالق کائنات کا تصور پایا جاتا ہے۔ ہمارے پڑوس میں بسیرا کیے ہوئے ہندو مذہب کے پیروکاروں میں شرک عام ہے لیکن ہندو ازم میں بھی تصور اللہ موجود ہے۔ ان کی مذہبی کتب بالخصوص ”بھگوت گیتا“ میں اللہ تعالیٰ کو ”شنو“ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اسے تمام عیوب و نقائص سے پاک، ہر چیز کا خالق، مالک نگران اور فنا کرنے والا ثابت کیا گیا ہے۔ غرض نسل انسانیت کا کوئی حصہ، خطہ ارض کا کوئی گوشہ اور زمانہ کا کوئی عہد تصور اللہ سے خالی نہیں ملتا ہے۔

اس سے مترشح ہوا کہ توحید باری تعالیٰ کا اعتراف انسان کے فطری تصورات اور وجدانی جذبات میں داخل ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اسے فطرت سے تعبیر کیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا

تَبْدِيلَ لِحَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ (الروم: ۳۰)

”اپنا چہرہ دین حنیف کی طرف متوجہ کر دیں، یہ اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی فطرت کو تبدیل کرنا ممکن نہیں، یہی سیدھا و درست دین ہے، لیکن اکثر لوگ اسے نہیں جانتے۔“

اس آیت مبارکہ کا مطلب بالکل واضح ہے کہ تمام نسل انسانیت کی پیدائش اسلام اور عقیدہ توحید پر ہوئی ہے۔ توحید الہی انسان کے فطری تصور کا حصہ ہے۔ لیکن اکثر لوگ ماحول اور دیگر عوارض و موانع کی وجہ سے اس فطرت کی آواز کی طرف نہیں آتے اور راہ کفر و شرک پر ہی گامزن رہتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے اس حقیقت کی نشاندہی بایں الفاظ فرمائی ہے۔

((ما من مولود الا یولد علی الفطرة فأبواه یهودانه أو ینصرانه أو یمجسانه .)) ❶

”ہر بچہ اصل فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنادیتے ہیں۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر پیدا ہونے والا فطرت توحید پر پیدا ہوتا ہے۔ ماحول و معاشرہ اسے مروجہ عقائد اپنانے پر مجبور کرتا ہے۔ اس کے والدین جس عقیدہ و ایمان کے حامل ہوں گے وہ بھی اسی عقیدہ پر کاربند ہوگا۔ وگرنہ اس کی جبلت میں فطرت توحید و معرفت الہی کا فرما ہوتی ہے جو اسے کسی بھی وقت توحید باری تعالیٰ سے آشنا کر سکتی ہے۔

اس فطرت کا اعتراف روز ازل کا وہ عہد و پیمان ہے جو خالق و مخلوق کے درمیان ہو گیا تھا۔ انسان نے اس توحید کا اقرار عالم ارواح میں بھی کر لیا تھا۔ قرآن مقدس نے اس ”عہد الست“ کی تصویر ان الفاظ میں کھینچی ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ

عَلَىٰ أَنْفُسِهِمُ الَّتِي بَرَّيْتُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ
الْقِيَمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ ﴿٥﴾ (الاعراف: ١٧٢)

” (یاد کرو اس وقت کو) جب تیرے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی
اولاد کو نکالا، اور ان کو ان پر گواہ بنایا (اور پوچھا کہ) کیا میں تمہارا رب نہیں
ہوں؟ سب نے (بیک زبان) جواب دیا: ہاں کیوں نہیں، ہم سب نے اس کی
گواہی دی، (ایسا اس لیے کیا) کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہنا کہ ہم تو اس
سے غافل تھے۔“

اس آیت کی وضاحت حدیث رسول میں یوں آئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
”اللہ تعالیٰ نے عرفہ کے نزدیک مقام نعمان پر اولاد آدم سے عہد و پیمان کا ارادہ کیا تو ان کی
پشت سے (ان کی) تمام اولاد نکالی اور انہیں ان کے سامنے بکھیر دیا جیسے چیونٹیاں ہوں، پھر
ان سے براہ راست خطاب فرمایا: ”کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا، کیوں نہیں،
ہم اس پر گواہ ہیں۔ (یہ اقرار اس لیے لیا گیا) کہ کہیں قیامت کے دن تم یہ کہنا کہ ہم تو اس
حقیقت سے بے خبر تھے یا یوں نہ کہنا کہ شرک تو ہمارے آباء و اجداد نے کیا تھا، ہم تو ان کی
اولاد ہیں۔ جو ان کے بعد آئے تو ہمیں ان غلط کاروں کے کاموں پر ہلاک کر دے گا۔“ ﴿٥﴾

اس ”عہد الست“ سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کی یہ گواہی ہر انسان کی فطرت میں
ودیعت فرما ہے۔ یہی وہ فطری عقیدہ ہے جس کا اقرار سید ولد آدم، امام الموحدين رسول
امین ﷺ ہر صبح و شام بایں الفاظ کرتے تھے:

((أصبحنا (أمسينا) على فطرة الاسلام وعلى كلمة

الاخلاص وعلى دين نبينا محمد وعلى ملة أبينا ابراهيم

حنيفا مسلما وما كان من المشركين .)) ﴿٥﴾

① احمد: ١/٢٧٣، ٢٤٥٥۔ نسائی فی الکبریٰ: ١١١٩١۔ وصححة الأحكام: ٢٧/١ و وافقه النعیمی۔

② احمد: ٣/٤٠٦، ١٥٧٦٠۔ وصحيح الجامع الصغير: ٤/٢٠٩۔

”ہم نے صبح کی (شام کے وقت کہیں گے ہم نے شام کی) فطرت اسلام پر اور کلمہ اخلاص پر اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین پر اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر جو یک سو اور فرماں بردار تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے۔“

انسان کا یہ جذبہ فطرت خارجی اثرات سے دب جاتا ہے۔ شیطان جو انسان کا ازلی دشمن ہے وہ اسے فطرت اسلام سے دور رکھنے کی خوب کوشش کرتا ہے اور اسے دنیا کی رنگینوں میں پھنسا کر توحید باری تعالیٰ سے گمراہ کرتا ہے۔

اسی ”عبدالست“ کا احسان ہے جو انسان کی رگ و پے میں سرایت کیے ہوئے ہے کہ ہزار انکار کے بعد کبھی کسی نہ کسی رنگ میں وہ اعتراف نمایاں ہو جاتا ہے۔ آج کا کٹر مشرک ہندو بھی مشکلات کے وقت آسمان کی طرف سر اٹھا کر اور ہاتھ دراز کر کے اسی بات کی گواہی دے رہا ہوتا ہے کہ کائنات میں صرف ایک ہی ذات ہے جو مشکلات حل کرتی ہے۔

جو اصحاب عقل و دانش آسمان و زمین کی تخلیق اور کائنات کے رموز و اسرار پر غور و فکر کرتے ہیں، وہ فطرت توحید کی طرف آجاتے ہیں فطرت کی اس آواز کو دبایا نہیں جاسکتا، کسی نہ کسی موقع پر یہ دبے ہوئے اور بوجھے ہوئے جذبات لازمی طور پر بیدار ہو جاتے ہیں اور اس حقیقت سے انکار ناممکن ہے کہ توحید فطرت کی آواز ہے۔

توحید کا معنی و مفہوم:

اللہ عز و جل جو کائنات کا خالق و مالک، مدبر، حاکم اور مختار کل ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی توحید کی گواہی دیتا ہے۔ یہ رنگا رنگ کائنات، یہ تابناک تاروں سے سجا آسمان، یہ بو قلموں زمین، یہ روشنی بھرا آفتاب، یہ چمکتا دمکتا مہتاب، یہ سرسبز و شاداب درخت، یہ خوشبوؤں سے معطر پھول، یہ ٹھانھیں مارتے سمندر و دریا، یہ سونا اگلنے لگتے کھیت، یہ بلند و بالا فلک پوش پہاڑ، یہ چمکتے مہکتے پرندے، یہ خوبصورت آبشاریں و جھرنیں، یہ لیل و نہار کا نور و ظلمت، یہ لاکھوں جانور اور بے جان اشیاء، انسان کے اندرونی قویٰ کے رموز و اسرار، یہ تغیر و انقلاب کا نظام،

طویل و عریض کائنات کا یہ لگا بندھا نظام ایک خالق، مالک، حاکم، مدبر اور ایک صانع عالم کے اعتراف پر انسان کو مجبور کرتا ہے۔ عالم دنیا کا مربوط و منظم نظام رب ارض و سماء کے ایک ہونے پر شاہد ہے۔ یہ نیلگوں آسمان کی چھت یہ زمین کا سبزہ زار فرش اور ان کی حرکت سے شب و روز کا انقلاب اللہ تعالیٰ کے منفرد و یکتا ہونے پر واضح دلیل ہے۔ ایک ہونا، منفرد و یکتا ہونا توحید ہے۔

توحید باب تفعیل کا مصدر ہے جو وَحَّدَ یُوَحِّدُ سے ہے۔ اس کا لغوی معنی ”کسی چیز کو ایک بنانا، یکتا قرار دینا اور یکجا کرنا“ کا ہے۔

صاحب قاموس لکھتے ہیں:

((وَحَّدَهُ تَوْحِيدًا جَعَلَهُ وَاحِدًا)) ❶

”یعنی کسی کو ایک بنانا۔“

اصحاب المعجم الوسیط رقمطراز ہیں:

(([وَحَّدَ] اللَّهُ سُبْحَانَهُ: أَقْرَبَ دَامِنَ بَأْنَهُ وَاحِدًا، وَالشَّيْءُ: جَعَلَهُ وَاحِدًا.)) ❷

”وَحَّدَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ“ کا معنی اس بات کا اقرار کرنا اور ایمان لانا کہ وہ اللہ سبحانہ ایک ہے اور کسی چیز کو ایک بنانا توحید ہے۔“

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

((وَحَّدَهُ أَيْ عَلِمَهُ وَاحِدًا.)) ❸

”توحید کا معنی اس کو ایک جاننا۔“

علامہ جرجانی فرماتے ہیں:

((التَّوْحِيدُ فِي اللُّغَةِ: الْحَكْمُ بِأَنَّ الشَّيْءَ وَاحِدٌ وَالْعِلْمُ بِأَنَّهُ

❶ القاموس، ص: ٤١٤.

❷ المعجم الوسیط، ص: ١٠١٦.

❸ ابن حجر، حافظ، فتح الباری: ١٣/ ٣٤٥ طبع ١٢٨٥ ریاض سعودی عرب.

واحد .)) ❶

”لغت میں توحید کا معنی یہ ہے کہ کسی چیز پر ایک ہونے کا حکم لگایا جائے اور علم ہو کہ وہ ایک ہی ہے۔“

لغت سے واضح ہوا کہ توحید کا لغوی معنی کس چیز کو ایک جاننا اور ایک ماننا ہے۔ مزید لغوی تشریح و معانی کے لیے علامہ ابن منظور افریقی کی لسان العرب (۳/ ۴۵) کی طرف مراجعت فرمائیں۔ اصطلاح شرع میں توحید کا مطلب یہ ہے کہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات، ملک و افعال اور الوہیت و ربوبیت میں یکتا و اکیلا ہے۔ وہ اپنی ذات و صفات میں منفرد ہے اس کا کوئی مثل و مثل نہیں ہے۔ وہ اپنی الوہیت و ربوبیت میں منفرد ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ اپنی کمال صفات میں یکتا ہے کوئی بھی اس کی کمال صفات میں اس کا سا جہی نہیں ہے۔

علامہ جرجانی لکھتے ہیں:

”اہل حقیقت کی اصطلاح میں ذات الہی کو ہر اس باطل تصور خیال سے پاک کرنا جو فہم و اذہان میں آتے ہیں اور توحید تین چیزوں سے مرکب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی پہچان، وحدانیت کا اقرار اور تمام افراد و شرکاء کی نفی کرنا۔“ ❷

علامہ عبدالرحمن بن ناصر السعدی لکھتے ہیں:

((التوحيد المطلق: العلم والاعتراف بتفرد الرب بصفات الكمال والاقرار بتوحده بصفات العظمة والجلال وافراده وحده بالعبادة .)) ❸

”توحید مطلق سے مراد: اس بات کا علم اور اقرار کرنا کہ رب ذو الجلال صفات

❷ جرجانی، علامہ، التعریفات، ص: ۵۱.

❸ جرجانی، علامہ، التعریفات، ص: ۵۱.

❹ عبدالرحمن بن ناصر السعدی، علامہ، القول السدید شرح کتاب التوحید، ص: ۳۹۔ دارالقیس، الرياض: ۱۴۲۷ھ

کمال کے ساتھ منفرد و یکتا ہے، صفات عظمت و جلال کے ساتھ اس کے یکتا ہونے کا اقرار کرنا اور عبادت و بندگی میں صرف وہی منفرد ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے توحید کے معنی و مفہوم کا تعارف قرآن مقدس میں بیان کیا ہے۔ سورہ اخلاص (جس کا دوسرا نام سورہ توحید ہے) اللہ تعالیٰ کے منفرد و اکیلے ہونے پر نص قطعی ہے۔

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین نے کہا: اے محمد ﷺ! اپنے رب کا ہمارے سامنے نسب بیان کریں تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی:

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝﴾ (الاخلاص: ۱ تا ۴)

”آپ فرمادیں کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ وہ خود کسی سے جنا گیا اور اس کا کوئی ہمسر ثانی نہیں ہے۔“^۵

اس سورت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے اکیلے و یکتا ہونے کی واضح دلیل ہے ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْهُكْمُ إِلَهُ ۚ وَاحِدٌ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝﴾ (البقرة: ۱۶۳)

”تمہارا معبود صرف اکیلا معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَعَنَ الْمَلِكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ (المومن: ۱۶)

”آج کس کی بادشاہی ہے؟ فقط اللہ اکیلے قہار کی۔“

ان جیسی اور کئی آیات بینات اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں جن سے توحید کا معنی و مفہوم واضح ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ جل جلالہ اپنی ذات و صفات، افعال، الوہیت و

① احمد، المسند: ۵/۱۳۳۔ ترمذی، جامع ترمذی، التفسیر باب، سورۃ الاخلاص مع تحفة

الاحوذی: ۹/۲۹۹) وحسنہ الالبانی فی صحیح سنن الترمذی: ۲۶۸۰۔

عبودیت میں اکیلا دیکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ توحید باری تعالیٰ کی تین اقسام ہیں آئندہ صفحات میں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

توحید کی اقسام:

قرآن مقدس کی آیات کے تتبع واستقراء سے علمائے اسلام نے توحید باری تعالیٰ کو تین اقسام میں منقسم کیا ہے۔

(ا) توحید ربوبیت (ب) توحید الوہیت

(ج) توحید اسماء و صفات

(د) توحید ربوبیت:

توحید ربوبیت سے مراد تمام مخلوقات کا خالق، مالک، رازق اور مدبر صرف اللہ تعالیٰ ہے اس کے سوا کوئی خالق، مالک اور مدبر نہیں ہے۔

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

”توحید ربوبیت سے مراد اللہ تعالیٰ کو تین امور خلق، ملک اور تدبیر میں منفرد و یکتا ماننا۔“

خلق اور تدبیر کی مثال:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِلَّا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ﴾ (الاعراف: ۵۴)

”خبردار! خلق اور امر اسی کے لیے خاص ہے۔“

اور ملک کی مثال:

﴿وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ﴾ (الحاثیہ: ۲۷)

”آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے۔“

① عثیمین، محمد بن صالح، شرح العقیدہ الواسطیہ (ص: ۱۴) ط: دار ابن الجوزی الدمام:

شیخ محمد بن جمیل زینور قطر از ہیں: توحید ربوبیت سے مراد:
 ”اللہ تعالیٰ کو اس کے افعال میں منفرد و یکتا ماننا و تسلیم کرنا جیسے پیدا کرنا، تدبیر کرنا
 وغیرہ۔“

فرمان الہی ہے:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الفاتحہ: ۱)

”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام کائنات کا رب ہے۔“

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

((أنت رب السموات والارض.....)) ❶

”تو ہی تمام آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔“

قرآن مقدس میں توحید ربوبیت کے بکثرت دلائل ہیں۔ وہی رازق ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ (الذاریات: ۵۸)

”بے شک اللہ ہی رزاق اور زور آور ہے۔“

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رازق نہیں ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت دی تھی:

﴿إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ (العنکبوت: ۱۷)

”تم اللہ کے سوا بتوں کی پوجا کرتے ہو اور جھوٹی باتیں گھڑتے ہو بے شک اللہ کے سوا جن کی تم پوجا کرتے ہو وہ تو تمہاری روزی کے مالک نہیں پس تم صرف اللہ تعالیٰ ہی سے رزق تلاش کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو، اسی کی

❶ بخاری، محمد بن اسماعیل، امام الجامع الصحیح: ۷۳۸۵ و مسلم، مسلم بن حجاج قشیری، الصحیح: (۷۶۹) [زینو، محمد بن جمیل، المفیدۃ الاسلامیۃ (ص: ۱۴) ط: دار الصمیعی، الریاض

طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔“

وہی خالق ہے۔ تمام کائنات کا خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے، فرمان الہی ہے:

﴿قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ﴾ (الرعد: ۱۶)

”کہہ دو کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ یکتا زبردست ہے۔“

ایک اور مقام پر یوں فرمایا:

﴿وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدْ رَكَةً تَقْدِيرًا﴾ (الفرقان: ۲)

”اس نے ہی ہر چیز کو پیدا کیا ہے پھر اسے اندازہ سے درست کیا۔“

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق نہیں ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ﴾

(النحل: ۲۰)

”اور جن کو وہ اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے اور وہ تو خود پیدا

کیے گئے ہیں۔“

وہی مدبر ہے: اللہ تعالیٰ تمام امور کی تدبیر کرتا ہے۔ فرمان تعالیٰ ہے:

﴿يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ﴾ (السجدة: ۵)

”وہ آسمان سے زمین کی طرف ہر امر کی تدبیر کرتا ہے۔“

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ﴾ (یونس: ۳)

”پھر وہ عرش پر مستوی ہوا اور وہی ہر معاملے کی تدبیر کرتا ہے۔“

ان تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی رازق، خالق اور مدبر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے

سوا کوئی مخلوق بھی روزی رساں نہیں ہے۔ کوئی بھی خالق نہیں ہے اور کوئی بھی نظام کائنات

چلانے والا نہیں ہے۔

توحید ربوبیت اور کفار کا عقیدہ:

کفار مکہ توحید ربوبیت کے قائل تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو خالق، مالک، رازق اور مدبر مانتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَيْسَ سَأَلَتْهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لِيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝﴾ (الزخرف: ۹)

”اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور کہیں گے کہ ان کو اللہ غالب جاننے والے نے پیدا کیا۔“

اور فرمایا:

﴿وَلَيْسَ سَأَلَتْهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لِيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّى يُؤْفَكُونَ ۝﴾

(الزخرف: ۸۷)

”اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور جواب دیں گے اللہ ہی نے پیدا کیا ہے تو پھر یہ کہاں بہکائے جاتے ہیں۔“

یہ عقیدہ کفار مکہ کا تھا جن کے ساتھ رسول اکرم ﷺ نے جنگیں کیں۔ مگر صد حیف ہے ان نام نہاد مسلمانوں پر جو ایک طرف تو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ ایسی عظیم ذات کو چھوڑ کر غیر اللہ سے اولادیں طلب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق کو خالق بنا رکھا ہے۔ وہ اولاد طلب کرنے کے لیے بزرگوں کی قبروں پر حاضری دیتے ہیں اور مزاروں پر دھکے کھاتے پھرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بڑے سے بڑے ایک کبھی بھی پیدا نہیں کر سکتا تو اولادیں کس طرح دے سکتا ہے؟ فرمان الہی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوْ اجْتَمَعُوا لَهُ﴾ (الحج: ۷۳)

”جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ تو کسی صورت میں بھی ایک کبھی پیدا نہیں کر سکتے خواہ وہ تمام اس کام کے لیے جمع ہو جائیں۔“

کفار مکہ کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ رازق، زندہ کرنے والا، موت دینے والا، بارش برسانے والا، فصلیں و سبزے اگانے والا اور تمام امور کی تدبیر کرنے والا ہے۔ اس کی دلیل قرآن میں موجود ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّحَابَ وَ
الْأَبْصَارَ وَ مَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ
مَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ﴾ (يونس: ۳۱)

”کہہ دیں! کون تمہیں آسمان اور زمین میں رزق دیتا ہے؟ سماعت و بصارت کا مالک کون ہے؟ کون ہے جو مردہ سے زندہ کو اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے؟ اور (اس نظم عالم) کی تدبیر کون کر رہا ہے؟ وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ! پس تم کہہ دو، پھر تم ڈرتے کیوں نہیں ہو۔“

مگر صد افسوس ہے ہمارے اس دور کے بعض نام نہاد مسلمانوں پر جو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت میں بھی شرک کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ فوت شدہ مخلوق سے رزق طلب کرتے ہیں۔ علی جویری کو داتا کہتے کہتے نہیں تھکتے، جن کا یہ بد عقیدہ ہے کہ جو ایک مرتبہ بابا جی کی دربار پر آجائے وہ خالی جھولی نہیں جاتا۔ العیاذ باللہ۔ یہ بدحواس لوگ نظام کائنات چلانے میں بھی بزرگوں کو رب کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ انہوں نے قطب و ابدال کی خود ساختہ اصطلاحات ایجاد کر رکھی ہیں۔ اس بارے وہ ناگفتہ باتیں کہتے ہیں اور من گھڑت واقعات بیان کرتے ہیں جو غلو اور شرک پر مبنی ہیں۔

غرض تو حیدر ربوبیت کے دلائل اتنے واضح اور روشن ہیں کہ ان کا انکار کسی سلیم الفطرت انسان کے پاس نہیں ہے۔ انفس و آفاق میں پھیلے اتنے دلائل و براہین ہیں جو انسان کو ایک خالق، مالک، مدبر اور حاکم مطلق کے اقرار پر مجبور کرتے ہیں۔ خود انسان اپنے خالق کے وجود کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ انسانی اعضاء میں وحدت و یکسانیت اس کے خالق کی وحدانیت کی دلیل ہے۔ فرمان تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۝﴾ (الاعلىٰ: ۲-۳)
 ”جس نے اسے پیدا کیا پھر اسے برابر کیا اور جس نے اس کی تقدیر مقرر کی پھر اسے ہدایت سے نوازا۔“

قرآن مقدس میں توحید ربوبیت کے اثبات پر عقلی و سمعی دلائل بکثرت ہیں۔
 (ب) توحید الوہیت:

جب یہ ثابت ہو چکا کہ اس نظام کائنات کا خالق، مالک، مدبر و حاکم اللہ تعالیٰ ہے۔ تمام کائنات اسی اللہ نے بنائی اور اس کی تدبیر و تصرف بھی اسی کا حق ہے۔ توحید ربوبیت کا اقرار انسان کو توحید الوہیت کی طرف راغب کرتا ہے۔ مخلوق کا حق ہے جس خالق نے اسے پیدا کیا ہے۔ اسی کا حکم بجالائے اور اس کی بندگی کرے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَرَّكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ (الاعراف: ۵۴)

”خبردار! سب مخلوق اس کی ہے اور حکم بھی (اسی کا ہے) اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا رب بڑی برکت والا ہے۔“

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا:

﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَ لَكِنِ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (یوسف: ۴۰)

”حکم صرف اللہ کا ہے، اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

اسی طرح آغاز قرآن میں فرمایا:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝﴾ (الفاتحة: ۱-۴)

”تمام تعریفیں اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یوم جزا کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔“

ان آیات میں توحید ربوبیت کے ساتھ توحید الوہیت کا تذکرہ ہے۔ توحید الوہیت سے مراد: یعنی صرف اسی اکیلے اللہ کو معبود برحق ماننا۔ تمام قسم کی عبادات کے لائق وہی اللہ ہے۔ اسے توحید عبادت بھی کہتے ہیں۔

شیخ عثیمین رحمہ اللہ بھی کہتے ہیں:

”توحید الوہیت یہ ہے کہ عبادت کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص کرنا۔ تو غیر اللہ کا بندہ نہ بنے، تو کسی فرشتے، نبی، ولی، شیخ، ماں اور باپ کی عبادت و پوجا نہ کرے، صرف اللہ اکیلے کی عبادت کرے۔ اللہ اکیلے کو عبادت کے لیے خاص کر دے۔“^①

شیخ زینور قطر از ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے جملہ عبادات کو خاص کر دینا جیسے دعا، قربانی اور نذر وغیرہ۔ فرمان الہی ہے:

﴿وَالْهُكْمُ لِلَّهِ وَالْإِلَٰهَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ (البقرة: ۱۶۳)

”اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اور اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

اور رسول اکرم ﷺ نے (سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ) سے فرمایا تھا:

((فليكن أول ما تدعوهم اليه شهادة أن لا اله الا الله .))^②

”تمہیں چاہیے کہ پہلی چیز جس کی طرف تم لوگوں کو دعوت دو وہ اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔“

اور بخاری کی روایت میں یوں الفاظ ہیں:

((إلى أن يوحد والله))^③

① عثیمین، شرح العقيدة الواسطية، ص: ۱۶. ② بخاری، الزكاة: ۱۳۹۵ و مسلم الايمان: ۱۹.

③ بخاری، التوحيد: ۷۳۷۳۔ [زینو، محمد بن حمیل، العقيدة الاسلاميه، ص: ۱۴۔ ۱۵]

”(اس بات کی طرف دعوت دینا) کہ صرف اللہ تعالیٰ کو ایک مانے۔“

قرآن و حدیث میں توحید الوہیت کے دلائل بکثرت ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کو اپنی عبادت کا حکم دیا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (البقرة: ۲۱)

”اے لوگو! تم اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے تمام لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔“

ایک مقام پر یوں فرمایا:

﴿وَأَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾ (النساء: ۳۶)

”اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔“

جن وانس کی تخلیق کا مقصد واضح کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاریات: ۵۶)

”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری

عبادت کریں۔“

تمام رسولوں کو صرف اللہ کی عبادت کا حکم دیا گیا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا

فَاعْبُدُونِ﴾ (الانبیاء: ۲۵)

”ہم نے تم سے پہلے جو رسول بھی بھیجا اس کو یہی وحی کی ہے کہ میرے سوا کوئی

معبود برحق نہیں ہے، پس تم لوگ میری ہی عبادت کرو۔“

رسول اکرم ﷺ کو بھی اللہ کی بندگی کا حکم دیا گیا تھا:

﴿قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ﴾ (الرعد: ۳۶)

”کہہ دیں مجھے تو صرف یہی حکم ہوا ہے کہ میں صرف اللہ کی عبادت کروں اور

اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کروں۔“

ایک اور مقام پر یوں فرمایا:

﴿قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۚ﴾ (الزمر: ۱۱)

”کہہ دیں کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں صرف اللہ کی عبادت کروں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے۔“

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار

تھا، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((يا معاذ ما حق الله على العباد وما حق العباد على الله

قال قلت: الله ورسوله اعلم۔ قال: فان حق الله على العباد ان

يعبدوا الله ولا يشركوا به شيئاً وحق العباد على الله عز وجل

ان لا يعذب من لا يشرك به شيئاً.)) ❶

”اے معاذ! تم جانتے ہو اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ اور بندوں کا اللہ پر کیا حق

ہے۔ میرے نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے

فرمایا: اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی

کو (عبادت) میں شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ ان میں

سے کسی ایسے شخص کو عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔“

ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ عبادت ہی اصل توحید ہے۔ عقیدہ توحید کی تکمیل کے

لیے کامل عبودیت والوہیت باری تعالیٰ کا اقرار ضروری ہے تمام قسم کی عبادات (قوی، بدی

اور مالی) صرف اللہ وحدہ لا شریک کے لیے خاص ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ عبادت کی یوں تعریف کرتے ہیں:

((العبادة اسم جامع لكل ما يحبه الله ويرضاه من الاقوال

والافعال الظاهرة والباطنة .)) ❶

”عبادت ایسے تمام ظاہری و باطنی اقوال و افعال کا ایک جامع نام ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف سے اپنے لیے پسند کرتا ہے۔“

عبادت صرف اللہ عزوجل کا حق ہے۔ عبادت میں غیر اللہ کو شریک کرنا نواقض توحید میں سے ہے۔

توحید الوہیت اور حضرات انبیاء کرام:

تمام انبیاء کرام کی دعوت کا مرکزی نکتہ و محور توحید الوہیت تھا۔ حضرات انبیاء کرام نے اپنے اس منصب جلیل کو کما حقہ نبھایا اور لوگوں تک توحید عبادت کے اس سچے پیغام کو کما حقہ پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدْ نَعْنَسْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا
الطَّاغُوتَ﴾ (النحل: ۳۶)

”اور بے شک ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا اس حکم کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔“

جب ہم تاریخ عالم کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت میں اتحاد نظر آتا ہے۔ انبیاء کرام کی بعثت کے درمیان بعد زمانی و مکانی بھی تھا اور خاندانی و لسانی فاصلے بھی تھے اس کے باوجود ان کے عقائد و افکار میں مکمل یکسانیت و اتحاد تھا۔ یہ اس بات کی روشن و واضح دلیل ہے کہ انبیاء و مرسلین کی تعلیمات و دعوت کا مصدر وحی الہی تھا۔

حضرت نوح علیہ السلام اور دعوت توحید:

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے سے قبل تمام لوگ توحید پر گامزن تھے۔ قوم نوح علیہ السلام میں شرک کی ابتداء ہوتی ہے۔ اس قوم میں پانچ صالحین تھے۔ جن کی پوجا پاٹ پر بڑے پختہ تھے۔ جیسا کہ قرآن مقدس میں ہے:

﴿وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا﴾ (نوح: ۲۳)

”اور انہوں نے کہا کہ اپنے معبودوں کو تم ہرگز نہ چھوڑنا اور ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو نہ چھوڑنا۔“

ترجمان القرآن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”یہ پانچ لوگ قوم نوح علیہ السلام کے نیک لوگ تھے، جب یہ فوت ہو گئے تو شیطان ان کے عقیدت مندوں کے پاس آکر کہتا ہے کہ تم ان کی مورتیاں بنا کر اپنے گھروں میں رکھ لو تاکہ ان کی یاد تازہ رہے گی جب یہ مورتیاں بنانے والے فوت ہو گئے تو شیطان نے ان کی نسلوں کو یہ کہہ کر شرک میں مبتلا کر دیا کہ تمہارے آباء و اجداد تو ان کی پوجا کرتے تھے، جن کی تصویریں و مورتیاں تمہارے گھروں میں لٹک رہی ہیں، چنانچہ انہوں نے ان کی پوجا شروع کر دی۔“ (بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورہ نوح)

جب قوم نوح ان مورتیوں کی پوجا میں مگن تھی تو اس قوم کی رشد و ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے جناب نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا: وہ سب سے پہلے صاحب شریعت رسول تھے۔ انہوں نے اپنی قوم کو جو دعوت توحید پیش کی وہ توحید الوہیت پر مبنی تھی۔

﴿قَالَ يٰ قَوْمِ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَنْ اَعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيعُوْنِىْ ۝﴾ (نوح: ۲-۳)

”(نوح علیہ السلام نے) کہا: اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔“

حضرت ہود علیہ السلام اور دعوت توحید:

قوم نوح کی ہلاکت و بربادی کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک اور قوم کی طرف سیدنا ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا: ان کی دعوت بھی یہی تھی۔

﴿وَالِی عَادِ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ یَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَکُمْ مِّنْ إِلَهِ غَیْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ﴾ (الاعراف: ۶۵)

”اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو مبعوث کیا انہوں نے فرمایا: اے میری قوم تم صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارے لیے کوئی اور معبود نہیں ہے، کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔“

حضرت صالح علیہ السلام اور دعوت توحید:

قوم ثمود کی طرف حضرت صالح علیہ السلام بھیجے گئے انہوں نے اپنی مقام کو یہی دعوت پیش

﴿وَالِی ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ یَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَکُمْ مِّنْ إِلَهِ غَیْرُهُ﴾ (ہود: ۶۱)

”اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا، انہوں نے کہا: اے میری قوم صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارے لیے اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

حضرت شعیب علیہ السلام اور دعوت توحید:

مدین کی طرف جناب شعیب علیہ السلام کو رسول بنا کر اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔ ﴿وَالِی مَدِیْنٍ أَخَاهُمْ شُعَیْبًا قَالَ یَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَکُمْ مِّنْ إِلَهِ غَیْرُهُ﴾ (الاعراف: ۸۵)

”اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، انہوں نے فرمایا: اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔“

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دعوت توحید:

تین شکر پیغمبر جناب خلیل اللہ کی پوری زندگی دعوت توحید سے عبارت تھی۔ انہوں نے اپنے والد، قوم اور حاکم وقت کو خالص توحید پیش کی۔ جس کی بناء پر انہیں مختلف آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا۔ جناب ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:

﴿إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا﴾

(العنکبوت: ۱۶-۱۷)

”جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے رہو، اگر تم جانتے ہو تو یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ تم تو اللہ کے سوا بتوں کی پوجا پاٹ کر رہے ہو اور جھوٹی باتیں گھڑ لیتے ہو۔“

ملت ابراہیمی و دین حنیف میں توحید الوہیت کے صاف شفاف عقیدے کا اظہار برملا ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءُ وَآءِ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدَّةً﴾ (الممتحنة: ۴)

”یقیناً تمہارے لیے ابراہیم اور ان کے ساتھیوں کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور ان سے جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو بے زار ہیں۔ ہم نے تمہارا انکار کر دیا ہے، ہمارے اور تمہارے درمیان اس وقت تک ظاہر و باطن میں دشمنی و بغض رہے گا جب تک تم لوگ اکیلے اللہ پر ایمان نہیں لے آتے۔“

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دعوت توحید:

جناب موسیٰ علیہ السلام جابر و ظالم حکمران فرعون کے عہد میں رسول بنا کر مبعوث ہوئے۔ فرعون خود رب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے بلکہ اپنے آپ کو کہتا تھا:

﴿أَنَا رَبُّكُمْ الْأَعْلَى﴾ (النازعات: ۲۴)

”تمہارا میں بلند و بالا رب ہوں۔“

اس جابر حاکم کے سامنے جناب موسیٰ علیہ السلام نے کلمہ حق بلند کیا۔ قوم بنی اسرائیل کو اس کے چنگل سے آزاد کرایا۔ یہی قوم جب اسے آزادی ملتی ہے۔ فرعون کو لاؤ لشکر سمیت دریا میں غرق کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں معجزانہ طور پر دریا سے عبور کرایا۔ وہ قوم دریا پار کر کے اللہ کو بھول کر پتھر کے خود تراشیدہ معبود تلاش کرنے لگی اور موسیٰ علیہ السلام کو کہنے لگی:

﴿اجْعَلْ لَّنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمُ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝ إِنَّ هُوَ لَآءِ مُتَّبَرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبِطْلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ قَالَ أَعْيَرَ اللَّهُ أَبْغِيكُمْ إِلَهًا وَهُوَ فَضْلُكُمْ عَلَى الْعُلَاقِينَ ۝﴾ (الاعراف: ۱۳۸ تا ۱۴۰)

”ہمارے لیے بھی معبود ایسا ہی مقرر کر دیں جیسے ان کے یہ معبود ہیں آپ نے فرمایا: واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے۔ یہ لوگ جس کام میں لگے ہیں یہ تباہ کیا جائے گا اور ان کا یہ کام محض بے بنیاد باطل ہے فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو تمہارا معبود تجویز کر دوں؟ حالانکہ اس نے تم کو تمام جہان والوں پر فوقیت دی ہے۔“

جب موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور جانے کے بعد سامری نامی شخص نے بنی اسرائیل کو پھڑا پوجنے پر لگا دیا۔ موسیٰ علیہ السلام جب واپس آئے اور اپنی قوم کو شرک کی گمراہی میں دیکھ کر سخت غضب ناک ہوئے اور سامری کو کہا:

﴿قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَوةِ أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تَخْلَفَهُ وَانْظُرْ إِلَى إِلَهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا لَنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۝ إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝﴾ (طہ: ۹۷-۹۸)

”فرمایا: جاد دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہی ہے کہ تو کہتا رہے کہ مجھے نہ چھونا اور ایک اور بھی وعدہ تیرے ساتھ ہے جو تجھ سے ہرگز نہ ٹلے گا، اور اب تو اپنے اس معبود کو بھی دیکھ لینا جس کا اعتکاف کیے ہوئے تھا کہ ہم اسے جلا کر دریا میں ریزہ

ریزہ اڑادیں گے۔ اصل بات یہی کہ ہم سب کا معبود برحق صرف اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی بھی پرستش کے قابل نہیں۔ اس کا علم تمام چیزوں پر حاوی ہے۔“
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دعوت توحید:

جناب عیسیٰ علیہ السلام جب تک اپنی قوم میں رہے ان کو دعوت توحید پیش کرتے رہے۔ اپنی قوم کو انہوں نے کہا:

﴿إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَأَعْبُدُوا هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝﴾

(آل عمران: ۵۱)

”بے شک میرا اور تمہارا رب اللہ ہے صرف اسی کی عبادت کرو اور یہی سیدھی راہ ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے عقیدہ کا رد کیا جو عقیدہ تثلیث کے قائل تھے اور جناب مسیح کی الوہیت کے قائل تھے۔ فرمایا:

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَبْنِيْ اِسْرَآءِيْلَ اَعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ اِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا فِيْهِ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا اِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثُلَاثٍ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اِلَهُ وَاحِدٌ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾ (المائدة: ۷۲-۷۳)

”بے شک وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے، حالانکہ خود مسیح نے ان سے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے۔ یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا، وہ لوگ بھی قطعاً کافر ہو گئے جنہوں

نے کہا، اللہ تین میں سے تیسرا ہے، دراصل سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں۔
اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے تو ان میں سے جو کفر پر رہیں گے انہیں
المناک عذاب ضرور پہنچے گا۔“

ان معروف انبیائے کرام کے علاوہ تمام انبیاء کرام کی دعوت ایک ہی ہے کہ کائنات
میں ایک ہی معبود برحق ہے اور وہ اللہ ہے، ہر اس کے سوا تمام معبودان باطل ہیں۔ جو لوگوں
نے خود گھڑ لیے ہیں اور ان کے پاس ان خود ساختہ معبودوں پر کوئی دلیل و برہان نہیں ہے۔
جناب یوسف علیہ السلام نے پس زنداں اسیران کو یوں دعوت توحید پیش کی۔

﴿يُصَاحِبِي السِّجْنِ ۚ أَرَبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۚ
مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْبَآءَ سَمَيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مِمَّا
أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ
ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (یوسف: ۳۹-۴۰)

”اے میرے جیل کے ساتھیو! کیا متفرق کئی ایک پروردگار بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ
زبردست طاقت ور؟ اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب وہ نام
ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان
کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی، حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ تم
سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو، یہی درست دین ہے۔ لیکن اکثر
لوگ نہیں جانتے۔“

توحید کی دعوت اور شرک کی ردید جو ہر نبی کی بنیادی اور اولین وصالت کی جناب
یوسف علیہ السلام نے اسے جیل میں بھی ادا کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام انبیاء کی دعوت
کا مرکزی نقطہ توحید الوہیت ہی تھا۔
رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے

((الأنبياء اخوة لعلات ، أمهاتهم شتى ودينهم واحد)) •
 ”انبياء، علاقائی بھائی ہیں ان کی مائیں (شرائع) مختلف ہیں لیکن ان کا دین ایک
 ہے۔“

مراد انبیاء کرام کی شریعت و منہاج مختلف رہا ہے لیکن دین اور اصل ایک ہی ہے اور وہ
 توحید کی دعوت ہے۔

خاتم الانبیاء محمد ﷺ اور دعوت توحید۔

ہمارے پیارے نبی خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیات طیبہ کے درخشاں پہلو تاریخ
 نے محفوظ کیے ہیں۔ محمد ﷺ کی نبوت سے قبل زندگی بھی خالص توحید پر تھی۔ آپ سلیم
 لفظ تھے مکہ کے لوگ شرک میں مگن تھے۔ ہر طرف شرک کا دور دورہ تھا، لات و منات
 ورمزی کی پوجا پاٹ جاری تھی۔ خانہ کعبہ ایسی پاک جگہ بھی بت پرستی سے خالی نہ تھی۔ عین
 کعبہ میں ۳۶۰ بت آویزاں تھے۔ مکہ کے مشرکین ان بتوں کی پوجا کرنا قرب الہی کا ذریعہ
 سمجھتے تھے۔

﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾ (الزمر: ۳)

”ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک
 ہماری رسائی کرا دیں۔“

لیکن ہمارے پیغمبر نبوت سے قبل بھی بتوں سے نفرت کرتے تھے اور لوگوں کو ان کی پوجا
 کرنے سے روکتے تھے۔ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قریش بیت اللہ کا طواف
 کرتے ہوئے برکت کے حصول کے لیے اساف یا ناکلہ (بتوں کا نام) کو چھوا کرتے تھے یہ
 بت تاجے کے بنے ہوئے تھے۔ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ طواف کیا۔
 جب میں اس بت کے پاس سے گزرا تو میں نے اسے چھوا، رسول اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا:
 لا تمسہا، اسے مت چھوؤ، میں نے دل میں کہا کہ میں اسے ضرور چھوؤں گا تا کہ دیکھوں

کیا ہوتا ہے چنانچہ میں نے پھر ہاتھ لگایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اَلَمْ تَنْهَ؟ کیا تمہیں روکا نہیں گیا؟ زید نے فرمایا: ”فوالذی ہو اُکرمہ وأنزل علیہ الكتاب! ما استلمت ضحًا قط۔“ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو شرف بخشا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی (اس کے بعد) میں نے کبھی کسی بت کو نہیں چھوا۔^①

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیغمبر نبوت سے قبل بھی بتوں سے نفرت کرتے تھے اور لوگوں کو بھی بتوں کی پوجا سے منع کرتے تھے۔ اسی طرح آپ نزول وحی سے پہلے بتوں کے نام پر ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت بھی نہیں کھاتے تھے۔ (بخاری: ۳۸۲۶)

یہ تو نبوت سے پہلے کے واقعات ہیں نبوت کے بعد آپ کی حیات طیبہ دعوت توحید کے لیے وقف ہو جاتی ہے۔ آپ کو دعوت توحید عام کرنے کا حکم دیا گیا۔ ابتداء میں سری دعوت دی، بعد میں حکم آگیا۔

﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ﴾ (الحجر: ۹۴)

”جو حکم آپ کو دیا جا رہا ہے اسے کھول کر بیان کریں اور مشرکین سے اعراض کریں۔“

اس آیت کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے دعوت توحید علی الاعلان شروع کر دی۔ مشرکین مکہ آپ کو ساحر، مجنون، کاہن وغیرہ کہتے جس سے بشری جبلت کی وجہ سے آپ کبیدہ خاطر ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ۝﴾ (الحجر: ۹۸-۹۹)

”آپ اپنے رب کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جائیں اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے۔“

① بیہقی، دلائل النبوة: ۲/۱۳ و صحیح السیرۃ النبویۃ الألبانی.

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۝﴾

(الزمر: ۲)

”یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے پس آپ

اللہ ہی کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنی ”الوہیت“ کے اقرار اور غیر اللہ سے بے زاری کے اظہار کا حکم اپنے

حبیب پیغمبر آخر الزماں محمد ﷺ کو دیا اور فرمایا:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ

لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝﴾ (الانعام: ۱۶۲-۱۶۳)

”کہہ دیجئے! بے شک میری نماز اور میری عبادت (قربانی) اور میرا جینا اور میرا

مرنا صرف اللہ رب العالمین کے لیے خاص ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور

مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں خود سب سے پہلا فرماں بردار ہوں۔“

ایک اور مقام پر یوں اظہار فرمایا:

﴿قُلْ اللَّهُ أَعْبُدْ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي ۝ فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ﴾

(الزمر: ۱۴-۱۵)

”کہہ دیجئے! میں تو صرف اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں، اپنے دین کو اس کے

لیے خالص کرتے ہوئے، تو تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو۔“

رب کے خلیل محمد رسول اللہ ﷺ نے مکی زندگی میں توحید کی دعوت دینے میں کوئی

دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ سیدنا عمرو بن عبسہ سلمی بیان کرتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں خیال

کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں اور وہ کسی بھی دین پر نہیں ہیں حالانکہ وہ بتوں کی عبادت کرتے

تھے میں نے ایک شخص (محمد ﷺ) کے بارے سنا کہ وہ مکہ میں کچھ باتیں بیان کرتا ہے۔

میں نے اپنی سواری لی اور اس پر سوار ہوا اور آپ ﷺ کے پاس مکہ آیا اور آپ ﷺ کو

دیکھا کہ آپ ﷺ پوشیدہ طور پر دعوت توحید دے رہے تھے۔ میں نے چوری چھپے آپ ﷺ سے ملاقات کا پروگرام بنایا حتیٰ کہ میں آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: من أنت؟ آپ کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انا نبی؟ میں اللہ کا نبی ہوں۔ میں نے پوچھا: من النبی؟ کون نبی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ارسلنی اللہ۔ مجھے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

میں نے دریافت کیا: بائی شیئی ارسلک اللہ؟ کون سی چیز کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((ارسلنی بصلۃ الأرحام و کسرا الأوثان وأن یوحّد اللہ لا یشرک بہ شیئاً .)) (مسلم، الصحيح: ۸۳۲)

”مجھے اللہ نے صلہ رحمی کرنے، بت توڑنے اور اللہ کی توحید کا اقرار کرانے اور شرک نہ کرنے (کی دعوت کے ساتھ) مبعوث کیا ہے۔“

واقعی رسول اکرم ﷺ نے اللہ کی وحدانیت کا پرچار کرنے اور مشرک کی تردید میں دن رات ایک کر دیا۔ توحید کے اس عظیم علمبردار نے دعوت توحید ہر جگہ دی۔ غیر اللہ کی پوجا پاٹ سے منع کیا۔ موسم حج ہوا کفار کے میلے ہوں۔ اس عظیم مبلغ نے ان کے پاس جا کر یوں دعوت عام دی۔

((یا ایہا الناس! ان اللہ عزوجل یامرکم ان تعبدوہ ولا تشرکوا بہ شیئاً .))

”اے لوگو! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو۔“

ابولہب آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے ہوتا اور لوگوں کو کہتا کہ اس کی بات نہ ماننا یہ تمہیں تمہارے آباء و اجداد کے دین چھوڑنے کا حکم دے رہا ہے۔ (احمد، مسند: ۳/۴۹۲)

اعلان توحید کے بعد اپنے بیگانے ہو گئے۔ دوستیاں دشمنیوں میں تبدیل ہو گئیں۔ محبتوں کی جگہ نفرتوں نے لے لی۔ وہی زبانیں جو آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھیں اب آپ کے بارے نازیب کلمات کہنے لگیں۔

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قریش کے تمام سردار حطیم میں باہم اکٹھے ہوئے۔ میں بھی ان میں موجود تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کیا اور کہا ہم نے کبھی اس جیسا حقیر (نعوذ باللہ) نہیں دیکھا۔ جو ہم نے اس شخص کو دیکھا ہے کہ اس نے ہمارے عقل مندوں کو بے وقوف بنا ڈالا ہمارے آباء و اجداد کو برا بھلا کہا، ہمارے دین میں عیب جوئی کی، ہمارے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا، ہمارے معبودوں کو گالیاں دیں اور ہمیں اس نے بڑی مصیبت سے دوچار کر دیا ہے۔^①

اہل کفر و شرک نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ کس طرح رسول اکرم ﷺ کو اس دعوت توحید سے روکا جائے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو مجنون، ساحر، شاعر، کاہن وغیرہ ایسے برے القابات سے نوازا۔ آپ ﷺ کا مذاق اڑایا، آپ ﷺ کو دنیاوی مال و دولت اور سرداری کا لالچ دیا۔ آپ ﷺ سے سودے بازی اور مفاہمت کی کوشش کی۔ آپ ﷺ کو قتل کی دھمکیاں دیں۔ لیکن اس سب کے باوجود قربان جاؤں اس علمبردار توحید پر کہ جس نے دعوت توحید کا مشن ترک نہ کیا۔ پورے تیرہ سال مکہ میں اس سچی دعوت کو عام کیا۔ ہجرت سے قبل اوس اور خزرج کے قبائل جب آپ سے عقبہ میں ملے تو آپ ﷺ نے ان سے جو عہد لیا وہ یہ تھا۔

((ان تعبدوه وحده لا تشرکوا به شیئاً))^②

”کہ تم نے صرف اس اکیلے اللہ کی عبادت کرنی ہے اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہیں کرنا۔“

① احمد، المسند: ۲/۲۱۸۔

② المسند: ۳/۳۲۲ و سنن بیہقی: ۹/۹۔

مدینہ طیبہ میں انصار کے لوگوں میں توحید کی کرن جاگ اٹھی تو انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو مدینہ ہجرت کر کے آنے کی دعوت دی جسے آپ ﷺ نے بخوشی قبول فرمایا: مدینہ پہنچ کر رسول اکرم ﷺ نے پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد عقیدہ توحید پر رکھی۔ یہاں ایک اللہ کی حاکمیت قائم کی۔ دنیا سے کفر و شرک ختم کرنے کے لیے غزوات کا سلسلہ شروع کیا۔ تمام غزوات کا مقصد اعلاء کلمۃ اللہ اور اظہار امن تھا اور خریطہ عالم سے شرک کا استیصال تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلہ میں فرمایا ہے:

((أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا اله الا الله وأن محمداً رسول الله وقيموا الصلاة، ويؤتوا الزكاة فإذا فعلوا ذلك عصموا مني دماءهم وأموالهم الا بحق الاسلام وحسابهم على الله.)) ❶

”مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، جب وہ یہ کام کرنے لگ جائیں گے تو ان کے خون و مال مجھ سے محفوظ ہو جائیں گے سوائے اسلام کے حق کے اور ان کا حساب و کتاب اللہ پر ہے۔“

رسول دو عالم ﷺ جب مکہ میں فاتحانہ انداز سے داخل ہوتے ہیں تو اس وقت بیت اللہ میں ۳۶۰ بت آویزاں تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک میں لاٹھی پکڑی اور بتوں کو پاش پاش کر دیا اور فرمایا:

﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ (بنی اسرائیل: ۸۱)

”حق آچکا اور باطل مٹ چکا یقیناً باطل تھا بھی نابود ہونے والا۔“ (بخاری: ۴۲۸۷)

جزیرہ عرب میں شرک کا ابطال کر کے پرچم توحید بلند کرنے کے بعد رسول اکرم ﷺ

نے مختلف ملکوں کے بادشاہوں اور امراء کو دعوتی خطوط ارسال کیے۔ تمام خطوط کا بنیادی مقصد عقیدہ توحید اختیار کرنا اور شرک سے بچنا تھا۔ اسی طرح مختلف علاقوں کی طرف آپ نے اپنے گورنر و حاکم بھیجے ان کو بھی یہی حکم دیا کہ سب سے پہلے دعوت توحید پیش کریں۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا گیا تو انہیں تلقین فرمائی:

((انک تقوم علی اهل الکتاب، فیکن اول ما تدعوهم الی اد
یوحّدوا لله تعالیٰ)) ❶

”کہ آپ اہل کتاب کے پاس چارہے ہیں انہیں سب سے پہلے اللہ کی توحید کی
دعوت دینی ہے

سب ہر طرف دعوت توحید عام کر چکے تو دنیا سے جانے سے قبل اپنی امت کو شرک سے
منع کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((ان من کان قلیکم کانوا یتخذون قبور انبیاءهم وصالحیہم
مساجد، الا فلا تتخذوا القبور مساجد، انی انہاکم عن
ذلک)) ❷

”بے شک تم سے قبل لوگوں نے اپنے انبیاء و نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا
لیا تھا۔ خردوار! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، بے شک میں تمہیں اس سے منع
کرتا ہوں۔“

ایک روایت میں ہے:

((لا تتخذوا قبری و شایعہ)) ❸

”میری قبر کو بت نہ بنانا کہ جس کی پوجا کی جائے۔“

اس حدیث میں آپ ﷺ نے اپنی امت کو واضح طور پر قبر پرستی سے منع کیا ہے۔ بلکہ
وفات کے آخری دن (جب آپ تکلیف کے عالم میں تھے) فرمایا:

((لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا قبور انسابهم

مساجد)) ❶

”اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ کا بنا لیا تھا۔“

گویا آپ ﷺ اپنی امت کو متنبہ کر رہے تھے کہ میرے فوت ہونے کے بعد میری قبر کو بھی سجدہ گاہ نہ بنالینا، یہاں شرک کا اڈا نہ کھول لینا تو پیغمبر آخر الزماں ﷺ نے ہماری عمر تو حید الوہیت کے پرچار میں لگا دی۔ آپ ﷺ نے دعوت و تبلیغ و جہاد کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ کے بعد آپ ﷺ کے خلفاء راشدین نے اس مشن کو آگے بڑھایا۔ لیکن افسوس! سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دور میں عبداللہ بن سبا یہودی النسل شخص نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی الوہیت کا دعویٰ کر ڈالا۔ یہ شخص درحقیقت یہودی تھا لیکن اہل بیت کی محبت کا لہذا وہ دھوکہ اسلام میں داخل ہوا اور اس نے دین اسلام کو خراب کرنے کی کوشش کی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عبداللہ بن سبا نے وہی کردار ادا کیا جو یونس نے دین مسیح میں داخل ہو کر ادا کیا تھی کہ اس نے عیسائیت کے دین کو خراب کر دیا۔ ❷

فتنہ سباہیت دھیرے دھیرے رافضیت کی شکل اختیار کر گیا۔ آج بھی رافضیت میں شرک اپنے عروج پر ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما بالخصوص اور باقی اہل بیت بالعموم کے بارے روافض کے نظریات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ محرم کے مہینہ میں جو شرک ہوتا ہے۔ الأمان والحفیظ۔

”بیچ تن پاک“ کی اصطلاح بھی روافض کی ایجاد کردہ ہے جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ آج زندہ ہوتے تو ان روافض کو سخت سزا دیتے جس طرح انہوں نے سباہیوں کو آگ کی سزا دی

❶ بخاری: ۴۳۵، ۴۳۶۔

❷ ابن تیمیہ، الشیخ الاسلام، مہاج السنۃ: ۱/۲۹
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تھی۔ صد افسوس اس امت میں بھی شرک سرایت کر گیا ہے۔ خانقاہوں، مزاروں، درباروں اور آستانوں میں جو کچھ آج ہو رہا ہے وہ کسی صاحب عقل پر مخفی نہیں ہے۔ محترم اقبال کیلانی صاحب خانقاہی نظام کی حقیقت یوں طشت از باہم کرتے ہیں:

”اسلام کے نام پر دین خانقاہی درحقیقت ایک کھلی بغاوت ہے، دین محمد ﷺ کے خلاف عقائد و افکار میں بھی اور اعمال و افعال میں بھی، امر واقعہ یہ ہے کہ دین اسلام کی جتنی سوائی خانقاہوں، مزاروں، درباروں اور آستانوں پر ہو رہی ہے شاید غیر مسلموں کے اندروں، گریبوں اور کرد و اوروں پر بھی نہ ہوتی ہو، بزرگوں کی قبروں پر قبے تعمیر کرنا، ان کی تزئین و آرائش کرنا، ان پر چراغاں کرنا، پھول چڑھانا، انہیں غسل دینا، ان پر مجاوری کرنا، ان پر نذر و نیاز چڑھانا، وہاں کھانا اور شرابی تقسیم کرنا، جانور ذبح کرنا، وہاں رکوع و سجود کرنا، ہاتھ باندھ کر بالمذہب کھڑے ہونا، ان سے مرادیں مانگنا، ان کے نام کی چوٹی رکھنا، ان کے نام کے دھاگے باندھنا، ان کے نام کی دھائی دینا، تکلیف اور مصیبت میں انہیں پکارنا، مزاروں کا طواف کرنا، طواف کے بعد قربانی کرنا اور سر کے بال مونڈوانا، مزار کی دیواروں کو بوسہ دینا، وہاں سے خاک شفا حاصل کرنا، ننگے قدم مزار تک پیدل چل کر جانا اور اٹے پاؤں پلٹنا یہ سارے افعال تو وہ ہیں جو ہر چھوٹے بڑے مزار پر روزمرہ کا معمول ہیں اور جو مشہور اولیاء کرام کے مزار ہیں ان میں ہر مزار کا کوئی نہ کوئی الگ امتیازی وصف ہے مثلاً: بعض خانقاہوں پر ہمیشہ دروازے تعمیر کیے گئے ہیں جہاں گدی نشین اور سجادہ نشین نذرانے وصول کرتے اور دست کی ملتیں تقسیم کرتے ہیں۔ کتے ہی امراء، وزراء، اراکین اسمبلی، سول اور فوج کے اعلیٰ مہندے دار سر کے بل وہاں پہنچتے ہیں اور دولت دنیا کے عوض جنت خریدتے ہیں۔ بعض ایسی خانقاہیں بھی ہیں جہاں مناسک حج ادا کیے جاتے ہیں، مزار کا طواف کرنے کے بعد قربانی دی جاتی ہے، بالی کٹوائے جاتے ہیں اور مصنوعی آب زمزم نوش کیا جاتا ہے بعض ایسی خانقاہیں بھی ہیں جہاں نوسواؤں و معصوم بچوں کے چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں۔

بعض ایسی خانقاہیں بھی ہیں جہاں اولاد سے محروم خواتین ”نوراتا“ بسر کرنے جاتی ہیں

صاحب مزار کے حضور نذر و نیاز پیش کرتی ہیں مجاوروں کی خدمت اور سیدہ گزرتی ہیں اور عقدہ لہتی ہیں کہ اس طرح صاحب مزار انہیں اولاد سے نواز دے گا۔

بعض خانقاہیں مجرموں اور قاتلوں کی محفوظ پناہ گاہیں تصور کی جاتی ہیں ان خانقاہوں کے گدی نشینوں اور مجاوروں کے حجروں میں جنم لینے والی حیاء سوز داستانیں سنیں تو کھجور منہ نہ آتا ہے۔ ان خانقاہوں پر منعقد ہونے والے سالانہ عرسوں میں مردوں، عورتوں کا کھلے عام اختلاط، عشقیہ اور شرکیہ مضامین پر مشتمل قوالیاں، ڈھول ڈھمکے کے ساتھ نوجوان ملکوں اور ملکینوں کی دھالیں کھلے بالوں کے ساتھ عورتوں کے رقص، طوائفوں کے مجھے، تھیز اور فلموں کے مظاہر عام نظر آتے ہیں۔ (کیلانی، محمد اقبال، توحید کے مسائل، ص ۵۷، ۵۸)

کیلانی صاحب نے خانقاہی نظام کا جو نقشہ بیان کیا ہے یہ محض الزام تراشی اور افسانہ طرازی نہیں ہے۔ یہ سب کچھ حقیقت ہے۔ اگر یقین نہیں ہے تو ان مظاہر کو ان مزاروں پر ج کر دیکھ سکتے ہیں۔ اگر وقت نہیں ہے تو اب ان مظاہر کی ویڈیوز دیکھی جاسکتی ہیں جو آسانی سے دستیاب ہیں۔ یہ تمام شرکیہ مظاہر اس ارض پاک میں ہو رہے ہیں جو کلمہ توحید کی بنیاد پر معرض وجود میں آئی۔ لیکن افسوس اس مملکت کے حکمران خود ان شرک کے اڈوں کی سرپرستی کرتے ہیں۔ ان خانقاہوں سے ان کے مفاد وابستہ ہیں۔ ہر سال لاکھوں کروڑوں عطیات و نذرانے حکمران طبقہ اور گدی نشین آپس میں بانٹتے ہیں۔ جن حرص پرستوں کو سالانہ اتنی آمدنی حاصل ہوتی ہو وہ کس طرح ان شرکیہ مظاہر کو ختم کریں گے؟ حاشا حاشا!

بہر حال اس امت میں شیطان لعین نے کیسے کیسے دیدہ و نادیدہ طریقوں سے شب و روز شرک کی آبیاری کی اور توحید کی صافی راہ سے اولاد آدم کو ہٹانے و پھسلانے کے نئے نئے طریقے ایجاد کیے۔ ابلیس لعین کے قدم بقدم اس ”کار شر“ میں جاہل عوام کے ساتھ خواہش پرست علمائے سوء، اصحاب ہوئی صوفیاء اور ارباب حل و عقد سیاسی و مذہبی بادوں نے اپنا گراف قدر حصہ ڈالا ہے اور یہ لوگ درباروں پر جو کچھ ہو رہا ہے اسے شرک نہیں سمجھتے ہیں۔ وہ توحید کے علمبردار پیغمبر ﷺ جو امت کو توحید الہی پر گامزن کر کے گئے، جو توحید الہی پرست کا

پر چار کر کے گئے۔ جنہوں نے اس توحید الوہیت کی وجہ سے کفار و مشرکین سے جنگیں کیں۔ جنہوں نے وفات سے قبل قبر پرستی سے سخت منع کیا۔ افسوس! آج ان کی امت تو نہ الٰہیت میں شرک کا ارتکاب کر رہی ہے اور بڑی ڈھٹائی سے اس پر قائم بھی ہے۔

(ج) توحید اسماء و صفات:

توحید کی تیسری قسم توحید اسماء و صفات دراصل توحید ربوبیت یا توحید علم و معرفت کا حصہ تھا لیکن جب متکلمین اور اہل بدعت نے اسماء و صفات میں الحاد پسندی و گمراہی کا راستہ اختیار کیا تو یہ قسم علم توحید میں مستقل حیثیت اختیار کر گئی۔ توحید اسماء و صفات سے مراد کہ اللہ تعالیٰ کے جو اسماء و صفات قرآن مقدس یا حدیث رسول میں وارد ہوئے ان تمام صفات کمال اور اوصاف جلال سے اللہ تعالیٰ کو متصف مانا جائے اور ان اسماء و صفات کی تاویل و تعطیل، تمثیل و تشبیہ اور تحریف و تکلیف نہ کی جائے۔

شیخ زینو نے لکھا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن میں جو اپنی صفات بیان کیں ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے احادیث صحیحہ میں جو صفات اللہ تعالیٰ کی بیان کیں ہیں ان کو حقیقت پر محمول کرتے ہوئے ثابت کرنا، اس کی تاویل نہ کرنا اور نہ ہی اس بارے تفویض و تمثیل اور تعطیل کا طریقہ اختیار کرنا جیسے مسئلہ استواء، نزول باری تعالیٰ اور صفت ید (ہاتھ) وغیرہ جو اللہ تعالیٰ کے کمال کے لائق ہیں۔“

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (الشوری: ۱۱)

”اللہ تعالیٰ کے مشابہ کوئی چیز نہیں وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔“

اور حدیث میں آتا ہے:

((يُنْزِلُ اللَّهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا)) ۱

علی ما جاء ت .)) ❶

انہیں ایسے ہی قبول کرو جیسے وہ بغیر کسی کیفیت کے منقول ہیں۔

۲۔ یہی اس قسم میں بہت سارا نزاع پیدا ہوا، اس بارے عموماً تین طرح کے نظریات ہر

(۱) صفات الہیہ کی تمثیل بیان کرنا، یعنی اللہ کی صفات کو مخلوق کی صفات کے مشابہ قرار دینا۔
۲۔ متبہ و متماثل کا نظریہ ہے۔

۳۔ صفات الہی کی تعطیل کرنا۔ یعنی اسماء و صفات لی لٹی کرنا ان کے نزدیک اللہ کا کوئی

سچی نام ہے اور نہ اس کی کوئی صفت ہے یہ معطلہ کا نظریہ ہے جہمہ کا شمار اسی کروہ میں

ہے۔ اس کے ساتھ معتزلہ ہیں، جو اس کے لیے اسماء ثابت کرتے ہیں اور صفات ثابت

نہیں کرنے۔ وہ کہتے ہیں، وہ سميع ہے لیکن بغیر سمع کے، قدر ہے بغیر قدرت کے۔

(۲) اسماء و صفات کا اقرار تو ہے لیکن ان کے ایک حصے کو رد کیا ہے یا من مائی تاویل کر کے

اس کے ظاہری معنی کا انکار کیا ہے یہ امشاعرہ وغیرہ کا نظریہ ہے۔

یہ تینوں نظریات باطل ہیں اسماء و صفات کے بارے اہل السنۃ و الجماعۃ کا موقف حق پر

یعنی ہے اس پر قرآن و سنت کے بکثرت دلائل دلالت کرتے ہیں۔

۱۔ مکہ کرام نے اس مسئلہ پر مستقل کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی

کتاب ”الرد علی الزنادقۃ و الجہمیۃ“ امام بخاری رحمہ اللہ کی ”کتاب التوحید“

اور ”حلق افعال العباد و الرد علی الجہمیۃ“ امام ابن خزیمرہ رحمہ اللہ کی ”کتاب

التوحید“ امام بیہقی رحمہ اللہ کی ”کتاب الاسماء و الصفات“ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

کی کتب بالخصوص ”العقیدۃ الواسطیۃ و حمویۃ و تدمریۃ“، امام ابن مندہ رحمہ اللہ کی

”کتاب الایمان“ اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کی ”الصواعق المرسلۃ“ وغیرہ اس سلسلے کی

مظیم الشان کتب ہیں۔ اردو زبان میں شیخ العرب والعجم علامہ بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ

کی ”توحید خالص“ اس موضوع کی اہم کتاب ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے یہ کتاب

کچھ کر توحید اسماء و صفات کا حق ادا کیا ہے۔ آج ہمارے دور میں بھی اشاعرہ و ماتریدہ کے پیروکار موجود ہیں جو اسماء و صفات میں تاویل کرتے ہیں۔ یہ باطل راہ پر گامزن ہیں۔ عافیت کا راستہ یہی ہے کہ کتاب و سنت میں جو اسماء و صفات وارد ہیں انہیں بغیر تعطیل و تمثیل اور بلا تکیف و تحریف اور تاویل کے تسلیم کیا جائے انہیں ظاہری معنی پر محمول کرتے ہوئے اس میں کسی قسم کی تاویل نہ کی جائے۔ علاوہ ازیں اسماء و صفات میں الحاد کی جتنی بھی صورتیں ہیں یہ سب کی سب کفر و شرک اور گمراہی کی طرف لے جانے والی ہیں۔ فرق ناجیہ و طائفہ منصورہ اہل حدیث نے ہر دور میں اس فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اس متبع سنت جماعت کو اللہ تعالیٰ نے حق پر استقامت کی توفیق بخشی۔ یہ جماعت، اسلامی تاریخ کے کسی بھی دور میں کسی بھی فتنہ کا شکار نہیں ہوئی۔ واللہ الحمد۔

یہ حق گو جماعت فلاسفہ یونان کی علمی ہیبت سے مرعوب ہوئی اور نہ متکلمین کی تلبیسات انہیں دھوکہ میں ڈال سکیں۔ اس جماعت نے اللہ کی ذات و صفات کے بارے زندگی کا کوئی گوشہ شکوک و شبہات میں نہیں گزارا۔

اسماء و صفات کے بارے اس جماعت کا مسلک بڑا واضح ہے یہ وہ مسلک ہے جو اعتدال و حق پر مبنی ہے۔ اگرچہ اس مسلک پر چلنے کی وجہ سے لوگوں نے ان کا مذاق اڑایا۔ انہیں حشو و مجسمہ کے طعنے دیے گئے ان پر غیر مقلدیت لاندہ بیت اور بے ادب ہونے کے تیر برسائے گئے۔ ایس چہ بوا العجبی است۔

لیکن قرآن و سنت کے ان وارثین نے حق کا دامن کبھی نہ چھوڑا اور اسماء و صفات کے بارے کبھی متزلزل نہ ہوئے اور یہ جماعت آج بھی اس نظریہ و فکر پر گامزن ہے کہ اسماء و صفات کے بارے سلف کا طریقہ زیادہ سلامتی والا اور زیادہ محکم ہے باقی نظریات و افکار کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

توحید کی اہمیت و فضیلت

توحید کی اقسام کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ توحید کی اہمیت و فضیلت چند الفاظ میں بیان کر دی جائے۔

(۱) اسلام کا بنیادی رکن۔

ارکان اسلام میں عقیدہ توحید کو اولین حیثیت حاصل ہے۔ یہ اسلام کا اہم ترین رکن ہے اس کے بغیر کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے ((بُنی الاسلام علی خمس: شهادة ان لا اله الا الله وأن محمداً رسول الله واقام الصلاة وابتاء الزكاة والحج وصوم رمضان)) ❶

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور حج ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“

(۲) امن و سلامتی کی ضمانت:

عقیدہ توحید دنیا و آخرت میں امن و سلامتی کا ضامن ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُونَ﴾ (الانعام: ۸۲)

”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم (یعنی شرک) سے آلودہ نہ کیا تو انہی لوگوں کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت پر ہیں۔“

اس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت

فرمائی ہے۔ ❷

❶ بخاری: ۴۶۲۹۔

❷ بخاری: ۸۔ و مسلم: ۱۶۔

جو لوگ دنیا میں شرک نہیں کرتے تو حید پر گامزن رہتے ہیں ان کے لئے امن و سلامتی کی رب کی طرف سے ضمانت ہے۔

(۳) جنت میں داخلے اور جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے

توحید انسان کو جنت میں جانے اور جہنم سے نجات کا سبب بنے گی۔ جس اللہ سے توحید نے فرمایا ہے

((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَحُكْمُهُ أَلْفَاهَا إِلَىٰ سَرِيمٍ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالْحَنَّةَ حَقًّا وَالنَّارَ حَقًّا، ادْخَلَهُ الْحَنَّةَ عَامِلٍ مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ.))

”جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا و یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں، جو اس نے سیدہ مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا تھا اور اسی کی طرف سے بھیجی ہوئی روح ہے اور یہ کہ جنت برحق ہے اور جہنم بھی برحق ہے، تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا، خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔“

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَنْبَغِي بِذَلِكَ رَجَاهُ اللَّهُ.))

”جو شخص رضائے الہی کی خاطر ”لا الہ الا اللہ“ کا اقرار کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دیتا ہے۔“

یہ ساری فضیلت عقیدہ توحید اپنانے سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے برعکس مشرک آدمی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

بِإِذْنِ اللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا فِيهَا النَّارَ وَمَا
الْظُّلُمَاتُ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾ (المائدة: ٧٢)

۔ ایک جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے تو اللہ نے اس پر جنت
میں سے اس کا ٹھکانہ جہنم ہی سے اور ظالموں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں

ہے۔

۔ عزت ہمیں عقیدہ توحید پر قائم ودائم رکھے اور شرک سے بجائے رکھے۔ آمین

(۴) توحید مشکلات و مصائب سے نجات کا ذریعہ

عقیدہ توحید دنیا میں مشکلات و مصائب سے نجات کا واحد ذریعہ ہے۔ اس عقیدہ پر
کامزن بننے والوں کو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کے رنج و ملال اور پریشانیوں سے چھٹکارا دیتا
ہے۔ اللہ انہی کا فرمان ہے

إِنَّمَا يَنْجِئُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ
أَلْأَرْضِ طَعَّ إِلَهُ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ (النمل: ٦٢)

۔ اے کس ولا چار کی پکار کو جب وہ پکارے کون قبول کر کے اس کی سختی و مشکل دور
کرتا ہے؟ اور (کون) تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ اور معبود
ہے؟ تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔

اس آیت کی تفسیر میں ایک لاچار کا واقعہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے
جو پڑھنے کے لائق ہے۔ جو دلالت کرتا ہے کہ جو بندہ صدق دل سے اپنے رب کو پکارتا ہے تو
اللہ اس کی مصیبت کو دور کرتا ہے۔ اسی طرح جناب یونس علیہ السلام کا واقعہ قرآن میں موجود ہے۔
سیدنا الانون (یونس بن متی) علیہ السلام نے جو دعا مانگی وہ توحید پر مبنی ہے:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (الانبیاء: ٨٧)

”الہی تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو پاک ہے، بے شک میں ظالموں میں
سے ہوں۔“

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: جس مسلمان نے بھی ان الفاظ کے ساتھ کسی بھی معاملے کے لیے دعا مانگی تو اللہ نے اسے قبول فرمایا ہے۔ ❶

اسی طرح دعائے کرب بھی توحید پر مبنی ہے جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں
 ((لا اله الا الله العظيم الحليم لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموات وارب الارض ورب العرش الكريم)) ❷

”اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو عظمت والا بردبار ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو آسمانوں اور زمین کا رب اور عرش کریم کا رب ہے۔“
 یہ کلمات توحید الہی پر مشتمل ہیں جو ان کو پڑھتا ہے اس کی بے قراری ختم ہو جاتی اور پریشانی سے نجات مل جاتی ہے۔ تو معبود ہوا کہ توحید مخلوق کی جائے پناہ سے اور اس کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔

(۵) توحید سفارش مصطفیٰ ﷺ کا ذریعہ ہے۔

غلو ص دل سے کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے کے لیے رسول اکرم ﷺ سفارش کر رہے گے۔ حدیث میں آتا ہے:

((أسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة من قال لا اله الا الله خالصاً من قلبه أو نفسه)) ❸

”قیامت کے روز میری سفارش سے فیض یاب ہونے والے وہ خوش بخت لوگ ہیں جنہوں نے سچے دل سے ”لا اله الا الله“ کا اقرار کیا ہے۔“

❶ جامع ترمذی: ۳۵۰۵ وصحیحہ الالبانی۔

❷ بخاری: ۶۳۴۶ و مسلم: ۲۷۳۰۔

❸ بخاری، کتاب العلم.....

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کلمہ توحید کی بڑی فضیلت ہے جو صدق دل سے اسے پڑھتا ہے۔ وہ سفارشِ مصطفیٰ ﷺ کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اس فضیلت و اہمیت کے علاوہ عقیدہ توحید انسان کے اندر ایمانی قوت پیدا کرتا ہے اور اس کے اندر استقامت و ثابت قدمی اجاگر کرتا ہے۔ تاریخ اسلام میں اہل کفر کے مقابلے میں بلال و خباب اور آل یاسر رضی اللہ عنہم کے واقعات عبر و استقامت اور عزیمت پر دلالت کرتے ہیں۔ توحید انسان میں عزت امن اور خودی پیدا کرتی ہے۔ انسان سے توہمات کو دور کرتی ہے اور اس کے اندر بہادری و جرأت کے جوہر نمایاں کرتی ہے۔ توحید سے معاشرے کے اندر مساوات و عدل و انصاف پیدا ہوتا ہے۔ ظلم و جبر کا استیصال ہوتا ہے۔ توحید انسان کے اندر سکون و اطمینان جاگزیں کرتی ہے حقیقی بات ہے کہ عقیدہ توحید کے فضائل اور برکات و ثمرات اس قدر ہیں کہ ان کا شمار کرنا اور ضبط تحریر میں لانا ان اوراق میں ممکن نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ توحید دنیا میں خیر و بھلائی کا منبع ہے اور شرک شر و فساد کی جڑ ہے۔

کتاب و صاحب کتاب:

فارسی زبان کا محاورہ ہے:

لذیذ تر بود حکایتے طویل تر گفتیم

توحید کا موضوع اس قدر اہمیت و فضیلت کا حامل ہے کہ مقدمہ لکھتے لکھتے طویل ہو گیا۔ لیکن ابھی بھی یہ موضوع تشنہ تکمیل ہے۔ اب اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے قبولیت اور مزید توفیق کے طلب گار ہیں۔ اب اختصار کے ساتھ زیر طبع کتاب اور صاحب کتاب کے تعارف کے حوالے سے چند باتیں حیطہ تحریر لائی جاتی ہیں۔

قارئین کرام کے ہاتھوں میں جو کتاب ”موضوعات القرآن فی توحید الرحمن“ کے نام سے ہے یہ ہمارے برادر گرامی قدر محترم مولانا حمید اللہ خان عزیز حفظہ اللہ کے رشحاتِ قلم کا نتیجہ ہے۔

یہ کتاب دراصل توحید الہی اور دیگر اسلامی عقائد کے اشاریہ جات پر مشتمل ہے۔

صاحب کتاب کی شخصیت علمی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں ہے۔ وہ جماعت اہل حدیث کے ایک نامور صحافی اور علمی گھرانہ کے چشم و چراغ ہیں۔ ان کی صحافتی خدمات کا دائرہ خاصہ وسیع ہے۔ ماہنامہ مجلہ ”تفہیم الاسلام“ احمد پور شرقیہ (ضلع بہاول پور) ان کی زیر ادارت کافی عرصہ سے شائع ہو رہا ہے یہ مجلہ جنوبی پنجاب میں قرآن و سنت کی نشر و اشاعت اور تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے بیش بہا خدمات انجام دے رہا ہے۔ نامساعد حالات میں بھی محترم امید اللہ خان صاحب نے ہمت نہیں ہاری۔ مہنگائی کے اس دور میں رسالہ کو نکالنا بڑا مشکل مرحلہ ہے۔ خان صاحب کی استقامت و ثابت قدمی کی دلیل ہے کہ وہ ان حالات میں بھی قرآن و سنت کی خدمات میں پیش پیش ہیں۔ اللہم زد فردا!

ان کے مضامین اپنے مجلہ کے علاوہ باقی جماعتی مجلات و جرائد میں بھی اشاعت پذیر ہو رہے ہیں۔ لوگ ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔

اس کتاب سے قبل ان کے قلم رواں سے تین چار کتب شائع ہو کر دائرہ تحسین یا پبلی ہیں۔ زیر نظر کتاب بھی ان کی عظیم الشان علمی خدمت ہے۔ یہ کتاب گیارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں نزول قرآن کے مقاصد کے حوالہ سے آیات جمع کی ہیں۔ دوسرے باب میں توحید باری تعالیٰ کے بارے آیات اکٹھی کی گئی ہیں۔ جو اصل کتاب کا موضوع ہے۔ تیسرے باب میں شرک کی تباہ کاریاں اور مشرک کا انجام کا بیان ہے۔ چوتھے باب میں انبیاء کرام کے متعلق قرآنی عقائد کا تذکرہ کیا ہے۔ پانچویں باب میں موت اور برزخ کے حالات و واقعات کے متعلق آیات جمع کیں ہیں۔ چھٹے باب میں اسلام اور جمہوریت کا بیان ہے۔

ساتویں باب میں ایمان کی فضیلت اور مومنین کا مقام کا تذکرہ ہے۔ آٹھویں باب میں حجیت حدیث کے حوالے سے آیات جمع کی ہیں۔ نویں باب میں قیامت کا منظر کے بارے آیات ہیں۔ دسویں باب میں عقیدہ شفاعت اور مروج خود ساختہ عقیدہ کی تردید کا بیان ہے اور گیارویں باب میں عقائد کے متعلق متفرق موضوعات پر آیات جمع کی ہیں۔

در حقیقت یہ کتاب ایک علمی موسوعہ ہے۔ جو قارئین کرام کے لیے بے حد ایک علمی و

قیمتی تھ ہے۔ اس کتاب میں ان موضوعات مذکورہ کے متعلق آیات جمع کی گئی ہیں۔ اسلوب تحریر نہایت شستہ، رواں اور سلیس ہے۔ خان صاحب سے گزارش ہے کہ اس کتاب کو دوبارہ تفصیل کے ساتھ بھی شائع کریں۔ بہر حال کتاب ایک جامع معلومات کا خزانہ ہے۔ جسے ہر ااسیر کی ریئت ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوف کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ان کی اس کاوش کو ان کے لیے اور ان کے والدین اور ناشرین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور انہیں اپنے دین حنیف کی خدمت کی مزید توفیق بخشے۔ آمین

کتبہ: حافظ ریاض احمد عاقب اثری

خادم حدیث مرکز ابن القاسم الاسلامی ملتان

رجب ۱۴۳۶ھ

بمطابق ۷ مئی ۲۰۱۴ء



دعوتِ اسلام اور فرقہ پرستی

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝﴾ (خمس سجدہ: ۳۳)

”اس شخص سے بہتر قول کس کا ہوگا جس نے اللہ کی طرف پکارا نیک عمل کیا اور کہا میں سر تسلیم خم کرنے والا ہوں۔“

ہائے افسوس! آج اس قوم کی مت ماری گئی ہے۔ اللہ واحد کی بندگی کرنے کی بجائے بے حساب الہ تراش کر ان کی پوجا پاٹ میں نہ صرف لگی ہوئی ہے، بلکہ روز بروز ان کے بناوٹی معبودوں میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ خالق کے ساتھ مخلوق کو برابری کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

﴿أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝﴾ (النحل: ۱۷)

”جو پیدا کرتا ہے کیا وہ اس کے برابر ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتا، پھر تم غور کیوں نہیں کرتے۔“

غور کرنا تو دور کی بات ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کا واضح حکم ہے:

﴿وَاَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ (آل عمران: ۱۰۳)

”سب اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔“

فرقہ پرستی نے اسلام کے شیرازے کو بکھیر دیا:

لیکن دوسری طرف عالم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو یکجہتی اور مضبوطی سے پکڑنے کی بجائے ہماری یہ قوم مختلف گروہوں، فرقوں، پارٹیوں اور جماعتوں میں بٹ کر رہ گئی ہے۔ ائمہ کے نام سے اپنے لیے الگ الگ مسالک اور مذاہب بنا لیے گئے ہیں۔ کسی کے ہاں بارہ (۱۲) امام معصوم ہیں تو کہیں چار (۴) اماموں کو اہمیت دی گئی ہے۔ ان میں کوئی اپنے آپ کو

خفی کہلانے میں فخر محسوس کرتا ہے، کسی نے شافعی کہلانے کو اچھا سمجھا، کوئی اس پر خوش ہے کہ وہ مالکی ہے تو کوئی حنبلی بن چکا ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ پرستی سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے

﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (الانعام: ۱۵۳)

”یہی میرا سیدھا راستہ ہے تم اسی پر چلنا ورنہ اللہ کی راہ سے علیحدہ ہو جاؤ گے۔ ان باتوں کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم غلط راستوں پر چلنے سے بچو۔“

اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا سیدھا راستہ اختیار کرنے کی بجائے دین میں افتراق پیدا کیا گیا۔ شریعت کے مقابلے میں طریقت کو گلے لگایا گیا۔ ان میں سے بعض نے حلول کو اپنایا اور اللہ کو بندوں کے اندر اتار کر رکھ دیا۔ بعض وحدۃ الوجود کے قائل ہوئے اور ہر چیز کو اللہ کی ذات کا حصہ سمجھنے لگے۔ بعض نے وحدۃ الشہود کو اختیار کیا اور فنا فی اللہ، یعنی اللہ کی ذات میں بندوں کو فنا کرنے پر مصر ہوئے۔ اس طرح اسلام کے شیرازے کو پارہ پارہ کر کے کوئی چشتی بنا، کوئی قادری، کسی نے سہروردی کو اختیار کیا اور کوئی نقشبندی بن کر رہ گیا۔ جب کہ حکم تو اس بات کا دیا گیا تھا کہ

﴿أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ﴾ (شوری: ۱۳)

”اس دین کو قائم کرو اور اس میں متفرق نہ ہونا۔“

فرقہ پرستی کا انجام جہنم ہے:

مگر متحد ہونے کی بجائے ہماری یہ قوم متفرق ہی ہوتی گئی کسی نے اہل بیت کی محبت میں غلو کیا اہل تشیع بن گیا اور بنو امیہ کی دشمنی پر اتر آیا۔ کسی نے علی رضی اللہ عنہ کا درجہ حد سے بڑھایا اور نصیری بنا۔ کسی نے اس کے برعکس معاملہ اختیار کیا اور دونوں ہی نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر سب و شتم روا رکھا کسی نے اہل تصوف کہلانا شروع کیا تو کوئی اہل اللہ بننے کا بہانہ بنا، تو کوئی سنی بن بیٹھا، کسی نے اہل قرآن کہلانے پر فخر محسوس کیا تو کسی

پر فرقہ واریت کا جنون اس قدر سوار ہوا کہ دیوبندی، بریلوی اور دیگر دوسرے فرقے نے فرقے وجود میں آ گئے۔ حالانکہ اللہ نے فرقہ بازی سے منع فرمایا اور فرمایا ہے: ”فرقہ ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ مَّ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ
الْبَيِّنَاتُ وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (آل عمران: ۱۰۵)
”ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی و واضح ہدایات اللہ
کے بعد ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے، ایسے لوگوں کیلئے عذاب عظیم
ہوگا۔“

دین کے نام پر محض دکانداری.....

بد قسمتی کا عالم یہ ہے کہ قرآن حکیم کو اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ماننے والی یہ قوم، اللہ تعالیٰ
کو بھی آخری رسول تسلیم کرتی ہے، اس قدر فرقہ بندی اور گروہ بندی کے مرض میں مبتلا ہونی
کہ اپنے آپ کو نہ صرف گروہوں اور نولوں میں تقسیم کر دیا بلکہ سب نے دین کے نام پر اپنی
دکانیں علیحدہ علیحدہ کھول دی ہیں اور دکانداری شروع کر دی ہے اور ہر ایک اپنی اپنی دکان
چکانے میں مگن ہے اور بس۔ اس کے برخلاف اللہ تعالیٰ نے کھول کھول کر اس تفرقہ بازی کی
لعنت کو رد کیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِيْنَهُمْ وَكَانُوا شِيْعًا لَّسْتُ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ بِمُتَّبِعٍ
أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ (انعام: ۱۵۹)
”یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گردہ ہو گئے
ان سے تمہارا کوئی واسطہ نہیں ان کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے وہی ان کو بتائے گا کہ
کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔“

اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہی ہے:

آج کے دور کا ایک المیہ یہ بھی ہے کہ جو لوگ گروہ بندی، فرقہ بندی اور جھگڑا

تاریف کہلاتے ہیں والوں میں اپنا شمار کرتے ہیں وہ کسی نہ کسی طرح اس مرض سے دوچار بنتے ہیں۔

”چند ماہوں نے ہمارے لئے ایک ہی دین کا انتخاب فرمایا:

”إِنَّمَا دِينُنَا دِينُ اللَّهِ الْإِسْلَامُ“ (آل عمران: ۱۹)

”اللہ کے دین، دین تو صرف اسلام ہی ہے۔“

ایمان کے متبادلوں اور تمام ادیان کا تختی سے بھی رد کیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

”وَمَنْ يَسْعَ لَيْزَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ“ (آل عمران: ۸۵)

”اور جو شخص اسلام کے دین (راستہ) اپنانا چاہے گا وہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں ایسا شخص خسارے میں رہے گا۔“

کلمہ اسلام کا دم بڑھنے والوں کا اصلی نام صرف مسلم ہے:

اسلام، التقریر نے والوں کا نام ہی اللہ تعالیٰ نے مسلم رکھا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

”أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا“ (الحج: ۷۸)

”اللہ نے قبل نام پہلے بھی اور اس کتاب میں بھی مسلم رکھا ہے۔“

کس قدر واضح آیت ہے کہ اس سے قبل بھی اور اس کتاب قرآن میں بھی تمہارا نام مسلم رکھا گیا ہے۔ مسلم نام جو وحدت کی نشانی تھی، ہماری قوم نے اس کو اس قدر ترک کر دیا کہ فقط مسلم کہنا مقبوض بن گیا ہے۔ فرقہ وارانہ نام محبوب بنا کر اپنے اوپر چسپاں کر لیے گئے ہیں۔ فرقہ واریت کا نشہ اتنا سوار ہوا کہ یہ قوم فرقہ پرست بن کر رہ گئی۔ مسلمین کا اصل کام کتاب و سنت پر عمل کرنا، اسے حرز جان بنانا اور اسکی ترویج و اشاعت کیلئے کمر بستہ رہنا ہے۔ مسلمین کا یہ خیر القرون کے زمانہ سے اہل الحدیث کے امتیازی اور پُر افتخار لقب سے معروف ہوا، لیکن آج فرقہ پرست اور قبر پرست مولوی اہل حدیث کہلانے والوں کو ”بابی“ اور ”غیر مسلم“ کے طعنے دیتے ہیں۔

اسلام سے بیزاری کی وجہ سے معاشرے میں دنگا فساد ہے:

آج آپ دیکھ لیں بھائی بھائی کے خون کا پیا سا ہے، باپ بیٹے سے بیزار ہے، بیٹا باپ کی عزت کرنے کو تیار نہیں، گھر گھر میں بے چینی کی سی کیفیت ہے، شہر شہر میں ہنگامے اور فسادات ہیں۔ ہر جگہ لڑائی جھگڑے قتل و غارت کا بازار گرم ہے ایک آفت برپا ہے، غرضیکہ جو خیر کے داعی تھے، آپس میں دست و گریباں ہیں، وہ جو جان و مال کے محافظ تھے آج لٹیر بن چکے ہیں۔

حالانکہ مسلم کی آسان سی تعریف رسول ﷺ نے یوں فرمائی ہے۔
 ((المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده)) (متفق علیہ)
 ”مسلم وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمین محفوظ رہیں۔“

پیغام توحید کو جھٹلانے والوں کا انجام بد:

ہر طرف تباہی و بربادی اور فساد کا سماں ہے ایک کھرام مچا ہوا ہے، قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے پچھلی اقوام کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے:-

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ
 بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا
 كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ۝
 (الروم: ٤١، ٤٢)

”خشنکی و تری میں فساد برپا ہے لوگوں کے اپنے کرتوتوں سے تاکہ ان کو ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے عجب نہیں کہ وہ باز آئیں۔ ان سے کہو کہ زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ پہلے گزرے ہوئے لوگوں کا کیسا انجام ہو چکا ہے۔ ان میں زیادہ تر مشرک ہی تھے۔“

سبق دیا جا رہا ہے کہ پیغام توحید کو جھٹلا کر شرک پر جنم والوں کا انجام دیکھنا ہے تو پچھلی اقوام کی تباہی کا مشاہدہ کرو۔ شرک ہی وہ جرم ہے جس کو عظیم ظلم کہا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

﴿وَإِذْ قَالَ لُقْمَنُ لِبْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَبْنَىٰ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ (لقمان: ۱۳)

”(اس وقت کو یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا۔
بیٹا! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ شرک ہی ظلم عظیم ہے۔“

شرک ایک ناقابل معافی جرم ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا﴾ (النساء: ۱۱۶)

”یقیناً اللہ شرک کو معاف نہیں کرے گا، اس کے سوا جس کو چاہے گا معاف کرے گا، جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا وہ دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔“

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا﴾ (النساء: ۴۸)

”یقیناً اللہ شرک کو معاف نہیں کرے گا اس کے علاوہ جو گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے جس نے شرک کیا اس نے بہت بڑا بہتان باندھا۔“

شرک پر مرنے والے کا ابدی ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے:

جس کی شرک پر موت آئے اس پر جنت حرام اور اس کا ابدی ٹھکانا جہنم کی آگ ہے۔

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ (المائدہ: ۷۲)

”جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا اس پر اللہ نے جنت کو حرام کر دی اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے، اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔“

برگزیدہ انبیاء علیہم السلام کو تنبیہ:

شرک کرنے سے سارے اعمال غارت ہو جاتے ہیں، متعدد برگزیدہ انبیاء کا ذکر کرنے

کے بعد فرمایا:

﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مِمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (الانعام: ۸۸)

”اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان کے سارے اعمال غارت ہو جاتے۔“

مزید فرمایا:

﴿وَلَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (الزمر: ۵)

”(اے محمد ﷺ) آپ طرف اور آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے اعمال برباد ہوں گے اور آپ زیاں کاروں میں ہو جاؤ گے۔“

خالص اللہ کی طرف یکسوئی اختیار کرنے کا حکم:

﴿مُذِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۚ هَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا كُلُّ جِزْبٍ مِمَّا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ﴾ (الروم: ۳۱، ۳۲)

”اللہ کی طرف یکسوئی کے ساتھ رجوع کرو۔ اسی سے ڈرتے رہو، نماز قائم کرو، کہیں ان مشرکوں میں سے نہ ہونا، جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہوں میں بٹ کر رہ گئے ہیں، سب گروہ اس میں خوش ہیں جو ان کے پاس ہے۔“

شرک کی تباہ کاریوں کے چند نمونے دیکھنے کے بعد آئیے ایمان خالص کا مژدہ لیتے ہیں۔
اللہ کا وعدہ ایمان خالص اختیار کرنے والے مومنین سے ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کامیابی اور سرفرازی تمہارا حق ہے بشرطیکہ تم مومن بن جاؤ۔
﴿وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (آل عمران: ۱۳۹)
”تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن بن جاؤ۔“

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيَبْغِيَنَّ لَهُمْ دِينُهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُوا بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

(النور: ۵۵)

”اللہ نے وعدہ فرمایا ہے ان لوگوں کے ساتھ کہ جو ایمان لائیں، نیک عمل کریں، ان کو اس طرح زمین پر خلیفہ بنائے گا جیسے ان سے پہلے لوگوں کو بنا چکا ہے۔ ان کے لئے اس دین کو مضبوط و مستحکم کر دے گا جو اللہ نے ان کیلئے پسند فرمایا اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ پس وہ میری عبادت کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں جو اس کے بعد کفر کرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔“

ایمان لانے پر برکتوں کی بارش کا مشرودہ:

﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنْ كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾

(الاعراف: ۹۶)

”اگر بستیوں کے لوگ ایمان لے آتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے، مگر انہوں نے تکذیب کی لہذا ہم نے ان کو شامت اعمال میں پکڑ لیا۔“

امن اور ہدایت انہی کے لئے مقدر ہے جو ایمان لائیں اور دامن ایمان کو شرک کی ملاوٹ سے محفوظ کر لیں:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُونَ﴾ (الانعام: ۸۲)

”جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو شرک سے آلودہ نہ کیا، امن انہی کیلئے

ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔“

ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں کیلئے جنت کی بشارت:

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ﴾

(حم سجدہ: ۳۰)

”جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے، ان پر ملائکہ نازل ہوں گے اور کہیں گے کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو، بشارت ہے تمہارے لیے اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔“

اصل مسئلہ بنیادی عقائد یعنی ایمانیات کا ہے:

شرک کا اجمالاً رد اور ایمان باللہ کا مختصر بیان کرنے کے بعد یہ وضاحت کر دینا بھی ضروری ہے کہ آج کل اصل مسئلہ بنیادی عقائد کا ہے جس پر لوگوں کی اکثریت توجہ دینے کو تیار نہیں مگر اعمال پر زور ہے اور اعمال ہی کے فضائل میں قوم مگن ہے۔ اعمال کی فضیلت سے انکار نہیں مگر عقائد کی خرابی کے ساتھ اگر اعمال کے پہاڑ بھی کھڑے کر دیئے جائیں تو وہ راکھ کا ڈھیر ثابت ہو گئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الضَّلَلُ الْبَعِيدُ﴾ (ابراہیم: ۱۸)

”جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ان کے اعمال کی مثال راکھ کی سی ہے کہ آندھی کے دن زور کی ہوا اس کو اڑالے جائے وہ اپنے اعمال کا کچھ بھی فائدہ نہ پا سکیں گے۔ یہی پرلے درجہ کی گمراہی ہے۔“

انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا محور بنیادی عقائد کی اصلاح تھا:

قرآن اس بات سے بھرا پڑا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا محور بنیادی عقائد کی

اصلاح، شرک کا رد اور توحید باری تعالیٰ رہا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا
الطَّاغُوتَ﴾ (النحل: ۳۶)

”ہر امت میں ہم نے رسول بھیجا (رسولوں کی پکار کا محور تھا کہ) اللہ ہی کی عبادت کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو۔“

توحید کے مقابلہ میں طاغوت کا انکار ضروری ہے:

ایمان اس وقت تک معتبر نہیں ہو سکتا جب تک طاغوت کا بر ملا کفر نہ کر دیا جائے۔

﴿فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (البقرہ: ۲۵۶)

”جو شخص طاغوت کا کفر کر کے اللہ پر ایمان لے آیا اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا

پکڑ لیا ہے جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں، اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

طاغوت سے مراد ہر وہ بندہ، نفس، ذات، شخص، پیر، فقیر، استاد، لیڈر یا شے کا ہونا ممکن

ہے جو الہ واحد کی بندگی میں روڑا اٹکائے یا غیر اللہ کی بندگی اور شیطان کے راستہ کی طرف

راغب کرے۔

قوم کی بربادی کا ایک اور پہلو:

ہماری قوم کی بربادی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ کو رب

بنالیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهَبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ (التوبہ: ۳۱)

”اپنے علماء اور مشائخ کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا ہے۔“

آگے چل کر مزید فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَا كْمُلُونَ

أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾ (التوبہ: ۳۴)

”اے ایمان والو! اکثر علماء اور مشائخ کا حال یہ ہے کہ وہ لوگوں کا مال باطل

طریقوں سے کھاتے ہیں، اور ان کو اللہ کی راہ سے بھی روکتے ہیں۔“

آج دین کو سب سے زیادہ نقصان ان پیشہ ور مولویوں کی وجہ سے پہنچا ہے۔ جن کی ذمہ داری تھی کہ اصل دین سے لوگوں کو خبردار کرتے مگر انہوں نے مال بنور نے کیلئے لوگوں کو دین کے فہم سے جاہل ہی رکھا، ہر نمازی نماز کی ہر رکعت میں اپنے رب کے حضور وعدہ کرتا ہے:

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ (الفاتحہ: ۴)

”اے اللہ! ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور خاص تجھ سے مدد چاہتے ہیں۔“

کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟؟

تصور کیجیے ایک غلام صف بنائے اپنے آقا کے سامنے ہاتھ باندھ کر مسجد میں وعدہ کرے کہ بندگی میں تیری ہی کروں گا، پھر یہ خانقاہیں کیوں آباد ہیں.....؟ اللہ کے در کو چھوڑ کر پھر دوسرے دروں پر حاضریاں کیوں دی جاتی ہیں؟ یہ گدی نشین اور سجادہ نشین..... ان درباروں اور مزاروں کی پرستش آخر کیوں اور کس لیے؟؟

﴿الْيَسَّ اللَّهُ بَكَاةِ عَبْدَهُ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ﴾ (الزمر: ۳۶)

”کیا اللہ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں؟ یہ لوگ آپ کو ڈراتے ہیں اس کے سوا

دوسروں سے۔ حالانکہ اللہ جس کو بے راہ کر دے اس کو کوئی راہ بتانے والا نہیں۔“

غیر اللہ کے نام کی پکاریں اور رسول اللہ ﷺ کا اعلان:

اور دوسرا وعدہ یہ کرتے ہیں کہ خاص تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں مگر آج یا اللہ مدد کی بجائے یا علی مدد، یا غوث کی پکاریں ہیں یا پیر بابا اور یا علی ججویری کے نعرے ہیں۔ یا نبی اور یا رسول کی صداکس ہیں، حالانکہ تمام انبیاء علیہم السلام نے صرف اور صرف اپنے رب کو پکارا ہے۔ قرآن کریم نے جا بجا صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے اور پھر آخری رسول محمد ﷺ سے یہ تک کہلوادیا گیا ہے جو قرآن حکیم میں تاقیامت محفوظ ہے:

﴿قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا﴾ (الحج: ۲۰)

”بہ دو کہ میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں (دوسروں کو پکار کر) اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔“

غیر اللہ کو پکارنے والے صریحاً گمراہ ہیں:

قرآن میں یہ بھی وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتا سب سے بڑی گمراہی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَفْلُونَ ۖ هُوَ إِذْ حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كُفْرِينَ ۝﴾ (الاحقاف: ۶۰، ۵)

”اس شخص سے زیادہ گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کے علاوہ دوسروں کو پکارے۔“

حالانکہ وہ قیامت تک اس کی پکار کا جواب نہیں دے سکتے ہیں۔ اور وہ تو ان کی پکاری سے غافل ہیں۔ ہاں جب قیامت کے دن سب لوگ جمع ہو جائیں گے۔ تو یہ (اللہ کے بندے) ان (پکارنے والوں) کے دشمن بن جائیں گے اور ان کی

عبادت کا شدت سے انکار کر دیں گے۔“

فوت شدگان پکارنے والوں کی پکار سے غافل ہیں:

مزید برآں یہ بھی فرمایا کہ جن کو پکارا جا رہا ہے وہ خالق نہیں مخلوق ہیں، زندہ نہیں مردہ ہیں۔ ان میں جان کی رتق تک باقی نہیں، انہیں تو یہ تک معلوم نہیں کہ دوبارہ کب ان کو اٹھایا جائے گا۔

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۚ أَمْ لَهُمْ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝﴾

(النحل: ۲۰-۲۱)

”جن ہستیوں کو یہ لوگ اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں انہوں نے کچھ بھی پیدا نہیں کیا

بلکہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔ مردہ ہیں نہ کہ زندہ، انہیں اتنا بھی شعور نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔“

اذان میں اشہد ان لا الہ الا اللہ کی گواہی کا مطلب؟

حقیقت حال یہ ہے کہ علم دین سے دوری نے ہماری قوم کو اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے کہ مؤذن جس بات کی شہادت دیتا ہو وہ یہ تک نہیں جانتا کہ وہ کیا گواہی پیش کر رہا ہے۔ سننے والے بھی شعوری طور سے اس گواہی کو نہیں سمجھ پاتے۔ ذیل میں شہادت کی وضاحت کی جاتی ہے تاکہ بنیادی عقائد سے واقفیت ہو اور صحیح راہ کو اپنایا جاسکے۔ مؤذن جب یہ پکارتا ہے کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ تو اس میں یہ ساری گواہی پنہاں ہے کہ میں برملا طور پر اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ نہیں۔ یعنی کوئی معبود نہیں، جس کی بندگی کی جائے۔ کوئی داتا نہیں، دینا جس کی صفت ہو۔ کوئی خالق نہیں، جس نے کچھ پیدا کیا ہو۔ کوئی دستگیر نہیں، جو مصیبت میں ہاتھ دے سکے۔ کوئی مالک الملک نہیں، کہ بادشاہت لینا دینا جس کے اختیار میں ہو۔ کوئی مشکل کشاء نہیں، کہ مشکل دور کر سکے۔ کوئی رازق نہیں، روزی دینا جس کا خاصہ ہو۔ کوئی غوث نہیں، جو فریاد پر مدد کو پہنچ سکے۔ کوئی قادر نہیں، کہ کچھ کر دینا اس کی قدرت میں ہو۔ کوئی عالم الغیب نہیں، چھپی باتوں کو جان سکے۔ کوئی گنج بخش نہیں، خزانے بخشنا جس کا کام ہو۔ کوئی بندہ پرور نہیں، جو کسی کی پرورش کر سکے۔ کوئی غریب نواز نہیں، جو کسی کو نواز سکے۔ کوئی نافع و ضار نہیں، نفع نقصان جس کی مٹھی میں ہو۔ کوئی مختار کل نہیں، کہ ہر چیز جس کے اختیار میں ہو۔ کوئی قہار و جبار نہیں، جس سے خوف کھایا جائے۔ کوئی حاضر و ناظر نہیں، جس سے امیدیں وابستہ کی جائیں۔ نہ ہی کوئی الٰہی ہے، جو ہمیشہ سے زندہ ہو اور موت کا اس پر گزر نہ ہو۔ اور نہ ہی کوئی سمیع الدعاء اور مجیب الدعوات ہے جو دعاؤں اور پکاروں کا سننے والا ہو۔ مرادوں کا بر لانے والا ہو۔ گودوں کا بھرنا، بگڑیاں بنانا غرض کہ یہ ساری صفات صرف اور صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات کے ساتھ خاص ہیں، جو دیتا ہے مگر اس کے خزانہ میں کمی نہیں آتی۔ سب جس کے محتاج ہیں مگر وہ کسی کا محتاج نہیں، رکوع و سجود اسی کے لیے

سزاوار ہیں۔ نذرو نیاز اسی کے نام پر ہونی چاہیے۔ عزت اور ذلت دینا اسی ایک مالک کی مرضی پر منحصر ہے۔ تعویذ گنڈوں، چھلوں، دھاگوں، قبوں اور آستانوں پر بھروسہ کرنے کی بجائے صرف اسی ایک ذات پر توکل کیا جانا چاہیے۔ واسطے، وسیلے، میڑھی اور زینے کے بغیر جس سے مانگا جانا حق ہو، اقتدار اعلیٰ کا جو مالک ہو جو حاکم کل ہو سب پر حکم چلاتا ہو کسی کو اس پر زور یا زبردستی کرنے یا حکم چلانے کی مجال نہ ہو۔

اذان میں اشہدان محمد رسول اللہ کی گواہی کا مطلب؟

اور جب مؤذن دوسری شہادت دیتا ہے کہ اشہدان محمد رسول اللہ۔ تو اس میں اس خیال کا برملا اعلان کیا جاتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ ان کا ہر قول و عمل زندگی کے ہر شعبے میں حجت ہے۔ اس کے مقابلے میں بڑے سے بڑے امام، مولوی، فقیر، لیڈر یا استاد کی بات کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر پوری دنیا بھی رسول اللہ ﷺ کی بات کے مقابلے میں اپنی چلانا چاہے تو سب کو رد کر کے اللہ کے رسول ﷺ کی بات کو ماننا عین ایمان اور حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی اس طرح کرنی چاہیے جیسے رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں ہر ہر موڑ پر سنت کے رنگ میں رنگ کر زندگی گزارنی ہے۔ چاہے غم ہو یا خوشی، دکھ ہو یا سکھ، پریشانی ہو یا شادمانی۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو سند آخر کی حیثیت سے مانا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر ہی چلا جائے۔ یہ نہ ہو کہ غم میں سنت کے خلاف رونا دھونا ہو، اللہ سے شکوہ شکایات ہوں، جہالت کی پکاریں اور مرثیہ خوانیاں ہوں۔ نیز اگر خوشی میسر آجائے تو شکر ادا کرنے کی بجائے ناچ رنگ ڈھول تماشے گانے بجانے اور بے جا اسراف میں لگ جائیں۔ اس طرح نہ کسی کا یوم پیدائش منانا سنت سے ثابت ہے نہ ہی یوم وفات مگر سنت کے خلاف نہ صرف ہر شخص کی یوم پیدائش پر سالگرہ منا کر بے جا اسراف کیا جاتا ہے بلکہ نبی ﷺ کے پیدائش کے دن کو عید میلاد النبی ﷺ کے نام سے رائج کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح وفات پر نہ صرف سوگم، دسواں، چالیسواں اور دیگر بدعات کا زور ہے بلکہ ہر سال یوم وفات پر برسیاں منائی جا رہی ہیں۔

برسی کا دوسرا نام عرس رکھ لیا گیا ہے، جس میں ڈھول ڈھمکے کے ساتھ میلوں کا بازار گرم رہتا ہے۔ جہاں عریانی، فحاشی، بے حیائی بے غیرتی، اختلاط مرد و زن، جوا، چرس، بھنگ اور ہیروئن کے دم، غرض ہر وہ چیز جو سنت کے منافی ہیں سرعام ہوتی رہتی ہیں مگر کانوں پر جوں تک نہیں ریگنتی۔ ماتھوں پر بل تک نہیں پڑتا۔ اطاعت رسول کو قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کا لازمی جز قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

(النساء: ۶۵)

”تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے ہیں جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں اپنا فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو فیصلہ آپ کریں اس سے یہ اپنے دلوں میں تنگی نہ محسوس کریں اور بخوشی تسلیم کر لیں۔“

کاش! ہدایت سے محرومی ہمارا مقدر نہ بنتی.....

اذا میں تو بارہا سنی جاتی ہیں مگر نہ پکارنے والے کو خبر کہ کیا پکار رہا ہے اور نہ ہی سننے والوں نے اس کے تقاضوں کو ذہن نشین کرنے کی کوشش کی۔ واضح مطالب کی موجودگی میں بھٹکنے کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ ہم دنیاوی معاملات میں معمولی سے معمولی شے کو ٹھونک بجا کے لیتے ہیں مگر دین کے بارے میں بے پروا بن جاتے ہیں۔ ہدایت کے ہم طالب بن کر خود جستجو نہیں کرتے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ہدایت سے محرومی ہماری قوم کا مقدر بنتی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾

(العنکبوت: ۶۹)

”جن لوگوں نے ہمارے لیے کوشش کی ہم ان کو ضرور راستے دکھائیں گے۔ یقیناً اللہ نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔“

اللہ ایسے افراد کی حالت نہیں بدلتا جو خود اپنے حال کو بدلنا نہیں چاہتے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ﴾

(الرعد: ۱۱)

”اللہ اس قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جو خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔“

ذاتی اغراض اور باطل مقاصد کی اصل جڑ فرقہ پرستی ہے:

اس وقت تمام پارٹیاں، جماعتیں، فرقے اور گروہ اپنی اپنی بولیاں بول رہے ہیں۔ کوئی کرسی اور ووٹ کے چکر میں اس قدر مست ہے کہ اصل دعوت دین کو پس پشت ڈال کر بیٹھ گیا ہے۔ کوئی مال اور زر کے چکر میں اتنا ڈوبا ہوا ہے کہ اس کو عبادت ہی کی فرصت نہیں۔ کوئی پیر اور فقیر کی طرف بلانے میں مصر ہے کہ گویا نظامِ کائنات چلانے کا اختیار ان کو دے دیا گیا ہو۔ کوئی قبر اور آستانے کی طرف ایسے دعوت دے رہا ہے کہ جیسے ساری الوہیت کھینچ کر اس میں آگئی ہو۔ کوئی قومیت اور صوبائیت کی طرف بلا کر اپنے نمبر بنانے کے چکر میں ہے تو کوئی لسانیت اور عصبیت کی طرف بلا کر قوم کو لڑانے میں خوش ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ اسلام ہی کے لبادے میں ہو رہا ہے۔ سب ہی اپنے اپنے ذاتی اغراض اور باطل مقاصد کی طرف کوشاں ہیں۔ بات تو اب بس اس کی ہے جو بے لوث اللہ کی طرف خلوص سے پکارے۔ الہ واحد کا پرچار کر کے طاغوت کی سرکوبی کرے۔ اللہ کی زمین پر اللہ کا قانون نافذ کرنے کا عزم مصمم رکھتا ہو۔ ساتھ ساتھ عملِ صالح کرنے والا ہو، بدعات و خرافات سے، فسق و فجور سے فاشی اور لغویات سے اجتناب برتنے والا ہو، اس کی زندگی سنت نبوی ﷺ کا منہ بولتا ثبوت ہو، وہ یہ بھی اعلان کرے کہ میں تمام فرقوں سے علیحدہ اور بیزار ہوں، میں تو فقط مسلم و مومن ہوں پھر مکمل خسارے سے بچنے کیلئے مالک کا یہ فرمان اس کے پیش نظر ہو:

وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَتَوَصَّوْا بِالْحَقِّ وَتَوَصَّوْا بِالصَّبْرِ ۝ (العصر)

”قسم ہے زمانے کی کہ انسانیت خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو

ایمان لائے، نیک اعمال کیے، ایک دوسرے کو حق کی وصیت کرتے رہے اور آپس میں صبر کی تلقین کرتے رہے۔“

ایمان ایسا مضبوط ایمان ہو جو باطل قوتوں پر بجلی بن کر گرے اور ان کو جلا کر راکھ کر دے۔ عمل وہ جس پر سنت نبوی ﷺ کی مہر ثبت ہو۔ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ۔ ایسا ہو کہ ببا نیک دہل لومتہ لائم سے بے خوف ہو کر حق بات کا اظہار کرے۔ توحید باری تعالیٰ کو صاف واضح اور واشگاف انداز میں بیان کرے، لگی لپٹی بات کہنے کے بجائے شرک و کفر کی ایک ایک خباثت کا پردے چاک کر کے اس کا کھلم کھلا رد کرے۔ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ میں نہ صرف خود صبر و تحمل بردباری اختیار کرے بلکہ دوسروں کو بھی اس راہ پر آئی ہوئی کڑی آزمائش میں صبر کا پیکر بننے کی تلقین کرے۔

اس کام کیلئے ایسے جیالے درکار ہیں جو ایمانِ خالص کے جذبہ سے سرشار ہوں۔ ہمت اور حوصلے والے ہوں، پھر دی اور قوت کے مالک ہوں، عزم و استقلال کے پیکر ہوں، جو سرکف میدان میں اتریں، باطل اور طاغوتی قوتوں سے نبرد آزما ہونے کیلئے جو اپنی ساری صلاحیتوں کو اللہ کی راہ میں لگانے کیلئے عزمِ صمیم رکھتے ہوں جن کی نگاہوں میں دنیا کی ظاہری چمک دمک نہیں بلکہ آخرت کی سدا بہار عیش ہوں، جن کو کوئی زوال ہی نہیں، وہ اسوۂ حسنہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی پیروی کرتے ہوئے سارے ادیان باطلہ پر دین حق یعنی اسلام کو غالب کر دکھانے کے دلوں سے سرشار ہوں۔

اللہ کے بندو! یہ کسی کا سوال نہیں بلکہ تمہارے خالق حقیقی کا مطالبہ ہے اور ایسے لوگوں کو ہی اللہ پسند کرتا ہے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًا كَأَنَّهُمْ بُنَيَانٌ

مَرْصُوصٌ﴾ (الصف: ۴)

اگر آپ قرآن کی اس دعوت سے متفق ہیں جو درحقیقت آپ کی اپنی دعوت ہے تو اس دعوت کو دنیا میں عام کرنے کیلئے اللہ کی راہ میں ہمارے مددگار بن کر آگے بڑھئے اور ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کوششوں میں ہمارے ساتھ کھل کر اپنی توانائیاں صرف کیجئے۔ من انصاری الی اللہ؟
آخر میں ہماری پکار یہ ہے کہ:

کیا کوئی ایسا ہے جو شرک کو مٹانے اور توحید خالص کو پھیلانے کیلئے ہمارا ساتھ دینے پر تیار ہو؟ اور کہاں ہیں وہ لوگ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقوش قدم کی رہنمائی میں باطل کو مٹا کر حق کے قیام کیلئے ہمارے ہمسفر بنیں۔



www.KitaboSunnat.com

باب اول:

نزول قرآن کے مقاصد

۱۔ قرآن مجید پوری کائنات انسانیت کی کامل ہدایت اور فوز و فلاح کے لیے نازل ہوا ہے۔

نمبر شمار	سورت کا نام	آیات نمبرز
۱	البقرة	۲
۲	البقرة	۹۷
۳	البقرة	۱۸۵
۴	آل عمران	۱۳۸
۵	المائدة	۱۵
۶	المائدة	۱۶
۷	الانعام	۱۹
۸	الانعام	۱۱۵
۹	الانعام	۱۵۵
۱۰	الانعام	۱۵۷
۱۱	الاعراف	۲
۱۲	الاعراف	۵۲
۱۳	یونس	۵۸
۱۴	یوسف	۲

۱۵	ابراہیم	۱
۱۶	بنی اسرائیل	۹
۱۷	بنی اسرائیل	۳۱
۱۸	بنی اسرائیل	۸۹
۱۹	الکھف	۵۳
۲۰	مریم	۹۷
۲۱	طہ	۳
۲۲	طہ	۱۱۳
۲۳	الانبیاء	۱۰
۲۴	یسین	۶۹
۲۵	یسین	۷۰
۲۶	ص	۲۹
۲۷	الاحقاف	۳۰
۲۸	الجن	۲

۱۲۔ قرآن مجید حق و باطل کو پرکھنے کا میزان ہے۔

۱	البقرہ	۱۸۵
۲	آل عمران	۴
۳	الفرقان	۱
۴	الطارق	۱۳

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
-----------	-------------	----------

۱.۳۔ اللہ تعالیٰ نے سمجھنے اور پڑھنے والوں کے لیے قرآن مجید کو بالکل آسان کر دیا ہے۔

۱	مریم	۹۷
۲	حم السجده	۳
۳	الدخان	۵۸
۴	القمر	۱۷
۵	القمر	۲۲
۶	القمر	۳۲
۷	القمر	۴۰

۱.۴۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو قرآن مجید میں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔

۱	النساء	۸۲
۲	ص	۲۹
۳	محمد	۲۴

۱.۵۔ اللہ تعالیٰ کی آیات بینات کو جھٹلانے والوں کا انجام بہت بُرا ہوگا۔

۱	البقرة	۳۹
۲	آل عمران	۴
۳	النساء	۵۶
۴	المائدہ	۱۰
۵	المائدہ	۸۶
۶	بنی اسرائیل	۹۸
۷	الکھف	۱۰۵

۸	الكهف	۱۰۶
۹	الحج	۵۷
۱۰	العنكبوت	۲۳
۱۱	الروم	۱۶
۱۲	الزمر	۶۳
۱۳	الجاثية	۱۱
۱۴	الحديد	۱۹
۱۵	التغابن	۱۰
۱۶	البلد	۱۹



باب دوم:

توحید باری تعالیٰ

۲.۱۔ ”الہ“ ہونا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو زیب دیتا ہے۔

۱	البقرة	۲۵۵
۲	آل عمران	۱۸
۳	آل عمران	۶۲
۴	النساء	۱۷۱
۵	الانعام	۱۰۲
۶	ابراہیم	۵۲
۷	النحل	۵۱
۸	القصص	۷۰
۹	القصص	۸۸
۱۰	ص	۶۵
۱۱	الدخان	۸

۲.۲۔ اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز کا اکیلا ہی خالق و مالک ہے۔

۱	البقرة	۲۹
۲	الانعام	۱
۳	الانعام	۱۰۱

۴	الانعام	۱۰۲
۵	الرعد	۱۶
۶	طہ	۵۰
۷	النور	۴۵
۸	الفرقان	۲
۹	السجده	۷
۱۰	یسین	۳۶
۱۱	الزمر	۶۲
۱۲	المومن	۶۲
۱۳	القمر	۴۹

۲۳۔ دنیا جہان اور زمین و آسمان کی ہر چھوٹی بڑی شے کا مالک و مختار کل صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

۱	البقرة	۱۰۷
۲	البقرة	۲۵۵
۳	البقرة	۲۸۴
۴	آل عمران	۲۶
۵	آل عمران	۱۰۹
۶	آل عمران	۱۲۹
۷	آل عمران	۱۸۰
۸	آل عمران	۱۸۹
۹	النساء	۱۲۶

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
۱۰	النساء	۱۳۱
۱۱	النساء	۱۳۲
۱۲	النساء	۱۴۰
۱۳	النساء	۱۴۱
۱۴	الانعام	۱۲
۱۵	ابراہیم	۲
۱۶	النحل	۵۲
۱۷	طہ	۶
۱۸	الحج	۶۴
۱۹	النور	۶۴
۲۰	لقمان	۲۶
۲۱	الزمر	۶۳
۲۲	الشوری	۴
۲۳	الفتح	۴
۲۴	الفتح	۷
۲۵	النجم	۳۱
۲۶	الحديد	۱۰

۲۴۔ اللہ تعالیٰ ہی حاکم مطلق ہے۔ ہر چیز پر اسی کا حکم چلتا ہے، اس کی حکومت میں کوئی بھی شریک نہیں۔

۱	البقرة	۲۵۳
---	--------	-----

۲	آل عمران	۲۶
۳	آل عمران	۱۵۴
۴	النساء	۴۹
۵	المائدہ	۱۷
۶	المائدہ	۴۰
۷	الانعام	۵۷
۸	الاعراف	۵۴
۹	الانفال	۴۲
۱۰	الانفال	۴۴
۱۱	یوسف	۲۱
۱۲	الرعد	۳۱
۱۳	ابراہیم	۲۷
۱۴	بنی اسرائیل	۱۱۱
۱۵	الحج	۱۴
۱۶	الحج	۱۸
۱۷	الفرقان	۲
۱۸	القصص	۶۸
۱۹	الروم	۴
۲۰	الروم	۲۵
۲۱	الاحزاب	۳۷

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
۲۲	الاحزاب	۳۸
۲۳	الشوریٰ	۴۹
۲۴	الطلاق	۳
۲۵	البروج	۱۶

۲.۵۔ نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

۱	الانعام	۱۷
۲	التوبہ	۵۱
۳	یونس	۱۰۷
۴	الرعد	۱۱
۵	بنی اسرائیل	۶۷
۶	فاطر	۲
۷	یسین	۲۳
۸	الزمر	۳۸
۹	الفتح	۱۱
۱۰	التغابن	۱۱

۲.۶۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرماں بردار ہے۔

۱	البقرة	۱۱۷
۲	آل عمران	۸۳
۳	یوسف	۴۰
۴	الرعد	۱۵

۳۳	ابراہیم	۵
۶۵	الحج	۶
۲۶	الروم	۷
۶۸	المومن	۸
۱۱	حم السجدہ	۹
۱۲	حم السجدہ	۱۰

۲.۷۔ تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کے در کی محتاج ہے، جب کہ وہ سب سے بے پروا ہے۔

۸	ابراہیم	۱
۶	العنکبوت	۲
۱۲	لقمان	۳
۱۵	فاطر	۴
۷	الزمر	۵
۳۸	محمد	۶
۵۷	الذاریات	۷
۲۹	الرحمان	۸
۲۳	الحدید	۹
۶	الممتحنہ	۱۰
۶	التغابن	۱۱

۲.۸۔ اللہ تعالیٰ کائناتِ عالم کا اکیلا پرورش کرنے والا (رب) ہے۔

۱	الفاتحه	۱
۲۱	البقرة	۲
۱۳۹	البقرة	۳
۵۱	آل عمران	۴
۱۶۳	الانعام	۵
۱۶	الرعد	۶
۲۴	الشعراء	۷
۲۴	القصص	۸
۱۲۶	الصافات	۹
۶	الانفطار	۱۰
۱	الناس	۱۱

۲.۹۔ اللہ تعالیٰ رازق ہے وہی تمام مخلوق کو رزق دینے والا ہے۔

۲۱۲	البقرة	۱
۱۵۱	الانعام	۲
۶	هود	۳
۳۱	بنی اسرائیل	۴
۱۳۲	طہ	۵
۵۸	الحج	۶
۶۰	العنکبوت	۷

۴۰	الروم	۸
۲۴	سبا	۹
۳	فاطر	۱۰
۱۳	المومن	۱۱
۵۸	الذاریات	۱۲
۱۱	الجمعه	۱۳
۲۱	الملک	۱۴

۲۱۰۔ گود کو ہری کرنے یعنی اولاد دینے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

۱۸۹	الاعراف	۱
۱۹۰	الاعراف	۲
۳۹	ابراہیم	۳
۵	مریم	۳
۶	مریم	۴
۷	مریم	۵
۸	مریم	۶
۹	مریم	۷
۸۹	الانبياء	۸
۹۰	الانبياء	۹
۳۰	ص	۱۰
۴۹	الشوری	۱۱

۱۲	الشوری	۵۰
----	--------	----

۱۱۔ ۲۔ انا، گنج بخش، غریب نواز (دینے والا) (خزانے بخشنے والا) (غریبوں کو عطا کرنے والا) اور

ضرورت مندوں کی جھولیاں بھرنے والی ذاتِ بابرکات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

۱	آل عمران	۸
۲	الرعد	۲۶
۳	ابراہیم	۷
۴	ابراہیم	۳۴
۵	الحجر	۲۰
۶	الحجر	۲۱
۷	الحجر	۲۲
۸	النحل	۱۸
۹	النحل	۵۳
۱۰	بنی اسرائیل	۱۰۰
۱۱	ص	۹
۱۲	ص	۳۵
۱۳	الزمر	۵۲
۱۴	الزمر	۶۳
۱۵	الشوری	۱۲
۱۶	الطور	۳۷
۱۷	المنافقون	۷

۱۵	الفجر	۱۸
۱۶	الفجر	۱۹

۲.۱۲ غوث الاعظم (سب سے بڑا فریادرس، یعنی فریادیں سننے والا) مشکل کشا (مشکلیں دور کرنے والا)، کارساز (بگڑے کام بنانے والا) ونگیر (مصیبت میں سہارا دینے والا) صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

۱۰۷	البقرة	۱
۱۲۶	آل عمران	۲
۱۶۰	آل عمران	۳
۴۵	النساء	۴
۶۳	الانعام	۵
۷۰	الانعام	۶
۱۰	الانفال	۷
۱۱۶	التوبة	۸
۲۳	يونس	۹
۱۰۷	يونس	۱۰
۱۱	الرعد	۱۱
۶۷	بنی اسرائیل	۱۲
۶۸	بنی اسرائیل	۱۳
۱۱۲	الانبياء	۱۴
۷۸	الحج	۱۵

۳۱	الفرقان	۱۶
۶۲	النمل	۱۷
۲۲	العنکبوت	۱۸
۳۸	الزمر	۱۹
۳۳	الروم	۲۰
۵۱	المومن	۱۲
۹	الشوری	۲۲
۲۰	الملک	۲۳
۲۵	نوح	۲۴

۲.۱۳۔ بیماری سے شفا دینے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

۶۴	الانعام	۱
۱۲	یونس	۲
۸۳	الانبياء	۳
۸۴	الانبياء	۴
۸۰	الشعراء	۵
۶۲	النمل	۶
۸	الزمر	۷
۴۹	الزمر	۸

۲.۱۴۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔

۳۳	البقرة	۱
----	--------	---

۱۰۹	المائدہ	۲
۱۱۶	المائدہ	۳
۵۹	الانعام	۴
۷۳	الانعام	۵
۷۸	التوبہ	۶
۲۰	یونس	۷
۱۲۳	ہود	۸
۹	الرعد	۹
۷۷	النحل	۱۰
۲۶	الکہف	۱۱
۹۲	المومنون	۱۲
۶۵	النمل	۱۳
۳۴	لقمان	۱۴
۶	السجدہ	۱۵
۳	سباء	۱۶
۴۸	سباء	۱۷
۳۸	فاطر	۱۸
۱۸	الحجرات	۱۹

۲.۱۵۔ دلوں کے حالات اور بھیہ سے واقف صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

۲۳۵	البقرة	۱
-----	--------	---

۲۹	آل عمران	۲
۱۵۴	آل عمران	۳
۷	المائدہ	۴
۴۳	الانفال	۵
۳۸	ابراہیم	۶
۲۵	بنی اسرائیل	۷
۷۴	النمل	۸
۲۳	لقمان	۹
۳۸	فاطر	۱۰
۷	الزمر	۱۱
۲۴	الشوری	۱۲
۱۶	ق	۱۳
۱۳	الملک	۱۴

۱۶۔۲۔ دنیائے کائنات میں ہر کام و معاملہ اللہ کے ”حکم“، ”اُذن“ و ”مشیت“ کے مطابق ہوتا ہے۔
اس میں وہ لاشریک ہے۔

۱۰۲	البقرة	۱
۱۴۵	آل عمران	۲
۱۶۶	آل عمران	۳
۵۸	الاعراف	۴
۱۰۰	یونس	۵

۲۸	الرعد	۶
۶۵	الحج	۷
۷۸	المومن	۸
۱۰	المجادلہ	۹
۱۱	التغابن	۱۰

۲۱۷۔ زندگی اور موت کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

۲۸	البقرة	۱
۲۵۸	البقرة	۲
۱۳۵	آل عمران	۳
۱۵۶	آل عمران	۴
۹۵	الانعام	۵
۱۵۸	الاعراف	۶
۱۰۴	یونس	۷
۸۰	المومنون	۸
۸۱	الشعراء	۹
۱۲	یسین	۱۰
۴۲	الزمر	۱۱
۱۱	المومن	۱۲
۶۸	المومن	۱۳
۸	الدخان	۱۴

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
-----------	-------------	----------

۱۵	النجم	۴۴
۱۶	الواقعه	۶۰

۲.۱۸۔ عزت و ذلت دینے کی قدرت و اختیار فقط اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

۱	آل عمران	۲۶
۲	النساء	۱۳۹
۳	فاطر	۱۰
۴	المنافقون	۸

۲.۱۹۔ بنی نوع انسانیت کو ہر قسم کی بھلائی اور نعمت صرف اللہ تعالیٰ کے دروازے سے ملتی ہے۔

۱	الانفال	۵۳
۲	ہود	۱۰
۳	ابراہیم	۳۴
۴	النحل	۱۸
۵	النحل	۵۳
۶	النحل	۸۱
۷	النحل	۸۲
۸	النحل	۸۳
۹	النحل	۱۱۴
۱۰	فاطر	۳
۱۱	الزمر	۸
۱۲	الزمر	۴۹

۱۳	حم سجدہ	۵۱
----	---------	----

۲۰۔ توکل اور کلی بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر کرنا چاہیے۔

۱	آل عمران	۱۲۲
۲	آل عمران	۱۵۹
۳	آل عمران	۱۶۰
۴	النساء	۸۱
۵	المائدہ	۱۱
۶	الانفال	۲
۷	الانفال	۶۱
۸	یونس	۸۴
۹	ہود	۱۲۳
۱۰	یوسف	۶۷
۱۱	ابراہیم	۱۱
۱۲	ابراہیم	۱۲
۱۳	النحل	۹۹
۱۴	الفرقان	۵۸
۱۵	العنکبوت	۵۹
۱۶	الاحزاب	۳
۱۷	الاحزاب	۴۸
۱۸	الزمر	۴۸

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
۱۹	الشوریٰ	۳۶
۲۰	المجادلہ	۱۰
۲۱	التغابن	۱۳
۲۲	الطلاق	۳

۲.۲۱۔ مشکل کے وقت مدد کے لیے صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی پکار لگانی چاہیے۔

۱	البقرة	۱۸۶
۲	الاعراف	۲۹
۳	الاعراف	۵۵
۴	الاعراف	۵۶
۵	الرعد	۱۳
۶	المومن	۱۳
۷	المومن	۶۰
۸	المومن	۶۵

۲.۲۲۔ ہر قسم کی عبادت خواہ وہ بدنی ہو یا مالی..... سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہونی چاہیے۔

۱	الفاتحہ	۳
۲	آل عمران	۵۱
۳	النساء	۳۶
۴	المائدہ	۷۲
۵	الاعراف	۵۹
۶	ہود	۲

۴۰	یوسف	۷
۹۹	الحجر	۸
۲۳	بنی اسرائیل	۹
۹۲	الانبیاء	۱۰
۳۲	المومنون	۱۱
۵۶	الذاریات	۱۲
۵	الینہ	۱۳

۲۳۔۲۔ اللہ تعالیٰ کے اختیارات و معاملات میں کوئی بھی شریک و سہم نہیں۔

۶۳	آل عمران	۱
۳۶	النساء	۲
۱۵۲	الانعام	۳
۳۴	یونس	۴
۳۸	یوسف	۵
۳۳	الرعد	۶
۱۱۱	بنی اسرائیل	۷
۲۶	الکھف	۸
۲	الفرقان	۹
۴۰	الروم	۱۰
۲۲	سبا	۱۱
۴۰	فاطر	۱۲

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
-----------	-------------	----------

۱۳	الاحقاف	۴
----	---------	---

۲۲۔ گناہوں، مصیبتوں اور کوتاہیوں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی معاف کر سکتا ہے۔ اس کے سوا یہ اختیار مخلوق میں کسی کے پاس نہیں۔

۱	البقرة	۵۸
۲	آل عمران	۳۱
۳	آل عمران	۱۳۵
۴	الاعراف	۱۲۱
۵	ابراہیم	۱۰
۶	الشعراء	۵۱
۷	الشعراء	۸۲
۸	الاحزاب	۷۱
۹	الزمر	۵۳
۱۰	المومن	۳
۱۱	الاحقاف	۳۱
۱۲	الفتح	۲
۱۳	نوح	۴

۲۲۵۔ ”شریعت اسلامیہ“ منزل من اللہ احکامات (قرآن وحدیث) کا نام ہے اور اسی کی ہی پیروی کا حکم دیا گیا ہے، کیوں کہ اخروی نجات کا مدار یہی ہے۔

۱	البقرة	۴۸
۲	الانعام	۱۰۷

۱۵۶	الانعام	۳
۳	الاعراف	۴
۱۲۳	طہ	۵
۱۵۷	الاعراف	۶
۲	الاحزاب	۷
۵۵	الزمر	۸
۱۸	الجاثیہ	۹
۳	محمد	۱۰

۲۰۲۶۔ اسلام اتحاد کی بنیاد صرف عقیدہ توحید کو قرار دیتا ہے۔ اہل توحید کا اہل شرک کے ساتھ اتحاد نہیں ہو سکتا۔

۶۳	آل عمران	۱
۷۸	الانعام	۲
۱۱۳	التوبہ	۳
۵۳	ہود	۴
۳۷	یوسف	۵
۳۸	یوسف	۶
۳۹	یوسف	۷
۴۰	یوسف	۸
۴۸	مریم	۹
۲۶	الزخرف	۱۰

۱۱	الممتحنہ	۴
۱۲	الکافرون	۱
۱۳	الکافرون	۲
۱۴	الکافرون	۳
۱۵	الکافرون	۴
۱۶	الکافرون	۵
۱۷	الکافرون	۶

۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا علم سب سے وسیع ہے اور عظیم قدرت لا محدود ہے۔

۱	البقرة	۲۹
۲	البقرة	۱۰۷
۳	البقرة	۲۵۵
۴	آل عمران	۵
۵	آل عمران	۲۹
۶	النساء	۱۰۸
۷	المائدة	۹۷
۸	الانعام	۵۹
۹	التوبة	۷۸
۱۰	هود	۵
۱۱	هود	۶
۱۲	ابراهيم	۳۸

۷۴	النحل	۱۳
۴۷	الانبياء	۱۴
۷۰	الحج	۱۵
۶۴	النور	۱۶
۵۸	الفرقان	۱۷
۷۴	النحل	۱۸
۷۵	النحل	۱۹
۱۶	لقمان	۲۰
۵۴	الاحزاب	۲۱
۲	سبا	۲۲
۳	سبا	۲۳
۱۱	فاطر	۲۴
۱۹	المومن	۲۵
۴۷	حم السجده	۲۶
۱۲	الشورى	۲۷
۱۹	محمد	۲۸
۱۶	الحجرات	۲۹
۱۶	ق	۳۰
۳	الحديد	۳۱
۴	الحديد	۳۲

۶	المجادله	۳۳
۷	المجادله	۳۴
۱۲	الطلاق	۳۵
۱۳	الملک	۳۶
۱۴	الملک	۳۷
۳۱	المدثر	۳۸
۷	الاعلیٰ	۳۹
۱۴	العلق	۴۰

۲۸۔ یہ صفت صرف اللہ کی ہے کہ وہ اپنے بندوں کے اعمال و افعال سے پوری طرح باخبر ہے اور انہیں نیک اعمال کی توفیق بخشتا ہے۔

۷۴	البقرة	۱
۲۷۱	البقرة	۲
۱۵۶	آل عمران	۳
۱۸۰	آل عمران	۴
۱۳۵	النساء	۵
۱۳۲	الانعام	۶
۱۰۱	التوبه	۷
۶۱	یونس	۸
۱۱۱	هود	۹
۱۱۲	هود	۱۰

۳۳	الرعد	۱۱
۴۲	الرعد	۱۲
۹۱	النحل	۱۳
۳۰	بنی اسرائیل	۱۴
۵۸	الفرقان	۱۵
۸۸	النحل	۱۶
۱۱	فاطر	۱۷
۴۰	حم السجدہ	۱۸
۲۵	الشوریٰ	۱۹
۱۸	الحجرات	۲۰
۴	الحديد	۲۱
۱۰	الحديد	۲۲
۳	المجادلہ	۲۳
۱۱	المجادلہ	۲۴
۱۳	المجادلہ	۲۵
۲	التغابن	۲۶
۸	التغابن	۲۷



باب سوم:

شُرک کی تباہ کاریاں، مشرک کا انجام

۱۔ ۳۔ اللہ کے ساتھ شرک عظیم ترین گناہ ہے، حالتِ شرک میں فوت ہونے والے کی ہرگز ہرگز معافی نہ ہے۔

۱	النساء	۴۸
۲	النساء	۱۱۶
۳	المائدہ	۷۲
۴	لقمان	۱۳

۲۔ ۳۔ شرک انتہائی کمزور عقیدہ ہے۔

۱	الاعراف	۱۹۲
۲	الاعراف	۱۹۴
۳	الاعراف	۱۹۷
۴	یونس	۳۴
۵	یونس	۳۵
۶	الرعد	۱۴
۷	الحج	۳۱
۸	القصص	۶۴
۹	یس	۷۴
۱۰	یس	۷۵

۳.۳۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے خالص ایمان اور نیک و پاکیزہ اعمال کو اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔

۱	النساء	۱۳۶
۲	الاعراف	۲۹
۳	الزمر	۲
۴	الزمر	۳
۵	الزمر	۱۱
۶	الزمر	۱۴
۷	المومن	۱۴
۸	البینہ	۵

۳.۴۔ کفر و شرک کی حالت میں مرنے والے کے تمام اعمال اکارت ہو جائیں گے، اللہ کے ہاں ان کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔

۱	البقرة	۲۱۷
۲	المائدہ	۵
۳	الانعام	۸۸
۴	الاعراف	۱۴۷
۵	التوبہ	۱۷
۶	ابراہیم	۱۸
۷	الکہف	۱۰۵
۸	النور	۳۹
۹	النور	۴۰

۲۳	الفرقان	۱۰
۶۵	الزمر	۱۱
۸	محمد	۱۲
۹	محمد	۱۳
۲	الغاشیہ	۱۴
۳	الغاشیہ	۱۵
۴	الغاشیہ	۱۶

۵۔ دنیا میں عزت اور آخرت میں دائمی سرفرازی کے حصول کے لیے ہمیشہ شرک و بدعات سے پاک ایمان و عقیدہ اور صاف ستھرے اعمال لازمی ہیں۔

۱۲۴	النساء	۱
۸۲	الانعام	۲
۹۷	النحل	۳
۱۹	بنی اسرائیل	۴
۱۱۰	الکہف	۵
۱۱۲	طہ	۶
۵۵	النور	۷
۴۰	المومن	۸

۶۔ والدین کی اطاعت فرض ہے۔ لیکن اگر والدین شرک کرنے پر مجبور کریں تو ان کی اطاعت بالکل نہ کی جائے۔

۸	العنکبوت	۱
---	----------	---

۱۵	لقمان	۲
----	-------	---

۳۔ ۷۔ شرک پر جان دینے والوں کے لیے دعائے مغفرت کرنا مومنوں کے لیے قطعاً جائز نہیں۔

۸۳	التوبہ	۱
۱۱۳	التوبہ	۲

۳۔ ۸۔ شرک قیامت کے دن مایوس ہوں گے، ان کی شفاعت نہ ہوگی۔

۹۵	الانعام	۱
۵۳	الاعراف	۲
۱۰۰	الشعراء	۳
۱۳	الروم	۴
۱۸	المومن	۵

۳۔ ۹۔ روزِ قیامت مشرکوں کے خود ساختہ شفاعتی اور سفارشی لوگ ان سے گم ہو جائیں گے۔

۹۳	الانعام	۱
۵۳	الاعراف	۲
۳۰	یونس	۳
۱۰۰	الشعراء	۴
۱۰۱	الشعراء	۵
۱۳	الروم	۶
۲۸	حم سجدہ	۷
۱۸	المومن	۸
۷۳	المومن	۹

۱۰	الشوریٰ	۳۶
۱۱	المدثر	۳۸

۱۰۔ ۳۔ دنیا میں مشرکین جن ہستیوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے، قیامت کے دن وہی ہستیاں اور برگزیدہ لوگ اپنی بندگی کرنے والوں کی بندگی کا یکسر انکار کر کے ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

۱	النحل	۸۶
۲	الفرقان	۱۷
۳	الفرقان	۱۸
۴	فاطر	۱۳
۵	فاطر	۱۳
۶	الاحقاف	۵
۷	الاحقاف	۶

۱۱۔ ۳۔ اللہ کی آیات کے منکرین اور مشرکین روزِ جزا بدترین انجام سے دوچار ہوں گے، ان کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔

۱	آل عمران	۵۶
۲	آل عمران	۹۱
۳	الاحزاب	۶۵
۴	فاطر	۳۷
۵	المومن	۱۸
۶	الشوریٰ	۳۵
۷	الشوریٰ	۳۶

۱۰	الحاشیہ	۸
۳۴	الجاثیہ	۹
۱۷۴	النساء	۱۰
۲۵	العنکبوت	۱۱

۱۲۔ ۳۔ کفار و مشرکین کی پہچان کس طرح کی جاسکتی ہے؟

۷۲	الحج	۱
۶۶	المومنون	۲
۶۷	المومنون	۳
۷	لقمان	۴
۵	ص	۵
۶	ص	۶
۴۵	الزمر	۷
۱۰	المومن	۸
۱۲	المومن	۹
۱۴	المومن	۱۰
۲۶	حم السجدہ	۱۱

۱۳۔ ۳۔ اللہ کے ماسوا کسی اور کو مدد کے لیے پکارنا کھلا شرک ہے۔

۱۰۶	یونس	۱
۱۴	الکھف	۲
۱۲	الحج	۳

۱۱۷	المومنون	۴
۲۱۳	الشعراء	۵
۸۸	القصص	۶
۳۰	لقمان	۷
۱۳	فاطر	۸
۱۴	المومن	۹
۶۶	المومن	۱۰
۷۳	المومن	۱۱
۷۴	المومن	۱۲
۱۸	الجن	۱۳
۲۰	الجن	۱۴

۱۴۔ ۳۔ اللہ کے سوا کسی اور کو مدد کے لیے پکارنا پر لے درجے کی جہالت اور بے وقوفی ہے۔

۴۰	الانعام	۱
۴۱	الانعام	۲
۷۱	الانعام	۳
۳۷	الاعراف	۴
۱۹۴	الاعراف	۵
۱۹۷	الاعراف	۶
۶۶	یونس	۷
۱۰۱	ہود	۸

۱۴	الرعد	۹
۲۰	النحل	۱۰
۲۱	النحل	۱۱
۵۶	بنی اسرائیل	۱۲
۱۳	الحج	۱۳
۶۲	الخج	۱۴
۷۳	الحج	۱۵
۴۱	العنکبوت	۱۶
۴۲	العنکبوت	۱۷
۲۰	المومن	۱۸
۴	الاحقاف	۱۹
۵	الاحقاف	۲۰
۶	الاحقاف	۲۱

۱۵۔ ۳۔ اللہ کے سوا کسی اور کے نام کی نذر و نیاز دینا واضح شرک ہے اور اس کا کھانا حرام ہے۔

۱۷۱	البقرة	۱
۱۷۲	البقرة	۲
۳	المائدة	۳
۱۳۶	الانعام	۴
۱۴۵	الانعام	۵
۵۶	النحل	۶

۱۱۴	النحل	۷
۱۱۵	النحل	۸

۱۶۔ ۳۔ اللہ کے سوا کسی اور کو اولاد دینے کی عنایت سمجھنا شرک ہے۔

۱۸۹	الاعراف	۱
۱۹۰	الاعراف	۲

۱۷۔ ۳۔ اللہ کے علاوہ کسی کی، کسی بھی قسم کی عبادت و عجز و نیاز کرنا شرک ہے۔

۶۴	آل عمران	۱
۳۶	النساء	۲
۵۶	الانعام	۳
۱۶۳	الانعام	۴
۲۸	یونس	۵
۳۶	الرعد	۶
۳۵	النحل	۷
۱۱۰	الکھف	۸
۵۵	النور	۹
۳	الزمر	۱۰
۶۵	الزمر	۱۱
۶۶	الزمر	۱۲

۱۸۔ ۳۔ اپنی دعاؤں اور پکاروں میں اللہ کے نیک بندوں انبیاء و صالحین کو وسیلہ بنانا شرک ہے۔

۱	الاعراف	۱۸۰
۲	یونس	۱۸
۳	الزمر	۳
۴	الزمر	۴۳
۵	الزمر	۴۴

۱۹۔ ۳۔ مشرکین اللہ کے ماسواء جن کی سوروپکار کرتے ہیں۔ اللہ کے لیے بعض مخصوص کام شرکاء کے لیے بھی کرتے ہیں۔ حالاں کہ وہ مجبور و بے بس ہیں، ذرہ برابر اختیار بھی نہیں رکھتے۔

۱	آلہائے	۷۶
۲	الاعراف	۱۸۸
۳	یونس	۴۹
۴	الرعد	۱۶
۵	النحل	۷۳
۶	بنی اسرائیل	۵۶
۷	الحج	۷۳
۸	الفرقان	۳
۹	العنکبوت	۱۷
۱۰	سباء	۲۲
۱۱	فاطر	۱۳
۱۲	المومن	۲۰

۱۳	الاحقاف	۲۸
۱۴	الجین	۲۱

۳۰۔ غیر اللہ کے پاس کسی کو روزی رزق دینے کا کوئی اختیار نہیں۔

۱	العنکبوت	۱۷
۲	الروم	۴۰
۳	الملک	۲۱
۴	الملک	۳۰

۳۱۔ شریعت کے واضح احکامات کے باوجود علماء و مشائخ کی بات ماننا یا قرآن پر ان کے اقوال کو ترجیح دینا شرک ہے۔ یہ گویا ان کو رب بنانے کے مترادف ہے۔

۱	البقرة	۱۶۵
۲	البقرة	۱۶۶
۳	آل عمران	۶۴
۴	التوبة	۳۱
۵	الشورى	۲۱

۳۲۔ اللہ کے ماسوا جن ہستیوں کی پوجا و بندگی کی جاتی ہے، وہ اپنی ”عبادت“ کیے جانے سے بے خبر ہیں۔

۱	المائدة	۱۱۶
۲	المائدة	۱۱۷
۳	یونس	۲۹
۴	فاطر	۱۴

۵	الاحقاف	۵
---	---------	---

۳۲۳۔ تاریخ کے ہر دور میں انبیاء، صلحاء اور اولیاء اللہ وغیرہ کی تصویریں اور مجسمے بنا کر دین کی بقاعدہ پرستش کی گئی، پتھر کے بت اور لکڑی کی مورتیاں محض خیالی نہ تھیں۔

۱۹۴	الاعراف	۱
۲۸	یونس	۲
۲۹	یونس	۳
۲۰	النحل	۴
۲۱	النحل	۵
۸۶	النحل	۶
۵۲	الکھف	۷
۱۰۲	الکھف	۸
۸۱	مریم	۹
۸۲	مریم	۱۰
۳	الفرقان	۱۱
۱۷	الفرقان	۱۲
۱۹	الفرقان	۱۳
۹۲	الشعراء	۱۴
۹۳	الشعراء	۱۵
۹۴	الشعراء	۱۶
۹۵	الشعراء	۱۷

۱۸	الشعراء	۹۶
۱۹	الشعراء	۹۷
۲۰	الشعراء	۹۸
۲۱	القصص	۶۲
۲۲	القصص	۶۳
۲۳	القصص	۶۴
۲۴	فاطر	۱۳
۲۵	فاطر	۱۴
۲۶	الاحقاف	۵
۲۷	الاحقاف	۶

۲۴: ۳۔ پہلی اقوام کا یہی جرم تھا کہ وہ اللہ کے رب ہونے کا اقرار کرتے تھے، اللہ کی عبادت کرتے اور اس کے باوجود اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک ٹھہراتے، یہی چیز ان کے خسارے کا سبب بنی۔

۱	یونس	۱۸
۲	یونس	۳۱
۳	یوسف	۱۰۶
۴	المومنون	۸۴
۵	المومنون	۸۵
۶	المومنون	۸۶
۷	المومنون	۸۷
۸	المومنون	۸۸

۸۹	المومنون	۹
۶۱	العنكبوت	۱۰
۶۳	العنكبوت	۱۱
۲۵	لقمان	۱۲
۳۸	الزمر	۱۳
۹	الزخرف	۱۴
۸۷	الزخرف	۱۵

۲۵۔۳۔ مشرکین مکہ شدید آزمائش کی حالات میں خالص اللہ کو پکارتے، لیکن جب شدت کی گھڑی ختم ہو جاتی تو پھر شرک کرنے لگتے۔

۴۰	الانعام	۱
۴۱	الانعام	۲
۶۳	الاعراف	۳
۶۴	الاعراف	۴
۱۸۹	الاعراف	۵
۱۲	یونس	۶
۲۲	النحل	۷
۵۳	النحل	۸
۵۴	النحل	۹
۶۷	بنی اسرائیل	۱۰
۶۵	العنكبوت	۱۱

۱۲	الروم	۳۳
۱۳	لقمان	۳۲
۱۴	الزمر	۸
۱۵	الزمر	۴۹
۱۶	حم السجدہ	۴۸

۳۲۔ مشرکانہ عقائد و اعمال کو چھوڑنے کی بجائے اسے اپنے باپ دادا کا عمل بنانا، اس پر دوام پکڑنا ہمیشہ سے گمراہوں کا طریقہ رہا ہے۔

۱	البقرة	۱۷۰
۲	المائدة	۱۰۴
۳	الاعراف	۷۰
۴	الاعراف	۷۱
۵	یونس	۷۸
۶	ہود	۶۲
۷	ہود	۸۷
۸	الزخرف	۲۲
۹	الزخرف	۲۳
۱۰	الانبياء	۵۳
۱۱	الانبياء	۵۴
۱۲	المومنون	۲۴
۱۳	الشعراء	۷۴

۱۴	لقمان	۲۱
۱۵	سبأ	۳۳
۱۶	ص	۶
۱۷	ص	۷
۱۸	ابراہیم	۱۰

۳۲۔ مساجد کی تعمیر اور ان کی آباد کاری مشرکین کے لیے قطعاً جائز نہیں۔ یہ حق صرف اہل توحید کا ہے۔

۱	البقرة	۱۱۴
۲	التوبة	۱۷
۳	التوبة	۲۸
۴	الجن	۱۸

۳۲۸۔ کفر و شرک کرنے اور حق کو جھٹلانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور عذاب نازل ہوتا ہے۔

۱	آل عمران	۵۶
۲	الانعام	۴۷
۳	الاعراف	۹۶
۴	الانفال	۵۴
۵	یونس	۱۳
۶	ابراہیم	۷
۷	الکہف	۵۹
۸	الحج	۴۵

۲۱۳	الشعراء	۹
۵۹	القصص	۱۰
۴۲	الروم	۱۱
۱۷	سباء	۱۲
۲۷	الاحقاف	۱۳
۲۸	الاحقاف	۱۴
۸	الطلاق	۱۵
۴	الحاقہ	۱۶
۵	الحاقہ	۱۷
۶	الحاقہ	۱۸

۲۹۔ ۳۔ مومنین کو چھوڑ کر مشرکین اور مبتدعین سے دوستی محبت اور دلی تعلق رکھنا جائز نہیں ہے۔

۲۸	آل عمران	۱
۱۱۸	آل عمران	۲
۱۳۴	النساء	۳
۵۱	المائدہ	۴
۵۷	المائدہ	۵
۱۶	التوبة	۶
۲۳	التوبة	۷
۱۴	المجادلہ	۸
۱۷	المجادلہ	۹

۰	المجادله	۲۲
۱	المنآحه	۱
۲	المنآحه	۴

۳۰۔ اللہ کی عظمت اور وقار کا تقاضا ہے کہ کفار و مشرکین کی سوہومہ باتوں میں نہ آئیں اور نہ

جوابات سے نیچے پئیں۔

۱	البقرة	۱۲۰
۲	البقرة	۱۴۵
۳	آل عمران	۱۰۰
۴	آل عمران	۱۴۹
۵	یونس	۱۵
۶	الرعد	۳۷
۷	الفرقان	۵۲
۸	الاحزاب	۴۸
۹	الشورى	۱۵
۱۰	البجاثہ	۱۸
۱۱	القلم	۸
۱۲	القلم	۱۰
۱۳	نوح	۱۳
۱۴	الدھر	۲۴



باب چہارم:

الانبياء و رسل عليهم السلام کے متعلق عقائد

۴۔ تمام انبیاء اور رسول علیہم السلام اللہ کے منتخب بندے تھے۔

۱۳۰	البقرة	۱
۲۳	آل عمران	۲
۸۷	الانعام	۳
۱۳۴	الاعراف	۴
۱۲۱	النحل	۵
۵۸	مریم	۶
۷۵	الحج	۷
۴۷	ص	۸
۵۰	القلم	۹

۴۔۲۔ اللہ کے تمام نبی اور رسول بشر یعنی انسان تھے۔

۷۹	آل عمران	۱
۱۱	ابراہیم	۲
۲۸	الحجر	۳
۹۳	بنی اسرائیل	۴
۱۱۰	الکھف	۵

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
۶	حم السجده	۶
۷	الشوریٰ	۵۱

۴.۳۔ ”نبی بشر نہیں ہو سکتا“۔ ہر دور کے کفار اور مشرکین کا یہ مطالبہ اور اعتراض رہا ہے۔

۱	ابراہیم	۱۰
۲	بنی اسرائیل	۹۴
۳	الانبیاء	۳
۴	المومنون	۲۴
۵	المومنون	۳۳
۶	المومنون	۳۴
۷	المومنون	۴۷
۸	الشعراء	۱۵۴
۹	الشعراء	۱۸۶
۱۰	یس	۱۵
۱۱	القمر	۲۴
۱۲	التغابن	۶

۴.۴۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابوں کو (ہدایت کا) نور بتایا ہے، انبیاء و رسل کو نہیں۔ تمام انبیاء و رسل نے اللہ کے نور ہدایت کو پھیلایا۔

۱	النساء	۱۷۴
۲	النساء	۱۷۵
۳	المائدہ	۱۵

۱۶	المائدہ	۴
۴۴	المائدہ	۵
۴۶	المائدہ	۶
۱۵۷	الاعراف	۷
۸	التغابن	۸
۹۱	الانعام	۹

۵۔ انبیاء و رسل اپنی مرضی و اختیار سے کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے تھے بلکہ ان کے ذمہ تو صرف اللہ کا حکم اور پیغام صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

۲۷۲	البقرة	۱
۲۰	آل عمران	۲
۶۷	المائدہ	۳
۹۹	المائدہ	۴
۳۳	ہود	۵
۵۷	ہود	۶
۷	الرعد	۷
۳۵	النحل	۸
۳۷	النحل	۹
۵۳	النور	۱۰
۹۳	النمل	۱۱
۵۶	القصص	۱۲

۱۳	یس	۱۷
۱۴	الشوریٰ	۲۸

۴.۶۔ تمام انبیاء و رسل کی دعوت و تبلیغ اور منج کی بنیاد تو حید خالص کی بے لاگ دعوت تھی۔

۱	آل عمران	۶۴
۲	المائدہ	۷۲
۳	الاعراف	۵۹
۴	الاعراف	۶۵
۵	الاعراف	۷۳
۶	الاعراف	۸۵
۷	ہود	۲
۸	ہود	۲۶
۹	الرعد	۳۶
۱۰	النحل	۳۶
۱۱	الانبیاء	۲۵
۱۲	العنکبوت	۱۶
۱۳	المومن	۶۶
۱۴	حم السجدہ	۱۴
۱۵	الاحقاف	۲۱

۴.۷۔ اللہ کے برگزیدہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے معاندین و مخالفین کے مابین ہمیشہ تو حید و شرک کے اختلاف پر جھگڑا رہا۔

۱	الانعام	۸۰
---	---------	----

۲	الانعام	۱۰۷
۳	الانعام	۱۶۲
۴	الانعام	۱۶۳
۵	الانعام	۱۶۴
۶	الانعام	۱۶۵
۷	الاعراف	۷۰
۸	مریم	۴۲
۹	مریم	۴۳
۱۰	مریم	۴۴
۱۱	مریم	۴۵
۱۲	مریم	۴۶
۱۳	مریم	۴۷
۱۴	مریم	۴۸
۱۵	مریم	۴۹
۱۶	الحجر	۹۴
۱۷	الانبیاء	۳۶
۱۸	الحج	۱۹
۱۹	النمل	۴۵
۲۰	ص	۵

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
۲۱	ص	۶
۲۲	الزمر	۶۴
۲۳	الزمر	۶۵
۲۴	حم السجدہ	۹

۸۔ تمام انبیاء و رسل اللہ کے مخلص ترین بندے تھے اور اللہ کے احکام کی سب سے زیادہ پابندی کرنے والے تھے۔

۱	البقرة	۲۳
۲	البقرة	۲۸۵
۳	الانعام	۱۵
۴	الانعام	۱۶۳
۵	یونس	۱۵
۶	ہود	۶۳
۷	بنی اسرائیل	۱
۸	بنی اسرائیل	۳
۹	الکھف	۱
۱۰	مریم	۲
۱۱	مریم	۳۰
۱۲	الفرقان	۱
۱۳	ص	۱۷
۱۴	ص	۳۰

۱۵	ص	۴۱
۱۶	الزخرف	۵۹
۱۷	القمر	۹

۳۹۔ تمام انبیاء علیہم السلام حتیٰ کہ آخری پیغمبر محمد ﷺ بھی عالم الغیب نہیں تھے۔ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

۱	المائدہ	۱۰۹
۲	الانعام	۵۰
۳	الاعراف	۱۸۷
۴	الاعراف	۱۸۸
۵	التوبة	۱۰۱
۶	یونس	۲۰
۷	ہود	۳۱
۸	ہود	۴۶
۹	ہود	۴۹
۱۰	ہود	۸۰
۱۱	ہود	۸۱
۱۲	یوسف	۳
۱۳	الکہف	۶۸
۱۴	الانبياء	۱۰۹
۱۵	النمل	۱۸

۱۶	النمل	۲۰
۱۷	النمل	۲۱
۱۸	النمل	۲۲
۱۹	النمل	۲۷
۲۰	النمل	۲۸
۲۱	ص	۲۹
۲۲	الاحقاف	۹

۱۰۔ اللہ تعالیٰ ہی انسان کی ہر ضرورت کو پورا کرنے والا ہے، اللہ کے تمام انبیاء اپنی ضروریات کے لیے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو ہی پکارا کرتے تھے۔

۱	آل عمران	۳۸
۲	المائدہ	۲۵
۳	الاعراف	۲۳
۴	الاعراف	۱۲۸
۵	یونس	۸۸
۶	ابراہیم	۴۰
۷	مریم	۴۸
۸	طہ	۲۵
۹	الانبیاء	۸۳
۱۰	الانبیاء	۸۷
۱۱	الانبیاء	۸۸

۹۰	الانبياء	۱۲
۳۰	العنكبوت	۱۳
۴۱	ص	۱۴
۲۷	المومن	۱۵
۱۰	القمر	۱۶
۲۰	الجن	۱۷

۴۔ تمام قسم کے اختیارات صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں، انبیاء کرام بھی اللہ تعالیٰ کے محتاج تھے۔

۱۲۸	آل عمران	۱
۴۱	المائدہ	۲
۱۸۸	الاعراف	۳
۴۳	التوبة	۴
۸۰	التوبة	۵
۹۶	التوبة	۶
۱۵	يونس	۷
۴۹	يونس	۸
۳۰	هود	۹
۴۶	هود	۱۰
۴۷	هود	۱۱
۶۷	يوسف	۱۲
۶۸	يوسف	۱۳

۱۴	القصص	۵۶
۱۵	الزمر	۱۹
۱۶	الممتحنہ	۴
۱۷	التحریم	۱
۱۸	التحریم	۱۰
۱۹	الحاقہ	۴۴
۲۰	الحاقہ	۴۵
۲۱	الحاقہ	۴۶
۲۲	الجن	۲۱
۲۳	الجن	۲۲

۱۲۔ ۴۔ معجزات اللہ کے اذن سے صادر ہوتے ہیں، انبیاء علیہم السلام اللہ کے حکم و مشیت سے معجزات دکھاتے تھے، ان کے اپنے بس میں کچھ نہ تھا۔

۱	آل عمران	۴۹
۲	الانعام	۱۰۹
۳	الرعد	۴۸
۴	ابراہیم	۱۱
۵	العنکبوت	۵۰
۶	المومن	۷۸

۱۳۔ اللہ کے سوا کسی کو بیشکی اور بقاء حاصل نہیں۔ تمام انبیاء و رسل اپنی دنیاوی زندگی پوری کر کے وفات پا گئے، سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے (وہ بھی قرب قیامت نزول فرمائیں گے مگر موت کا ذائقہ انہیں بھی چکھنا پڑے گا)۔

۱	المفردہ	۳۳
۲	آل عمران	۱۴۴
۳	الانعام	۱۶۲
۴	مریم	۱۵
۵	مریم	۳۳
۶	الانبياء	۸
۷	الانبياء	۳۴
۸	الشعراء	۸۱
۹	سبأ	۱۴
۱۰	الزمر	۳۰
۱۱	المومن	۳۴

۱۴۔ انسانوں کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہوتے ہیں (انبیاء و رسل علیہم السلام پر اعمال پیش کیے جانے والے عقیدے کی تردید)۔

۱	البقرة	۲۱۰
۲	آل عمران	۱۰۹
۳	الانفال	۴۴
۴	ہود	۱۲۳

۴۱	الحج	۵
۷۶	الحج	۶
۲۲	لقمان	۷
۴	فاطر	۸
۵۳	الشوریٰ	۹
۵	الحديد	۱۰

۵. ۴۰ شُرک کتاہ عظیم ہے، انبیاء علیہم السلام بھی اپنے مشرک ماں باپ اور رشتہ داروں کو اللہ کے فیض، غضب اور عذاب جہنم سے نہ بچا سکے۔

۲۹	المائدہ	۱
۳۰	المائدہ	۲
۱۱۴	التوبہ	۳
۴۳	ہود	۴
۴۵	ہود	۵
۴۶	ہود	۶
۱۰	التحریم	۷

۱۶. ۴۱۔ اللہ کا کوئی نبی اور رسول حاضر و ناظر نہیں (نبیوں کے متعلق حاضر و ناظر ہونے کے عقیدہ کا رد)

۴۴	آل عمران	۱
۱۰۹	المائدہ	۲
۱۱۷	المائدہ	۳
۱۰۲	یوسف	۴

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
۵	القصص	۴۴
۶	القصص	۴۵
۷	القصص	۴۶

۴.۱۷۔ ”الم تر کیف“۔ جیسے قرآنی الفاظ سے رسول اللہ ﷺ کو حاضر و ناظر سمجھنا بالکل غلط ہے اور قرآن کے اسلوب کے خلاف ہے، کیونکہ قرآن مجید میں اس قسم کے الفاظ دوسروں کے لیے بھی لائے گئے ہیں۔

۱	الانعام	۶
۲	الانبياء	۳۰
۳	العنكبوت	۱۹
۴	یس	۳۱
۵	یس	۷۷
۶	حم السجده	۱۵
۷	نوح	۱۵

۴.۱۸۔ رسول اللہ ﷺ تمام بنی نوع انسانیت کے لئے رسول بنا کر مبعوث کیے گئے اور وہ اللہ کے آخری نبی و رسول ہیں۔

۱	الاعراف	۱۵۸
۲	الاحزاب	۴۰
۳	سبا	۲۸

۴.۱۹۔ پیغمبر اسلام محمد ﷺ کا مقصد بعثت کھلے عام تبلیغ و اشاعت توحید تھا

۱	البقرة	۱۱۹
---	--------	-----

۱۸۸	الاعراف	۲
۲	یونس	۳
۴۰	الرعد	۴
۹۴	الحجر	۵
۱۰۵	بنی اسرائیل	۶
۵۶	الفرقان	۷
۲۳	فاطر	۸
۲۴	فاطر	۹
۷۰	ص	۱۰
۴۸	الشوریٰ	۱۱
۹	الاحقاف	۱۲
۴۵	ق	۱۳
۲۶	الملک	۱۴

۴.۲۰۔ قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کو بھی تنبیہات کی گئی ہیں۔ نبی علیہ السلام بھی اللہ کے حکم کی پیروی کرنے والے تھے۔

۱۲۰	البقرة	۱
۱۴۵	البقرة	۲
۱۰۵	النساء	۳
۱۰۶	النساء	۴
۱۰۷	النساء	۵

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
۶	النساء	۱۰۸
۷	النساء	۱۰۹
۸	الانعام	۵۲
۹	یونس	۹۵
۱۰	ہود	۱۱۲
۱۱	ہود	۱۱۳
۱۲	الرعد	۳۷
۱۳	الحجر	۸۸
۱۴	بنی اسرائیل	۳۹
۱۵	الکہف	۲۷
۱۶	الکہف	۲۸
۱۷	طہ	۱۳۱
۱۸	طہ	۱۳۲
۱۹	القصص	۸۶
۲۰	القصص	۸۷
۲۱	القصص	۸۸
۲۲	الاحزاب	۱
۲۳	الاحزاب	۳۸
۲۴	الزمر	۶۵
۲۵	التحریم	۱

۲۶	عبس	۱
۲۷	عبس	۲
۲۸	عبس	۳
۲۹	عبس	۴
۳۰	عبس	۵
۳۱	عبس	۶
۳۲	عبس	۷
۳۳	عبس	۸
۳۴	عبس	۹
۳۵	عبس	۱۰

۳۲۔ نبی ﷺ وجہ کائنات نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور دنیا کی تمام زینت اور انواع و اقسام کی نعمتوں کو انسانوں، جنوں اور تمام مخلوقات کے لیے پیدا فرمایا ہے۔

۱	البقرة	۲۲
۲	البقرة	۲۹
۳	الانعام	۹۸
۴	ابراہیم	۳۲
۵	ابراہیم	۳۳
۶	ابراہیم	۳۴
۷	طہ	۵۳
۸	طہ	۵۴
۹	الفرقان	۴۷

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
۱۰	النمل	۶۰
۱۱	لقمان	۲۰
۱۲	یس	۷۱
۱۳	یس	۷۲
۱۴	الزمر	۶
۱۵	المومن	۶۴
۱۶	انزخرف	۱۰
۱۷	البجاثہ	۱۲
۱۸	البجاثہ	۱۳
۱۹	الذاریات	۵۶
۲۰	نوح	۱۹

۳۱۲۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے دین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے جو محنت کی، اس کا اجر صرف اللہ سے طلب فرمایا۔ دنیا سے کسی بھی طرح کی اجرت کے روادار نہ ہوئے۔

۱	الانعام	۹۰
۲	یونس	۷۲
۳	ہود	۲۹
۴	ہود	۵۱
۵	یوسف	۱۰۴
۶	الفرقان	۵۷
۷	الشعراء	۱۰۹
۸	الشعراء	۱۲۷

۱۳۵	الشعراء	۹
۱۶۴	الشعراء	۱۰
۱۸۰	الشعراء	۱۱
۴۷	سبا	۱۲
۲۱	یس	۱۳
۸۶	ص	۱۴
۲۳	الشوریٰ	۱۵
۴۰	الطور	۱۶
۴۶	القلم	۱۷

۴.۲۳۔ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے، اپنی تمام صفات میں اکیلا ہے، اللہ کا کوئی نبی یا رسول ان صفات میں شریک یا مالک نہیں۔

۷۹	آن عمران	۱
۸۰	آل عمران	۲
۱۷۱	النساء	۳
۱۷۲	النساء	۴
۷۲	المائدہ	۵
۷۵	المائدہ	۶
۲۹	الانبیاء	۷
۱۱	الشوریٰ	۸
۴	الاحقاص	۹

موت اور برزخ کے حالات و واقعات

۵.۱۔ ہر ذی روح نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

۱	آل عمران	۱۸۵
۲	النساء	۷۸
۳	الاعراف	۲۵
۴	الانبیاء	۳۵
۵	المومنون	۱۵
۶	العنکبوت	۵۷
۷	الزمر	۳۰
۸	ق	۱۹
۹	الواقعه	۶۰

۵.۲۔ ”الحسنی“ (ہمیشہ زندہ رہنے والی) ذات صرف باری تعالیٰ کی ہے، اللہ کے علاوہ باقی سب کو فنا ہونا ہے۔

۱	البقرة	۲۵۵
۲	آل عمران	۲
۳	طہ	۱۱۱
۴	الفرقان	۵۸

۵	القصص	۸۸
۶	المومن	۶۵
۷	الرحمان	۲۶
۸	الرحمان	۲۷

۵.۳۔ مرنے والے قیامت تک ”مردہ“ ہی ہیں، زندگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تمام مردہ قیامت کے روز ہی زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔

۱	الانعام	۳۶
۲	الاعراف	۵۷
۳	النحل	۲۱
۴	الحج	۶
۵	الحج	۷
۶	المومنون	۱۵
۷	المومنون	۱۶
۸	المومنون	۱۰۰
۹	الروم	۵۰
۱۰	یس	۱۲
۱۱	الزمر	۴۲
۱۲	حم السجدہ	۳۹
۱۳	الاحقاف	۳۳
۱۴	القیامہ	۴۰

۱۵	التکویر	۷
----	---------	---

۵۴۔ مردہ اجسام تدفین کے بعد گل سر کر مٹی کا حصہ بن جاتے ہیں

۱	بنی اسرائیل	۴۹
۲	بنی اسرائیل	۵۰
۳	بنی اسرائیل	۵۱
۴	بنی اسرائیل	۵۲
۵	بنی اسرائیل	۹۸
۶	المومنون	۲۵
۷	المومنون	۸۲
۸	سبا	۷
۹	یس	۷۸
۱۰	یس	۷۹
۱۱	الصفات	۱۶
۱۲	الصفات	۱۷
۱۳	الصفات	۱۸
۱۴	الصفات	۱۹
۱۵	ق	۳
۱۶	ق	۴
۱۷	الواقعه	۴۷
۱۸	الواقعه	۴۸

۱۹	الواقعه	۴۹
۲۰	الواقعه	۵۰
۲۱	القیامہ	۳
۲۲	القیامہ	۴

۵.۵۔ زندہ اور مردہ برابر نہیں، نیز یہ کہ مردے نہ تو کبھی سماعت رکھتے ہیں، نہ بولتے ہیں اور نہ ہی کوئی ادراک و شعور رکھتے ہیں۔

۱	البقرة	۲۵۹
۲	الانعام	۳۶
۳	الانعام	۱۱۲
۴	الرعد	۳۱
۵	النحل	۲۰
۶	النحل	۲۱
۷	النمل	۸۰
۸	الروم	۵۲
۹	فاطر	۲۲
۱۰	الاحقاف	۵
۱۱	الاحقاف	۶

۵.۶۔ زندگی کے بعد موت اور موت کے بعد پھر زندگی کا قرآنی تصور

۱	البقرة	۲۸
۲	الحج	۶۶

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
۳	المومنون	۱۵
۴	المومنون	۱۶
۵	الروم	۳۰
۶	المومن	۱۱

۵.۷۔ اللہ کے راستے میں شہید ہونے والے اللہ کی جنتوں میں زندہ اور خوش و خرم ہیں۔ اس دنیا میں زندہ نہیں ہیں۔

۱	آل عمران	۱۶۹
۲	آل عمران	۱۷۰
۳	یس	۲۵
۴	یس	۲۶
۵	یس	۲۷

۵.۸۔ مرنے کے بعد قیامت تک عذاب یا سکون و راحت حق ہے۔

۱	آل عمران	۱۶۹
۲	الانعام	۹۳
۳	الانفال	۵۰
۴	الانفال	۵۲
۵	التوبہ	۱۰۱
۶	یونس	۹۲
۷	النحل	۲۸
۸	النحل	۲۹

۳۲	النحل	۹
۹۹	المومنون	۱۰
۱۰۰	المومنون	۱۱
۲۶	یس	۱۲
۲۷	یس	۱۳
۳۵	المومن	۱۴
۳۶	المومن	۱۵
۲۷	محمد	۱۶
۸۳	الواقعه	۱۷
۸۴	الواقعه	۱۸
۸۵	الواقعه	۱۹
۸۶، ۸۷	الواقعه	۲۰
۸۸، ۸۹	الواقعه	۲۱
۹۰، ۹۱	الواقعه	۲
۹۲، ۹۳	الواقعه	۲۳
۹۴، ۹۵	الواقعه	۲۴
۱۰	التحریم	۲۵
۲۵	نوح	۲۶
۲۱	عبس	۲۷

اسلام اور جمہوریت

۶.۱۔ اسلام میں عقائد کی بنیاد پر فرقوں، مسالک اور پارٹیوں کی کوئی گنجائش نہیں!

۱	آل عمران	۱۰۳
۲	آل عمران	۱۰۵
۳	الانعام	۶۵
۴	الانعام	۱۵۳
۵	الانعام	۱۵۹
۶	الانفال	۴۶
۷	المومنون	۵۲
۸	الروم	۳۱
۹	الروم	۳۲
۱۰	الشوریٰ	۱۳

۶.۲۔ اسلام میں حق کا معیار اکثریت نہیں ہے بلکہ ایمانِ خالص ہے چاہے اس کے اختیار کرنے والوں کی تعداد قلت ہی میں کیوں نہ ہو۔

۱	المائدہ	۳۲
۲	المائدہ	۴۹
۳	المائدہ	۱۰۰

۱۱۶	الانعام	۴
۱۰۲	الاعراف	۵
۳۶	یونس	۶
۱۷	ہود	۷
۴۰	ہود	۸
۶۸	یوسف	۹
۱۰۳	یوسف	۱۰
۱۰۶	یوسف	۱۱
۱	الرعد	۱۲
۸۹	بنی اسرائیل	۱۳
۴۲	الروم	۱۴
۱۳	سبا	۱۵
۶۱	المومن	۱۶

۶.۳۔ قانون سازی کا حق صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ (اللہ کے احکامات یا شرعی قواعد و قوانین میں دستور ساز ادارے، پارلیمنٹ اور اسمبلیاں وغیرہ بھی کسی قسم کی کوئی ترمیم و تنسیخ نہیں کر سکتے)۔

۵۷	الانعام	۱
۱۱۳	الانعام	۲
۵۴	الاعراف	۳
۴۰	یوسف	۴
۶۷	یوسف	۵

۳۱	الرعد	۶
۲۶	الکھف	۷
۷۰	القصص	۸
۸۸	القصص	۹
۱۳	الشوریٰ	۱۰
۲۱	الشوریٰ	۱۱
۱۸	الجاثیہ	۱۲
۱۰	المتحنہ	۱۳
۵	الطلاق	۱۴

۶.۴۔ علمائے امت و امت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول عظیم ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کرے (نہ کہ خود ساختہ باطل قوانین کی پاسداری.....)

۳۲	آل عمران	۱
۱۳۲	آل عمران	۲
۵۹	النساء	۳
۱	الانفال	۴
۲۰	الانفال	۵
۶۴	النحل	۶
۵۴	النور	۷
۳۶	الاحزاب	۸
۶۶	الاحزاب	۹

۶۷	الاحزاب	۱۰
۱۰	الشوریٰ	۱۱
۳۳	محمد	۱۲



ایمان کی فضیلت اور مومنین کا مقام

۱۔ ایمان کی چند بنیادی باتوں کا ذکر۔

۱	البقرة	۱۷۷
۲	البقرة	۲۸۵
۳	النساء	۱۳۶
۴	النساء	۱۶۲
۵	التوبة	۱۸

۲۔ مومنین کی صفت یہ ہے کہ وہ صرف اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہر مشکل میں اسی سے مدد طلب کرتے ہیں۔

۱	الفاتحه	۴
۲	الفاتحه	۵
۳	البقرة	۲۵۰
۴	آل عمران	۱۲۲
۵	آل عمران	۱۳۷
۶	آل عمران	۱۵۹
۷	آل عمران	۱۶۰
۸	آل عمران	۱۷۳

۱۱	المائدہ	۹
۲۳	المائدہ	۱۰
۱۲۸	الاعراف	۱۱
۲	الانفال	۱۲
۵۱	التوبہ	۱۳
۱۲۹	التوبہ	۱۴
۷۱	یونس	۱۵
۸۴	یونس	۱۶
۸۵	یونس	۱۷
۶۷	یوسف	۱۸
۱۱	ابراہیم	۱۹
۱۲	ابراہیم	۲۰
۱۱۲	الانبياء	۲۱
۵۸	الفرقان	۲۲
۵۹	العنکبوت	۲۳
۴۸	الزمر	۲۴
۱۰	المجادلہ	۲۵
۱۳	التغابن	۲۶
۳	الطلاق	۲۷
۹	المزمل	۲۸

۷۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا دوست، کارساز اور مددگار ہے۔

۲۵۷	البقرة	۱
۱۲۲	آل عمران	۲
۱۵۰	آل عمران	۳
۱۶۰	آل عمران	۴
۲۵	النساء	۵
۱۹۲	الاعراف	۶
۱۰	الانفال	۷
۳۰	الانفال	۸
۱۰۳	یونس	۹
۸۸	الانبیاء	۱۰
۲۸	الحج	۱۱
۴۰	الحج	۱۲
۷۸	الحج	۱۳
۳۱	الفرقان	۱۴
۴۷	الروم	۱۵
۲۵	الاحزاب	۱۶
۱۷۲	الصفات	۱۷
۱۷۳	الصفات	۱۸
۵۱	المومن	۱۹

۲۰	الجاثیہ	۱۹
۲۱	محمد	۷

۷.۳۔ مومن ”طاغوت“ (اللہ کے باغی اور سرکشوں) سے محبت و مودت کی بجائے غیرتِ توحید کی بناء پر ان سے نفرت اور ان کا کفر کرتے ہیں۔

۲۱	البقرة	۲۵۶
۳	النساء	۵۱
۴	النساء	۶۰
۵	النساء	۷۶
۶	النحل	۳۶
۷	الزمر	۱۷

۷.۵۔ اللہ تعالیٰ کے مخلص و موحد بندوں کا اصلی نام ”مسلم“ ہے۔

۱	البقرة	۱۲۸
۲	البقرة	۱۳۲
۳	آل عمران	۱۹
۴	آل عمران	۵۲
۵	آل عمران	۶۳
۶	آل عمران	۶۷
۷	آل عمران	۸۵
۸	آل عمران	۱۰۲
۹	المائدة	۳

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
۱۰	یونس	۷۲
۱۱	یوسف	۱۰۱
۱۲	الحج	۷۸
۱۳	النمل	۹۱
۱۴	الزخرف	۶۹

۷۰۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی ہمیشہ آزمائش کرتا ہے۔

۱	البقرة	۱۵۵
۲	البقرة	۱۷۷
۳	البقرة	۲۱۴
۴	آل عمران	۱۵۲
۵	آل عمران	۱۶۶
۶	آل عمران	۱۸۶
۷	التوبة	۱۶
۸	التوبة	۵۱
۹	النحل	۹۲
۱۰	الانبياء	۳۵
۱۱	العنكبوت	۲
۱۲	العنكبوت	۳
۱۳	الاحزاب	۱۰
۱۴	الاحزاب	۱۱

۷.۷۔ مومنین کی عظیم صفات کا ذکر جمیل۔

۱۲۱	البقرة	۱
۲۸۵	البقرة	۲
۷	آل عمران	۳
۱۷، ۱۶	آل عمران	۴
۱۱۰	آل عمران	۵
۱۳۴	آل عمران	۶
۱۳۵	آل عمران	۷
۱۹۰	آل عمران	۸
۱۹۱	آل عمران	۹
۱۹۲	آل عمران	۱۰
۱۹۳	آل عمران	۱۱
۱۹۴	آل عمران	۱۲
۷۶	النساء	۱۳
۱۵۷	الاعراف	۱۴
۱	الانفال	۱۵
۲	الانفال	۱۶
۵۱	التوبة	۱۷
۷۱	التوبة	۱۸

۱۹	التوبہ	۱۱۱
۲۰	التوبہ	۱۱۲
۲۱	التوبہ	۱۱۳
۲۲	الرعد	۲۰
۲۳	الرعد	۲۱
۲۴	الرعد	۲۲
۲۵	الرعد	۲۸
۲۶	المومنون	۱
۲۷	المومنون	۲
۲۸	المومنون	۳
۲۹	المومنون	۴
۳۰	المومنون	۵
۳۱	المومنون	۶
۳۲	المومنون	۷
۳۳	المومنون	۸
۳۴	المومنون	۹
۳۵	المومنون	۱۰
۳۶	المومنون	۱۱
۳۷	النور	۵۱
۳۸	الفرقان	۶۳

۶۴	الفرقان	۲۹
۶۵	الفرقان	۳۰
۶۶	الفرقان	۳۱
۶۷	الفرقان	۳۲
۶۸	الفرقان	۳۳
۷۳، ۷۲	الفرقان	۳۴
۷۴	الفرقان	۳۵
۷۵	الفرقان	۳۶
۳۵	الاحزاب	۴۷
۳۶	الاحزاب	۴۸
۱۵	الحجرات	۴۹
۸	الحشر	۵۰
۹	الحشر	۵۱
۱۰	الحشر	۵۲
۲۳	المعارج	۵۳
۲۴	المعارج	۵۴
۲۵	المعارج	۵۵
۲۶	المعارج	۵۶
۲۷	المعارج	۵۷
۲۸	المعارج	۵۸

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
۶۹	المعارج	۲۹
۷۰	المعارج	۳۰
۷۱	المعارج	۳۱
۷۲	المعارج	۳۲
۷۳	المعارج	۳۳
۷۴	المعارج	۳۴



www.KitaboSunnat.com

حجیت حدیث رسول ﷺ

۸۱۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری فرض ہے۔

۱	آل عمران	۳۲
۲	آل عمران	۱۳۲
۳	النساء	۵۹
۴	النساء	۶۴
۵	النساء	۶۵
۶	النساء	۸۰
۷	المائدہ	۹۲
۸	الانفال	۱
۹	الانفال	۲۰
۱۰	الانفال	۴۶
۱۱	النور	۵۲
۱۲	النور	۵۴
۱۳	النور	۵۶
۱۴	الاحزاب	۷۱
۱۵	محمد	۳۳

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
۱۶	الحجرات	۱۴
۱۷	الحشر	۷
۱۸	التغابن	۱۲

۸.۲۔ حدیث رسول اللہ ﷺ حجت ہے۔

۱	النساء	۱۰۵
۲	النساء	۱۱۵
۳	الاعراف	۱۵۷
۴	النحل	۴۴
۵	النحل	۶۴
۶	الاحزاب	۲۱
۷	الاحزاب	۳۶
۸	النجم	۳
۹	النجم	۴

۸.۳۔ رسول اللہ ﷺ معلم قرآن تھے، قرآن مجید کی تفسیر و تشریح ان کی ذمہ داری تھی۔

۱	البقرة	۱۲۹
۲	البقرة	۱۵۱
۳	آل عمران	۱۶۴
۴	النحل	۴۴
۵	النحل	۶۴
۶	الجمعة	۲

۸.۴۔ قرآن کے علاوہ حدیث بھی وحی الہی ہے، گزشتہ انبیاء پر بھی الہامی کتاب کے علاوہ وحی کا نزول ہوتا رہا۔

۱	البقرة	۱۲۹
۲	البقرة	۱۴۳
۳	البقرة	۲۳۱
۴	آل عمران	۱۲۲
۵	المجادله	۸
۶	الحشر	۵
۷	الاحزاب	۳۴
۸	الاحزاب	۳۷
۹	النجم	۳
۱۰	النجم	۴
۱۱	التحریم	۳

۸.۵۔ حدیث رسول اللہ ﷺ قرآن کی تشریح ہے، قرآنی اصطلاحات و واقعات اور آثار کی تشریح پیغمبر محمد ﷺ کی حدیث کے بغیر ناممکن ہے۔

۱	البقرة	۴۳
۲	البقرة	۱۵۰
۳	البقرة	۱۸۳
۴	البقرة	۱۸۴
۵	البقرة	۱۸۷

۱۹۶	البقرة	۶
۱۹۷	البقرة	۷
۱۹۸	البقرة	۸
۲۰۳	البقرة	۹
۲۳۸	البقرة	۱۰
۲۳۹	البقرة	۱۱
۱۲۱	آل عمران	۱۲
۱۲۲	آل عمران	۱۳
۱۰۳	النساء	۱۴
۲۹	الاعراف	۱۵
۳۱	الاعراف	۱۶
۱۷	الانفال	۱۷
۳۶	التوبة	۱۸
۴۰	التوبة	۱۹
۱۱۷	التوبة	۲۰
۱۱۸	التوبة	۲۱
۲۷	الحج	۲۲
۱۸	الحج	۲۳
۹	الجمعة	۲۴

قیامت کا منظر، پس منظر

۹.۱۔ قیامت اچانک وقوع پذیر ہوگی، اللہ کے علاوہ کوئی بھی اس کا علم نہیں رکھتا۔

۱۸۷	الاعراف	۱
۴۰	الانبیاء	۲
۵۵	الحج	۳
۳۴	لقمان	۴
۶۳	الاحزاب	۵
۶۶	الزخرف	۶
۱۸	محمد	۷
۲۵	الملک	۸
۲۶	الملک	۹

۹.۲۔ روز قیامت کوئی ایک دوسرے کے کام نہ آسکے گا۔

۴۸	البقرة	۱
۱۲۳	البقرة	۲
۲۵۴	البقرة	۳
۳۳	لقمان	۴
۴۲	سبا	۵

۶	الدخان	۴۱
۷	المنارج	۳
۸	المعارج	۱۰
۹	المعارج	۱۱
۱۰	المعارج	۱۲
۱۱	المعارج	۱۳
۱۲	المعارج	۱۴
۱۳	عبس	۳۳
۱۴	عبس	۳۴
۱۵	عبس	۳۵
۱۶	عبس	۳۶
۱۷	عبس	۳۷
۱۸	الانفطار	۱۹

۹.۳۔ قیامت کے روز کسی پر کوئی ظلم و زیادتی نہ ہوگی، بلکہ ہر ایک کو اس کے کیے ہوئے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔

۱	آل عمران	۱۸۵
۲	ابراہیم	۵۱
۳	النحل	۱۱۱
۴	الکھف	۴۹
۵	طہ	۱۵

۱۱۲	طہ	۶
۵۴	یس	۷
۶۹	الزمر	۸
۷۰	الزمر	۹
۱۷	المومن	۱۰
۲۸	الجاثیہ	۱۱
۷	التحریم	۱۲

۹.۴۔ کفار و مشرکین قیامت کے روز پشیمان ہوں گے اور یہ خواہش کریں گے کہ کاش انہیں دوبارہ دنیا میں لوٹا دیا جائے تاکہ وہ شرک و کفر سے باز رہ کر نیک اعمال کر سکیں۔

۴۲	النساء	۱
۳۶	المائدہ	۲
۲۷	الانعام	۳
۵۳	الاعراف	۴
۵۴	یونس	۵
۲۷	الفرقان	۶
۲۸	الفرقان	۷
۱۰۲	الشعراء	۸
۶۶	الاحزاب	۹
۱۱	المومن	۱۰
۴۴	الشوریٰ	۱۱

۱۲	الشوریٰ	۲۵
۱۳	الحاقہ	۲۵
۱۴	الحاقہ	۲۶
۱۵	الحاقہ	۲۷
۱۶	الحاقہ	۲۸
۱۷	الحاقہ	۲۹
۱۸	الحاقہ	۳۰
۱۹	النباء	۴۰
۲۰	الفجر	۲۱
۲۱	الفجر	۲۲
۲۲	الفجر	۲۳
۲۳	الفجر	۲۴
۲۴	الفجر	۲۵
۲۵	الفجر	۲۶

۹.۵۔ روز قیامت مشرکوں کے خود ساختہ ”معبود“..... ”شریک“ (جن پر ان کو مکمل بھروسہ تھا کہ وہ ان کے لیے تمام قسم کے آداب بجالاتے ہیں اور بدلے میں وہ ہماری شفاعت اور نجات کا باعث بنیں گے..... لیکن ہوگا کیا؟ وہ تو اس روز انہیں کہیں نظر نہ آئیں گے بلکہ ان سے گم ہو جائیں گے۔

۱	الانعام	۹۴
۲	الاعراف	۵۳
۳	یونس	۳۰

۴	المومن	۷۴
۵	حم السجدہ	۴۸
۶	الشوریٰ	۴۶

۹.۶۔ روز قیامت مشرکوں کے شریک اپنی پوجا و بندگی کرنے والوں کی بندگی کا انکار کر کے ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

۱	النحل	۸۶
۲	الفرقان	۱۷
۳	الفرقان	۱۸
۴	النمل	۸۶
۵	فاطر	۱۳
۶	فاطر	۱۳
۷	الاحقاف	۵
۸	الاحقاف	۶

۹.۷۔ روز قیامت مشرکین اور اللہ کی آیات کے منکرین بے سہارا ہوں گے، ان کا کوئی دوست ہوگا نہ مددگار۔

۱	آل عمران	۵۶
۲	آل عمران	۹۱
۳	الاحزاب	۶۵
۴	فاطر	۳۷
۵	المومن	۱۸

۶	النساء	۱۷۴
۷	العنکبوت	۲۵
۸	الشوریٰ	۳۵
۹	الشوریٰ	۳۶
۱۰	الجاثیہ	۱۰
۱۱	الجاثیہ	۳۳

۹.۸۔ قیامت کی بعض نشانیوں کا بیان

۱	الانبياء	۹۶
۲	الانبياء	۹۷
۳	النمل	۸۲
۴	الزخرف	۶۱
۵	الدخان	۱۰
۶	الدخان	۱۱

۹.۹۔ قیامت کے چند مناظر اور اس کی سختیاں

۱	طہ	۱۰۴
۲	طہ	۱۰۵
۳	طہ	۱۰۶
۴	طہ	۱۰۷
۵	طہ	۱۰۸
۶	الانبياء	۱۰۳

۱	الحج	۷
۲	الحج	۸
۸۸	النمل	۹
۶۷	الزمر	۱۰
۶۸	الزمر	۱۱
۶۹	الزمر	۱۲
۷۰	الزمر	۱۳
۷۱	الزمر	۱۴
۷۲	الزمر	۱۵
۷۳	الزمر	۱۶
۷۴	الزمر	۱۷
۷۵	الزمر	۱۸
۷	الطور	۱۹
۸	الطور	۲۰
۹	الطور	۲۱
۱۰	الطور	۲۲
۳۵	الرحمان	۲۳
۳۶	الرحمان	۲۴
۳۷	الرحمان	۲۵
۱۳	الحاقہ	۲۶

۱۴	الحاقہ	۲۷
۱۵	الحاقہ	۲۸
۱۶	الحاقہ	۲۹
۱۷	الحاقہ	۳۰
۱۸	الحاقہ	۳۱
۸	المعارض	۳۲
۹	المعارض	۳۳
۱۰	المعارض	۳۴
۱۱	المعارض	۳۵
۱۲	المعارض	۳۶
۱۳	المعارض	۳۷
۱۴	المعارض	۳۸
۱۵	المعارض	۳۹
۱۶	المعارض	۴۰
۱۷	المعارض	۴۱
۱۷	المزمل	۴۲
۱۸	المزمل	۴۳
۸	المرسلات	۴۴
۹	المرسلات	۴۵
۱۰	المرسلات	۴۶

۱۱	المرسلات	۴۷
۱۲	المرسلات	۴۸
۱۳	المرسلات	۴۹
۱۴	المرسلات	۵۰
۱۵	المرسلات	۵۱
۱۷	النباء	۵۲
۱۸	النباء	۵۳
۱۹	النباء	۵۴
۲۰	النباء	۵۵
۶	النازعات	۵۶
۷	النازعات	۵۷
۸	النازعات	۵۸
۹	النازعات	۵۹
۱۰	النازعات	۶۰
۱۱	النازعات	۶۱
۱۲	النازعات	۶۲
۱۳	النازعات	۶۳
۱۴	النازعات	۶۴
۳۳	عبس	۶۵
۳۴	عبس	۶۶

۳۵	عبس	۶۷
۳۶	عبس	۶۸
۳۷	عبس	۶۹
۳۸	عبس	۷۰
۳۹	عبس	۷۱
۴۰	عبس	۷۲
۴۱	عبس	۷۳
۴۲	عبس	۷۴
۱	التکویر	۷۵
۲	التکویر	۷۶
۳	التکویر	۷۷
۴	التکویر	۷۸
۵	التکویر	۷۹
۶	التکویر	۸۰
۷	التکویر	۸۱
۸	التکویر	۸۲
۹	التکویر	۸۳
۱۰	التکویر	۸۴
۱۱	التکویر	۸۵
۱۲	التکویر	۸۶

۱۳	التکویر	۸۷
۱۳	التکویر	۸۸
۱	الانفطار	۸۹
۲	الانفطار	۹۰
۳	الانفطار	۹۱
۴	الانفطار	۹۲
۵	الانفطار	۹۳
۱	الانشقاق	۹۴
۲	الانشقاق	۹۵
۳	الانشقاق	۹۶
۴	الانشقاق	۹۷
۵	الانشقاق	۹۸
۶	الانشقاق	۹۹
۷	الانشقاق	۱۰۰
۸	الانشقاق	۱۰۱
۹	الانشقاق	۱۰۲
۱۰	الانشقاق	۱۰۳
۱۱	الانشقاق	۱۰۴
۱۲	الانشقاق	۱۰۵
۱۳	الانشقاق	۱۰۶

۱۴	الانشقاق	۱۰۷
۱۵	الانشقاق	۱۰۸
۱	الزلزال	۱۰۹
۲	الزلزال	۱۱۰
۳	الزلزال	۱۱۱
۴	الزلزال	۱۱۲
۵	الزلزال	۱۱۳
۶	الزلزال	۱۱۴
۷	الزلزال	۱۱۵
۸	الزلزال	۱۱۶
۹	العادیات	۱۱۷
۱۰	العادیات	۱۱۸
۱۱	العادیات	۱۱۹
۱	القارعه	۱۲۰
۲	القارعه	۱۲۱
۳	القارعه	۱۲۲
۴	القارعه	۱۲۳
۵	القارعه	۱۲۴
۶	القارعه	۱۲۵
۷	القارعه	۱۲۶

۸	القارعه	۱۲۷
۹	القارعه	۱۲۸
۱۰	القارعه	۱۲۹
۱۱	القارعه	۱۳۰

۹۱۰۔ گمراہ لیڈر، جھوٹے رہنماء اور ان کے پیروکار حشر کے میدان اور جہنم کی وادی میں ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے اور ایک دوسرے سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کریں گے۔

۱۶۶	البقرة	۱
۱۶۷	البقرة	۲
۳۸	الاعراف	۳
۳۹	الاعراف	۴
۲۸	یونس	۵
۲۹	یونس	۶
۲۱	ابراہیم	۷
۹۶	الشعراء	۸
۹۷	الشعراء	۹
۹۸	الشعراء	۱۰
۹۹	الشعراء	۱۱
۱۰۰	الشعراء	۱۲
۱۰۱	الشعراء	۱۳
۱۰۲	الشعراء	۱۴

۶۲	القصص	۱۵
۶۳	القصص	۱۶
۶۴	القصص	۱۷
۶۶	الاحزاب	۱۸
۶۷	الاحزاب	۱۹
۶۸	الاحزاب	۲۰
۳۱	سبا	۲۱
۳۲	سبا	۲۲
۳۳	سبا	۲۳
۲۲	الصفات	۲۴
۲۳	الصفات	۲۵
۲۴	الصفات	۲۶
۲۵	الصفات	۲۷
۲۶	الصفات	۲۸
۲۷	الصفات	۲۹
۲۸	الصفات	۳۰
۲۹	الصفات	۳۱
۳۰	الصفات	۳۲
۳۱	الصفات	۳۳
۳۲	الصفات	۳۴

۵۹	ص	۳۵
۶۰	ص	۳۶
۶۱	ص	۳۷
۴۷	المومن	۳۸
۴۸	المومن	۳۹
۴۹	حم السجدہ	۴۰

۹.۱۱۔ جہنم کے عذاب کی سختیاں اور ہولناک منظر

۱۶	ابراہیم	۱
۱۷	ابراہیم	۳۲
۲۹	الکھف	۴
۷۴	طہ	۵
۱۰۰	الانبياء	۶
۱۹	الحج	۷
۲۰	الحج	۸
۲۱	الحج	۹
۲۲	الحج	۱۰
۱۰۴	المومنون	۱۱
۶۲	الصفات	۱۲
۶۳	الصفات	۱۳
۶۴	الصفات	۱۴

۱۵	الصفات	۶۵
۱۶	الصفات	۶۶
۱۷	الصفات	۶۷
۱۸	الصفات	۶۸
۱۹	الدخان	۲۳
۲۰	الدخان	۲۴
۲۱	الدخان	۲۵
۲۲	الدخان	۲۶
۲۳	الدخان	۲۷
۲۴	الدخان	۲۸
۲۵	الدخان	۲۹
۲۶	الحاقہ	۳۰
۲۷	الحاقہ	۳۱
۲۸	الحاقہ	۳۲
۲۹	الحاقہ	۳۳
۳۰	الحاقہ	۳۴
۳۱	الحاقہ	۳۵
۳۲	الحاقہ	۳۶
۳۳	الحاقہ	۳۷
۳۴	المعارج	۱۵

۱۶	الأمعارج	۳۵
۲۷	المدثر	۳۶
۲۸	المدثر	۳۷
۲۹	المدثر	۳۸
۳۰	المرسلات	۳۹
۳۱	المرسلات	۴۰
۳۲	المرسلات	۴۱
۳۳	المرسلات	۴۲
۲۱	النباء	۴۳
۲۲	النباء	۴۴
۲۳	النباء	۴۵
۲۴	النباء	۴۶
۲۵	النباء	۴۷
۲۶	النباء	۴۸
۵	الهمزہ	۴۹
۶	الهمزہ	۵۰
۷	الهمزہ	۵۱
۸	الهمزہ	۵۲
۹	الهمزہ	۵۳

عقیدہ شفاعت کی وضاحت اور مروج خود ساختہ عقیدہ کی تردید

۱۰۔۱۔ شفاعت کا اختیار صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ کے ماسوا کسی بڑے سے بڑے انسان کی زبردستی کی شفاعت کا عقیدہ باطل ہے۔

۱	البقرة	۲۸
۲	البقرة	۱۲۳
۳	البقرة	۲۵۴
۴	الانعام	۵۱
۵	الانعام	۷۰
۶	السجده	۴
۷	یس	۲۳
۸	الزمر	۱۹
۹	الزمر	۴۳
۱۰	الزمر	۴۴
۱۱	المومن	۱۸

۱۰.۲۔ شفاعت اللہ کی اجازت اور مرضی سے ہوگی۔

۱	البقرة	۲۵۵
۲	یونس	۳
۳	هود	۱۰۵
۴	مریم	۸۷
۵	طہ	۱۰۹
۶	الانبياء	۲۸
۷	سبا	۲۳
۸	النجم	۲۶
۹	النباء	۳۸

۱۰.۳۔ حاملین شرک و کفر کی ہرگز ہرگز شفاعت نہیں ہوگی اور ان کے مزعومہ سفارشی ان سے گم ہو جائیں گے۔

۱	الانعام	۹۵
۲	الاعراف	۵۳
۳	الشعراء	۱۰۰
۴	الشعراء	۱۰۱
۵	الروم	۱۳
۶	المومن	۱۸
۷	المدثر	۲۸

باب یازدہم:

عقائد کے متعلق متفرق موضوعات

۱۱.۱۔ فرشتے اور جن عالم الغیب نہیں

۱	البقرة	۳۰
۲	البقرة	۳۱
۳	البقرة	۳۲
۴	البقرة	۳۳
۵	سبا	۱۴

۱۱.۲۔ اولیاء اللہ بھی غیب کا علم نہیں جانتے۔

۱	آل عمران	۱۷۹
۲	الانفال	۶۰
۳	ہود	۷۲
۴	الکھف	۱۹
۵	الکھف	۲۰
۶	مریم	۱۸

۱۱.۳۔ اللہ تعالیٰ کسی دے اور واسطے کے بغیر دعائیں سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔

۱	البقرة	۱۸۶
۲	الاعراف	۵۵

۵۶	الاعراف	۳
۶۱	ہود	۴
۳۹	ابراہیم	۵
۵۰	سباء	۶
۱۰	فاطر	۷
۶۰	المومن	۸
۱۶	ق	۹

۱۱.۴۔ دعاؤں اور پکاروں میں اللہ تعالیٰ کو اس کی صفات کا واسطہ دینا چاہئے، یہی طریقہ اللہ کے نبیوں اور نیک اولیاء کا ہے۔

۱۲۷	البقرة	۱
۱۲۸	البقرة	۲
۲۸۶	البقرة	۳
۸	آل عمران	۴
۳۸	آل عمران	۵
۵	الممتحنہ	۶
۸۹	الاعراف	۷
۱۸۰	الاعراف	۸
۳۵	ص	۹
۱۰	الحشر	۱۰
۵	الممتحنہ	۱۱

۱۱.۵۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دیتے ہیں جو اس کی طرف رجوع کرنے والے اور حتی المقدور نیک اعمال صالح کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

۱	المائدہ	۱۶
۲	الانعام	۱۲۶
۳	التوبہ	۱۸
۴	الرعد	۲۷
۵	العنکبوت	۶۹
۶	الشوریٰ	۱۳
۷	التغابن	۱۱

۱۱.۶۔ مسئلہ رفع عیسیٰ علیہ السلام..... عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی اور قرب قیامت نزول!

۱	آل عمران	۵۵
۲	النساء	۱۵۷
۳	النساء	۱۵۸
۴	النساء	۱۵۹
۵	الزخرف	۶۱

۱۱.۷۔ عیسائیوں اور یہودیوں کا ایک بڑا جرم یہ بھی تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام اور احکامات کو چھپاتے یعنی کتمان حق کرتے اور بدلے میں مالی قلیل اور ذاتی منفعت حاصل کرتے۔

۱	البقرة	۱۷۴
۲	آل عمران	۱۸۷
۳	التوبہ	۳۴

۱۱.۸۔ دنیاوی مال و متاع اور اسباب کی فراوانی کامیابی کی دلیل نہیں۔

۱	البقرة	۲۱۲
۲	آل عمران	۱۳
۳	التوبة	۵۵
۴	التوبة	۶۹
۵	يونس	۸۸
۶	الرعد	۲۶
۷	الكهف	۴۶
۸	مريم	۷۷
۹	مريم	۷۸
۱۰	مريم	۷۹
۱۱	مريم	۸۰
۱۲	المؤمنون	۵۵
۱۳	المؤمنون	۵۶
۱۴	القصص	۷۶
۱۵	القصص	۷۸
۱۶	القصص	۷۹
۱۷	القصص	۸۰
۱۸	القصص	۸۱
۱۹	القصص	۸۲

۸۳	القصص	۲۰
۳۳	لقمان	۲۱
۳۴	سباء	۲۲
۳۵	سباء	۲۳
۳۶	سباء	۲۴
۳۷	سباء	۲۵
۸۲	المومن	۲۶
۳۲	الزخرف	۲۷
۳۳	الزخرف	۲۸
۳۴	الزخرف	۲۹
۳۵	الزخرف	۳۰
۲۰	الحديد	۳۱
۲۸	الحاقه	۳۲
۲۹	الحاقه	۳۳
۳۰	الحاقه	۳۴
۳۱	الحاقه	۳۵
۳۲	الحاقه	۳۶
۳۳	الحاقه	۳۷
۳۴	الحاقه	۳۸
۱۱	المدثر	۳۹

۴۰	المدثر	۱۲
۴۱	المدثر	۱۳
۴۲	المدثر	۱۴
۴۳	المدثر	۱۵
۴۴	المدثر	۱۶
۴۵	المدثر	۱۷
۴۶	الهمزہ	۱
۴۷	الهمزہ	۲
۴۸	الهمزہ	۳
۴۹	الهمزہ	۴
۵۰	الهمزہ	۵
۵۱	الهمزہ	۶
۵۲	الهمزہ	۷
۵۳	الهمزہ	۸
۵۴	الهمزہ	۹
۵۵	الہب	۲

۱۱۹۔ شیطین الجن والانس کی کارستانیاں..... اہل ایمان کو کس طرح گمراہ کرتے ہیں۔

۱	النساء	۱۱۷
۲	النساء	۱۱۸
۳	النساء	۱۱۹

۱۳۰	النساء	۴
۹۱	المائدہ	۵
۱۰۱	الانعام	۶
۱۱۳	الانعام	۷
۱۲۲	الانعام	۸
۱۲۹	الانعام	۹
۲۷	الاعراف	۱۰
۳۸	الاعراف	۱۱
۲۰۰	الاعراف	۱۲
۲۰۱	الاعراف	۱۳
۱۷	الحجر	۱۴
۱۸	الحجر	۱۵
۳۹	الحجر	۱۶
۹۹	النحل	۱۷
۱۰۰	النحل	۱۸
۸۲	الانبیاء	۱۹
۲۲۱	الشعراء	۲۰
۲۲۲، ۲۲۳	الشعراء	۲۱
۱۷	النمل	۲۲
۱۲	سباء	۲۳

۱۴	سبأ	۲۴
۶	الصافات	۲۵
۷	الصافات	۲۶
۸	الصافات	۲۷
۹	الصافات	۲۸
۱۰	الصافات	۲۹
۲۹	الاحقاف	۳۰
۳۰	الاحقاف	۳۱
۳۱	الاحقاف	۳۲
۳۲	الاحقاف	۳۳
۵۶	الذاریات	۳۴
۳۳	الرحمان	۳۵
۱۶	الحشر	۳۶
۵	الملک	۳۷
۱	الجن	۳۸
۲	الجن	۳۹
۳	الجن	۴۰
۴	الجن	۴۱
۵	الجن	۴۲
۶	الجن	۴۳

۴۴	الجَن	۷
۴۵	الجَن	۸
۴۶	الجَن	۹
۴۷	الجَن	۱۰
۴۸	الجَن	۱۱
۴۹	الجَن	۱۲
۵۰	الجَن	۱۳
۵۱	الجَن	۱۴
۵۲	الجَن	۱۵
۵۳	النَّاس	۴
۵۴	النَّاس	۵
۵۵	النَّاس	۶

۱۰۔ نذر و نیاز بھی ایک عبادت ہے جو خالص اللہ کے لیے ہونی چاہئے۔

۱	البقرة	۲۷۰
۲	آل عمران	۳۵
۳	الانعام	۱۶۳
۴	مریم	۲۶
۵	الحج	۲۹
۶	الدھر	۷

۱۱۔ مرنے والوں کے لیے خود ساختہ ”ایصال ثواب“ (قل، تیج، ساتواں، چالیسواں، برسی وغیرہ) کا عقیدہ بے ثبوت ہے۔ کیوں کہ انسان کو اپنے ہی اعمال کا بدلہ ملے گا (صحیح احادیث میں قرآن و سنت کے پیش کردہ عقیدہ پر مرنے والے کو جن اعمال کا ثواب پہنچتا ہے، اس کی وضاحت کر دی گئی ہے)۔

۱	البقرة	۱۳۴
۲	البقرة	۱۴۱
۳	البقرة	۲۷۲
۴	البقرة	۲۸۱
۵	البقرة	۲۸۶
۶	آل عمران	۲۵
۷	آل عمران	۱۸۵
۸	الانعام	۱۶۴
۹	الاعراف	۴۳
۱۰	الاعراف	۱۴۷
۱۱	هود	۱۱۱
۱۲	النحل	۱۱۱
۱۳	بنی اسرائیل	۷
۱۴	الکھف	۴۹
۱۵	القصص	۸۴
۱۶	العنکبوت	۶
۱۷	الروم	۴۴

۱۸	السجده	۱۹
۱۹	فاطر	۱۸
۲۰	یسین	۵۴
۲۱	الصفات	۳۹
۲۲	الزمر	۷۰
۲۳	المومن	۱۷
۲۴	حم السجده	۴۶
۲۵	الزخرف	۷۲
۲۶	العجاثیہ	۱۵
۲۷	العجاثیہ	۲۲
۲۸	العجاثیہ	۲۸
۲۹	الاحقاف	۱۹
۳۰	الطور	۱۶
۳۱	الطور	۱۹
۳۲	الطور	۲۱
۳۳	النجم	۴۸
۳۴	النجم	۴۹
۳۵	التحریم	۷
۳۶	المزمل	۴۰
۳۷	الزلزال	۷

۳۸	الزلزال	۸
----	---------	---

۱۱، ۱۲۔ انسان اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں غور و تدبر کرے۔

۱	البقرة	۱۶۳
۲	آل عمران	۱۹۰
۳	آل عمران	۱۹۱
۴	النحل	۳
۵	النحل	۴
۶	النحل	۵
۷	النحل	۶
۸	النحل	۷
۹	النحل	۸
۱۰	النحل	۹
۱۱	النحل	۱۰
۱۲	النحل	۱۱
۱۳	النحل	۱۲
۱۴	النحل	۱۳
۱۵	النحل	۱۴
۱۶	النحل	۱۵
۱۷	النحل	۱۶
۱۸	النحل	۱۷

۱۸	النحل	۱۹
۶۵	النحل	۲۰
۶۶	النحل	۲۱
۶۷	النحل	۲۲
۴۶	الحج	۲۳
۸۰	المومنون	۲۴
۸۳	المومنون	۲۵
۸۵	المومنون	۲۶
۸۶	المومنون	۲۷
۸۷	المومنون	۲۸
۸۸	المومنون	۲۹
۸۹	المومنون	۳۰
۹۰	المومنون	۳۱
۹۱	المومنون	۳۲
۴۵	الفرقان	۳۳
۴۶	الفرقان	۳۴
۴۷	الفرقان	۳۵
۴۸	الفرقان	۳۶
۴۹	الفرقان	۳۷
۵۰	الفرقان	۳۸

۶۱	الفرقان	۳۹
۶۲	الفرقان	۴۰
۶۰	النمل	۴۱
۶۱	النمل	۴۲
۶۲	النمل	۴۳
۶۳	النمل	۴۴
۶۴	النمل	۴۵
۴۰	الروم	۴۶
۴۱	الروم	۴۷
۴۲	الروم	۴۸
۴۳	الروم	۴۹
۴۴	الروم	۵۰
۴۵	الروم	۵۱
۴۶	الروم	۵۲
۴۷	الروم	۵۳
۴۸	الروم	۵۴
۴۷	فاطر	۵۵
۴۸	فاطر	۵۶
۴۱	الزمر	۵۷

۱۱۔۱۳۔ انبیاء کے علوم کے وارث علماء کا تعارف، ان کی امتیازی صفات!

۱	آل عمران	۷
۲	آل عمران	۸
۳	آل عمران	۷۹
۴	آل عمران	۸۰
۵	آل عمران	۱۹۲، ۱۹۱، ۱۹۰
۶	آل عمران	۱۹۴، ۱۹۳
۷	آل عمران	۱۹۹
۸	النساء	۱۶۲
۹	المائدہ	۴۴
۱۰	المائدہ	۸۲
۱۱	المائدہ	۸۳
۱۲	المائدہ	۸۴
۱۳	الاعراف	۱۵۹
۱۴	الاعراف	۱۸۱
۱۵	العنکبوت	۴۴
۱۶	فاطر	۲۸
۱۷	الزمر	۹

۱۱۔۱۳۔ علماء سوء کی اسلام مخالفانہ سرگرمیاں اور ان کے نمایاں خدوخال۔

۱	البقرة	۷۵
---	--------	----

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
-----------	-------------	----------

۲	البقرة	۷۹
۳	البقرة	۸۹
۴	البقرة	۱۴۶
۵	البقرة	۱۷۴
۶	آل عمران	۷
۷	آل عمران	۷۱، ۷۰، ۶۹
۸	آل عمران	۷۷
۹	آل عمران	۷۸
۱۰	آل عمران	۸۵
۱۱	آل عمران	۸۶
۱۲	آل عمران	۸۷
۱۳	آل عمران	۸۸
۱۴	آل عمران	۹۸
۱۵	آل عمران	۹۹
۱۶	آل عمران	۱۸۷
۱۷	آل عمران	۱۸۸
۱۸	النساء	۴۴
۱۹	النساء	۴۵
۲۰	النساء	۴۶
۲۱	النساء	۴۷

۲۸	النساء	۲۲
۴۹	النساء	۲۳
۵۰	النساء	۲۴
۵۱	النساء	۲۵
۵۲	النساء	۲۶
۱۳	المائدہ	۲۷
۴۱	المائدہ	۲۸
۶۰	المائدہ	۲۹
۶۱	المائدہ	۳۰
۶۲	المائدہ	۳۱
۶۳	المائدہ	۳۲
۷۷	المائدہ	۳۳
۷۸	المائدہ	۳۴
۷۹	المائدہ	۳۵
۸۰	المائدہ	۳۶
۸۱	المائدہ	۳۷
۱۶۹	الاعراف	۳۸
۱۷۵	الاعراف	۳۹
۱۷۶	الاعراف	۴۰
۱۷۷	الاعراف	۴۱

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
-----------	-------------	----------

۴۲	التوبہ	۳۱
۴۳	التوبہ	۳۴
۴۴	الشوریٰ	۱۴
۴۵	الشوریٰ	۲۱
۴۶	الجمعه	۵

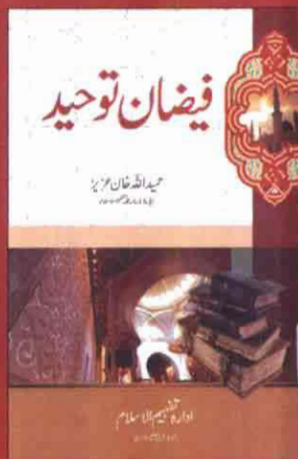
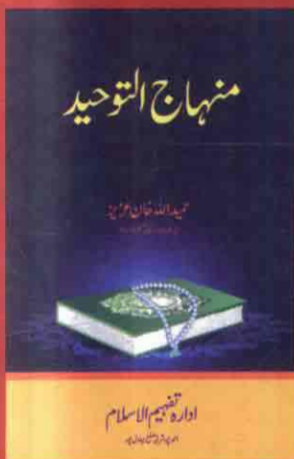
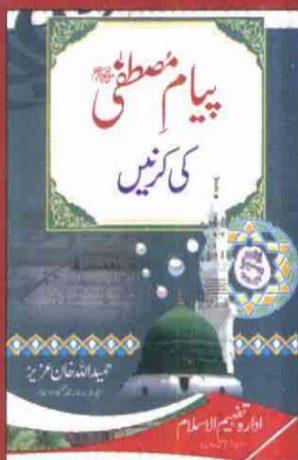
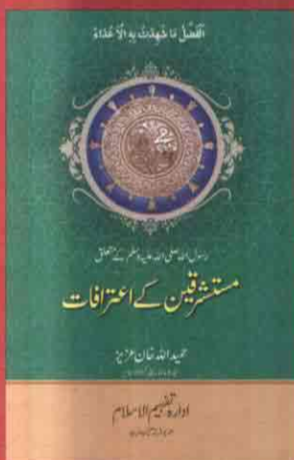
۱۱.۵۔ مرتد کون لوگ ہیں؟ مرتدین کا انجام کار اور آخرت کا سخت عذاب۔

۱	البقرة	۲۱۷
۲	آل عمران	۸۶
۳	آل عمران	۸۷
۴	آل عمران	۸۸
۵	آل عمران	۸۹
۶	آل عمران	۹۰
۷	آل عمران	۱۰۶
۸	النساء	۱۳۷
۹	المائدہ	۵۴
۱۰	الاعراف	۱۷۵
۱۱	الاعراف	۱۷۶
۱۲	محمد	۲۵
۱۳	المنافقون	۳



یادداشت

مصنف کی دیگر کتب



محمد رحمان آباد، جلی بینک الفلاح والی احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور

Cell# 0302 2186601, 0333 6357567

Email: tafhimulislam01@gmail.com

ادارہ تفہیم الاسلام